پاس کرین مگر یہ ضرور رہی کہ مین خود بھی کہون اگر اُنھون نے مجھ سے بھی انکار کیا تو ضرور تیرا قول
درست اور سچا ہی ورنہ تو فقرہ کرتا ہی کیونکہ اُنھون نے دوسرے طور سے اِس تیری دشمنی کا
حال بیان کیا اب تیرے اور اُنکے بیان مین فرق یہی ہین کسکے بیان کو سچا جانون اگر میرے
ساتھ بھی میرے کہنے سے انکار کیا تو تو سچا ہی اور اگر اقرار کیا تو وہ سچے ہین اور تو جھوٹا
ہی خیر یہ تو سبب دشمنی کا بیان کیا ماموں سے تو دشمنی کا سبب یہ تھا اب رہا یہ امر کہ اُنکے دشمن کو
جو رہا کیا اِسی سبب سے رہا کیا مگر یہ خیال نہ کیا کہ یہ اُنکا دشمن نہین ہی بلکہ یہ سب عجائب پرستون کا
بلکہ خداوند کا دشمن ہی اور ایسا دشمن کہ جو کہ باعث بربادی دین وایمان ہی ایسے کی رفاقت کرنا گویا خداوند
کے ساتھ دشمنی کرنا ہی اور اپنے دین وایمان مین تفرقہ ڈالنا ہی جو خداوند کا دشمن ہی وہ تمام
اُنکی مخلوق کا دشمن ہی یہ کونسی حرکت ہی بیان تو کرو یہ امر ضرور خلاف ہی اور مجھکو بھی یہ امر
ناگوار گذرا ہی اور مین ضرور اسکی سزا دونگا اور اس دشمن خداوند کو ضرور قتل کرونگا تنجیر
دیوانے نے کہا اے جناب عالی سُنیے اِس واقعہ کو یہ تو مین ابھی عرض کر چکا ہون کہ مین نے یہ
خیال کرکے رہا کیا ہی کہ خداپرست اکثر بیکسون کی مدد کرتے ہین اور کمک کرتے ہین اُنکی
خواہشون کو پورا کرتے ہین آرزوئین بر لاتے ہین اور اِس جوان نے ضرور اِس امر کا
اقرار کیا ہی کہ مین عنطاق کج کلاہ کو قتل کرکے خواہ اسیر کرکے دلادونگا بس اس سبب سے
رہا کر لایا دوسرا سبب یہ ہوا کہ عنطاق نے آقا کو اسیر کیا تھا نہ کہ بمردی و مردانگی اور یہ
قول ہی اِن لوگون کا کہ جو ہمکو زیر کرلے تو ہم اُسکی ضرور اطاعت کرینگے اور اسکا دین و
مذہب اختیار کرینگے پس اگر وہ اُن کو بمردانگی وجوانمردی و بہادری اسیر کرتے ضرور یہ
اطاعت کرتے اور اپنا مذہب ترک کرکے اِس دین کو اختیار کرتے خیال تو فرمائیے کہ
اُن کا دین سچا ہی کہ آپ کا دین ایک متنفس نے آکر اندرون بارگاہ بڑے بڑے سردارون
کو قتل کیا اُس مقام پر کہ جہان ہزارون تھے اور ایک بھی بمردی نہ اسیر کرسکا وہ جو بہت
بڑے زبردست میان سپہ سالار تھے وہ کتے کی موت آقا کے ہاتھ سے مارے گئے
سبکا یہ حال تھا کہ مثل گوسفندان رمیدہ کے بھاگتے پھرتے تھے اور پناہ نہ ملتی تھی جیسے
ہرن یا گوسفند گرگ کو دیکھکر بھاگتے ہین بس اُسی عالم مین کوہان وسوہان نے دونو لڑ

آکر وار کیا کہ جسکے سبب سے زخمی ہوے اُدھر رموز جادو نے سحر کیا کہ ہاتھ پانون بیکار ہوگئے
بیشنگ عیار نے کمندین مار کر بحکم عنطاق اسیر کر لیا کیا بہادر بہادر کو اسی طرح سے اسیر
کرتے ہین اور یہی جوانمردی ہی مجھکو جو معلوم ہوا بڑا غصہ آیا میان عنطاق خود بھاگتے پھرتے
تھے اُسوقت مین خداوند عجائب نے اپنے بندون کی کمک نہ کی کہ ایک کے ہاتھ سے سبکو
بھگا دیا اور ذلت ولائی اُن کے خدا نے یہ کمک کی کہ دس بارہ کو مارا ابھی اسیر بھی ہوے
اور پھر رہا بھی ہو گئے بس یہ قدرت نمائی اور خلاقی ہی جب مین نے جا کر قید خانے کو توڑا ہی
اسوقت تک اُنکے زخمون سے خون جاری تھا مگر یہ طاقت و قوت خدادادتھی کہ اُس قید کو
مثل تار عنکبوت کے توڑ کر پھینکدیا اچھا صحیح و تندرست جسکو نہین توڑ سکتا ہی ایسی قوت تو
ہم سوائے اِن لوگون کے دوسرے مین نہین پاتے ہین مجھکو اس نامردی پر ضرور غصہ آیا
اور خیال کیا کہ یہ لوگ بہادرون کے بدنام کرنے والے ہین مین رہا کر لایا اور ان وجوہات
سے دین اسلام بھی قبول کر لیا یہ تقریر جو تخیر دیوانے نے باپ کے روبرو بیان کی اُسکو
عنطاق کی یہ حرکت اور بزدلے پن اور نامردی کی سُنکے عنطاق سے نفرت ہو گئی مگر مرد جہاندیدہ
تھا کوئی امر ظاہر نہ کیا دیوانے کی تقریر سُنکے علمشاہ کی طرف رُخ کیا اور کہا کہ اے پسر حمزہ تم اپنا
واقعہ بیان کرو تمھاری بھی زبانی سنون تم کیا بیان کرتے ہو کیونکہ عنطاق اور اُسکے بیان
مین دونون واقعون مین فرق ہی راوی بیان کرتا ہی کہ عنطاق نے یہی حال سب سوائے
عشق کے بیان کیا تھا مگر دوسرے طریقے سے اپنی بہادری و جوانمردی علمشاہ کے مقابلے
مین بیان کی تھی اور دیوانے کے مقابلے مین اپنی بیگناہی بیان کی تھی اور تخیر دیوانہ نے
اصلی اصلی واقعہ بیان کیا اپنا بھی اور علمشاہ کا بھی جب مضراب نے علمشاہ سے اُس واقعہ
کو دریافت کیا تو اُسوقت شاہزادے نے فرمایا کہ اے مضراب مین تجھسے ایک سوال
کرتا ہون پہلے تم اسکا جواب دے لو تو پھر مین اپنا حال بیان کرون وہ سوال میرا یہ ہی کہ تم اسوقت
میری بارگاہ مین خود آئے ہو مجھکو لازم ہی کہ مین تمھاری خاطرداری کرون اور جو تحفہ وغیرہ
مجھکو ممکن ہو تمکو دون مین نے تمکو نہین طلب کیا تم خود آئے اگر تمکو طلب کرتا تو اور زیادہ
تر خاطر کرنا واجب تھی یا یہ مجھکو لازم ہو کہ مین تمھارے ہشیار رہو کہ تم لگا کے ہو تجھسے طلب کرون

اگر تم دینے سے انکار کرو تو زبردستی خواہ خود خواہ ساحر کو طلب کرکے تمسے لیلون یا تمکو غافل
پاکر چھین لون کیونکہ مجھکو یہی زیبا ہی اگر تم طلب کرو تو تمسے برسر فساد ہون اگر تم لڑو تو تمکو
دغا اسیر کرلون اور تمھارے قتل کا حکم دون مضراب نے کہا کہ یہ زیبا نہین ہی بلکہ یہ زیبا ہی
خواہ وہ مہمان طلب کیا ہوا ہو خواہ خود آیا ہو اُسکے ہمراہ رعایت زیبا ہی یہ لایق ہی ہر ایک کو
کہ مہمان کی اپنے امکان بھر خاطر کرے اگرچہ وہ دوسرے مذہب کا بھی ہو اپنے پاس
سے اُسکو کچھ دے کیونکہ وہ اپنا مہمان ہی علمشاہ نے فرمایا کہ تم مرد منصف ہو پھر خیال تو
کرو کہ عنطاق نے اِسکے خلاف کیا یا نہین اگر کیا تو آیا اُسنے اچھا کیا یا بُرا یہ فرماکر کل وقعہ
اپنا ابتدا سے آخر تک بیان کیا یعنی اپنا اُسکے لشکر کی طرف آنا اُسکا طلب کرنا اپنا بارگاہ
مین جانا مع قمری کے باہم کلام ہونا اُسکا قمری کو پسند کرکے طلب کرنا اپنا انکار کرنا اُسکے
بھائی رموز جادو کا باز سحر کو بھیجکر قمری کو میرے ہاتھ پر سے اُٹھوا لینا مین غافل بیٹھا ہوا
تھا وہ باز لیگیا مین نے جو طلب کیا تو عنطاق لڑنے پر آمادہ ہوگیا اور نوبت جنگ و
پیکار کی آئی مین نے چند سرداران زبردست کو قتل کیا انجام یہ ہوا کہ مین مصروف تھا
لڑنے مین کہ دو پہلوانون نے آکر مجھکو غافل پاکر زخمی کیا رموز نے سحر کیا کہ مین اُسکے سحر کے
سبب سے بے قابو ہوگیا عیارون نے کمندین مار کر اسیر کرلیا اِس اسیر کرنے پر عنطاق
نے مجھسے یہ سوال کیا کہ میرا دین قبول کرو اور میری اطاعت کرو اگر وہ مجھکو بجوانمردی و
بہادری سے زیر کرتا مین ضرور اطاعت کرتا اور اپنا دین ضرور ترک کرتا جب مین نے
اِس امر سے انکار کیا تو اُسنے حکم قتل دیا اور مجھکو قید کیا خداوند کریم نے اپنا رحم کیا اور
تمھارے فرزند کے دل مین یہ بات ڈالدی کہ مجھکو جاکر رہا کیا اور رہا کرکے یہان لے
آئے اُنھون نے بڑا احسان میرے اوپر کیا مین اُنکا تمام عمر احسانمند رہونگا اُسکے معاوضہ
مین عنطاق کو قتل کرکے اُسکی دختر کے ہمراہ شادی کردونگا مین اِس سرزمین کو ضرور اسلام
آباد کرونگا تم بخوبی واقف ہوگے کہ ہم وہ لوگ ہین کہ جہان جاتے ہین بدون اُس ملک
کو اسلام آباد کیے ہوے واپس نہین آتے ہین مین ہی نے یکہ و تنہا جاکر ملک فرنگ کو
فتح کیا اور کپیتان فرنگی کو قتل کیا بس کوئی خوف نہین ہی اگر میری حیات ہی تو ضرور اِس ملک کو

اسلام آباد کرونگا مین تمسے ایک امر اور کہتا ہون وہ یہ ہو کہ عنطاق یہ ضرور کہیگا کہ سب جھوٹ
ہو لیس مین کہتا ہون کہ اسکا قول یہ ہو کہ مین نے بجوانمردی اسیر کیا ہو پس جو پہلوان یا سردار اسکے
پاس بہت زبردست ہو جسپر اسکو بھروسہ ہو اسکو وہ بھیجدے میرے اسکے مقابلہ ہو اگر وہ مجھکو
زیر کرلے تو مین اسوقت دین اسلام کو ترک کر کے اسکی اطاعت کرون اگر اسکو مین زیر کرلون
تو عنطاق میرا دین قبول کرے اور دیوانے کے ساتھ اپنی دختر کی شادی کردے اور مع
اہل شہر کے میری اطاعت کرے امتحان ہو جائے جب ایک مرتبہ مجھکو زیر کرلیا ہو تو پھر اب
کوئی امر مشکل نہین زدہ رہی تو ان زد مشہور رہی مضراب نے یہ سب تقریر سنکے جواب دیا کہ
اگر عنطاق نے آپ کو اسطور سے اسیر کیا اور آپ کی قمری زبردستی لے لی تو بہت برا کیا
مین اسکا شریک نہین ہون میرے نزدیک یہ جو شرط آپ نے کی ہو اگر وہ اسکو قبول کریگا
تو خیر ورنہ میرے آپ کے امتحان ہو جائے اگر آپ مجھکو زیر کرلین تو مین بھی مثل دیوانہ کے
دین اسلام قبول کرلونگا اور اگر مین آپ کو زیر کرلون تو آپ میرا دین قبول کرین جیساکہ
آپ نے فرمایا ہو علمشاہ نے فرمایا کہ مین نے پہلے ہی کہا مین اسوقت موجود ہون میرے
تمھارے امتحان ہو جائے جسکو خدا دے مین توبہ کر کے اور خدا کی ذات پر بھروسہ
کر کے کہتا ہون کہ اگر تمام ہی لشکر عنطاق مجھسے مقابلہ کرے تو بھی میرے اوپر غالب نہین آسکتا
ہو مضراب نے جواب دیا کہ آپ اطمینان رکھین مین ابھی ان سب امرون کو طے کر کے آتا
ہون اگر عنطاق نے پورا پورا واقعہ جو کہ آپ نے اور تجخر نے بیان کیا ہو بیان کردیا اور
اپنی لڑکی شادی میرے لڑکے کے ساتھ کرنے کا اقرار کیا اور آپ سے بطور امتحان کے
کسی پہلوان زبردست کو مقرر کیا تو خیر ورنہ مین واپس آؤنگا اور مین آپ سے مقابلہ کرونگا
اور آپ کا امتحان کرونگا علمشاہ نے فرمایا کہ بہتر راوی کہتا ہو کہ مضراب کو علمشاہ کی
تقریر پسند آئی اسکے دل پر اسنے اثر کیا اسکو یقین ہو گیا کہ یہ پسر حمزہ سچ کہتا ہو اور میرے
فرزند نے جو کچھ کہا ہو سچ ہو یہی سبب دشمنی کا ہو ضرور عنطاق نے انکار کیا ہوگا اور اس جوان
کو مکر سے اسیر کیا ہوگا اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ کبھی اس امر پر آمادہ نہ ہوتا اگر ہماری طرف سے سوال
بھی ہوتا تو انکار کرنا ضرور تھا عنطاق نے ظلم وستم کیا صرف دینی مخالفت کی سبب سے اور

مجھسے پوشیدہ کیا دوسرے طور سے بیان کیا پس اگر عنطاق نے اس امر کا اقرار کیا تو
خیر ورنہ مین خود اُسکا امتحان کرکے اُسکی اطاعت کرونگا یہ اوسی کا قول ہی کہ جب سے مرغ زرینہ
علمشاہ کو دیکھا ہی اُسوقت سے اُسکے دل مین ایک اُنس پیدا ہوا ہی وضع طرح بہت پسند
آئی ہی چونکہ بہادر دوست ہی اس سبب سے دل مین یہ کہہ رہا ہی کہ اگر یہ جوان زیر ہو جائے
تو مین اسے اپنے لشکر کا سپہ سالار کرون میرے لشکر کی رونق ہو جائیگی اگر اسنے ہم سبکو
زیر کر لیا تو ضرور اسکا دین برحق ہی اور سب مذہب باطل ہین یہ تو یہ خیال کر رہا تھا اُدھر
علمشاہ نے جب سے اسکو دیکھا ہی بہت پسند فرمایا ہی دل مین فرماتے ہین کہ اگر یہ اطاعت
کرلے اور دین اسلام قبول کرلے تو سردار معقول ہی مثل بالاگر وغیرہ کے اِنکو بھی
وضع اُسکی بہت پسند آئی ہی اَلغرض بر سر مطلب کہ مضراب نے علمشاہ سے کہا کہ اب تو مین
جاتا ہون اور اِن سب امرون کو طی کرکے آتا ہون میرے آپ کے اچھی طرح فیصلہ
ہو جائے تو بہتر ہی علمشاہ نے جواب دیا کہ بہتر ہی مین بھی موجود ہون مین خود ہی چاہتا
کہ سب فیصلہ ہو جائے بس مضراب یہ سنکے اپنے ونگل پر سے اُٹھا اور علمشاہ وغیرہ سے
رخصت ہو کر مع اپنے رفیقون کے بیرون بارگاہ آیا اور مرکب پر سوار ہو کر طرف اپنے
لشکر کے چلا اِسکے جانے کے بعد علمشاہ نے دیوانے سے فرمایا کہ ای تجیز تمھارا باپ
مرد معقول و صاحب الضاف و مرد جری بہادر دوست معلوم ہوتا ہی دیکھو پہلے تو کیسا گرم
ہوا تھا جب تمنے پورا پورا واقعہ اپنا اور میرا بیان کیا تو کس طور سے اُسکا غصہ کم ہو گیا
اور اُسکو یقین ہوا کہ سچ کہتے ہو میرے کہنے پر تو اُسکو بالکل باور ہو گیا ضرور عنطاق نے
اور طور سے اِن واقعون کو بیان کیا ہو گا یہ امر ضرور ہی کہ اگر عنطاق نے اِنکار کیا تو اگر
مین غالب آیا تو میرے ہاتھ ایک سردار معقول آیا اور اگر مین زیر ہو گیا تو ضرور اُسکا دین
قبول کرونگا دیوانے نے عرض کیا کہ حضور ضرور غالب آئینگے حضور سے مریخ فلک
مقابلہ نہین کر سکتا ہو اگر ارشاد ہو گا تو مین اُسنے مقابلہ کرکے اُسکو زیر کر لونگا علمشاہ نے
فرمایا کہ کبھی اِسکا خیال بھی نہ کرنا کہ مین تمکو مقابلہ کرنے دون اول تو وہ تمھارا باپ ہی یہ
کیونکر ہو سکتا ہی کہ بیٹے کو باپ سے لڑوا دون یا بیٹے کے ہاتھ سے باپ کو ذلیل کرا دون

دوسرے وہ سمجھے کہ گیا ہو کہ مین آپ سے امتحان کے طریقے سے مقابلہ کرونگا پھر مین کیونکر تمکو اجازت دیسکتا ہون دیوانے نے عرض کیا کہ جو آپ کی مرضی مین آپ کا تابع فرمان ہون علمشاہ نے فرمایا کہ اطمینان رکھو اب اسکا فیصلہ ہوا جاتا ہو تمھاری معشوقہ تمکو ملی جاتی ہو یہ سنتا تھا کہ دیوانے کے چہرے پر ایک سرخی سی آگئی اور عرض کیا آپ کی مہربانی و عنایت سے بعید نہین ہی یہان یہ باتین ہورہی ہین اُدھر مضراب اپنے لشکر کی طرف چلا جاتا ہو دربار عنطاق کا حال ملاحظہ ہو کہ عنطاق اہل دربار سے بیٹھا ہوا کہ رہا ہو کہ بھائیصاحب گئے ہین یا تو وہ دونون کو باندھکر لائین گے یا سر لائین گے کیونکہ بڑے بہادر ہین اور جری ہین اپنے وقت کے رستم ہین مین نے دیکھو کس طریقے سے کہا ہو خیال تو کرو واقعہ تو وہی سب بیان کیا مگر اپنی بات بالا رکھی اگر مین یہ بیان کرتا کہ مین نے قمری لے لی تھی اُس پر یہ فساد ہوا اور اسطور سے مین نے اسیر کیا تھا تو وہ ناراض ہوتے گو میرے باج گزار ہین مگر اول تو میرے بزرگ ہین وقت انتقال کے والد بزرگوار اُنکے ہاتھ مین میرا ہاتھ دے گئے تھے اور مجھکو اُنکے سپرد کر گئے اُنھون نے بھی کسی قسم کی میری پرورش مین اور رموز کی پرورش مین کمی نہین کی جب مین سن وتمیز کو پہونچا میری سلطنت مجھکو دی اور اُسی طور سے خراج دینا گوارا کیا جسطور سے والد بزرگوار کو دیتے تھے اور میری ماتحتی کو قبول کیا گو اکثر لوگون نے کہا کہ آپ بڑے ہین وہ چھوٹے ہین آپ اُس ملک پر قابض ہو چیے اُنکو اپنا ملک دیجیے اُنکو لازم ہو کہ آپ اُنسے خراج لین نہ کہ آپ اُنکو دین یہی جواب دیتے تھے کہ وہ سلطنت اُنکے باپ کی ہو مین کیون قبضہ کرون حق حقدار کو پہونچنا چاہیے مین نے ماتحتی اور خراج گذاری قبول کی تو کیا نقصان ہو ہم اُنکے ماتحت نہین ہین اُس ملک کے ماتحت ہین مین اُس ملک پر قبضہ کرکے بدنام ہون یہ مجھسے نہ ہوگا ایسے انصاف پسند ہین مین سچ کہتا ہون کہ اگر قبضہ کر لیتے تو مین اُنکا کچھ نہ کر سکتا تھا نہ مین لڑ سکتا تھا نہ مقابلہ کر سکتا تھا نہ اب لڑ سکتا ہون گو میرے پاس لشکر بھی زیادہ موجود ہو اور ملک بھی مگر اُس پر بھی نہین لڑ سکتا ہون یہ صرف اُنکی لیاقت دیرینہ گی ہو کہ وہ مجھکو اپنا شہنشاہ جانتے ہین اور میرا لحاظ و پاس کرتے ہین تم سب نے دیکھ لیا کہ میرے لیے اپنے فرزندوں سے بگڑ گئے اور اُسکا سر لینے کو گئے ہین

میری شراکت کی اور اسکی شراکت نہ کی ایسے لوگ بہت کم ہو گئے ہین یہ صرف اُنکی محبت و الفت
کا تقاضا ہی مین اُنکو بجاے باپ کے خیال کرتا ہون اور وہ مجھکو بجاے فرزند کے عنطاق نے
جو یہ اہل دربار سے کہا سب نے کہا کہ بجا ارشاد ہوا واقعی وہ ازحد آپ سے محبت کرتے ہین
اور جس امر کے قصد سے وہ گئے ہین سواے اُنکے دوسرا نہین کر سکتا ہی کہ دوسرے کے
لیے اپنے فرزند کو قتل کرے گو فرزند کیسا ہی نالایق و ننگ خاندان ہو باپ کبھی اپنے
فرزند کا دشمن نہ ہوگا مگر سواے اُنکے یہ بھی آپ کے سبب سے ہی ایسی ہی اُلفت وہ آپسے
رکھتے ہین جو اِس امر پر آمادہ ہوے عنطاق نے کہا کہ یہ امر ضرور خیال و غور کرنے کا ہی مین
اُنکا ایک تو یون ہی تابع حکم تھا اب اور بھی زیادہ تر ہو جاؤنگا اور مجھکو لازم ہی کہ اب
اُنکے ساتھ مثل فرزندون کے برتاؤ کرون تاکہ وہ اپنے فرزند کو فراموش کر جائین یہ باتین
ہو رہی تھین کہ مضراب کج کلاہ راہ کو طی کر کے اپنے لشکر مین آیا داخل بارگاہ ہوا مگر حالت
یہ تھی کہ غصہ سے ابرو پر بل چہرہ غصے سے لال کانپتا ہوا چلا آتا ہی ہر مرتبہ تلوار کے قبضے کیطرف
دیکھتا ہی اِس صورت سے سامنے عنطاق کے آیا بری کراہیت سے دنگل پر بیٹھا اُسکے سردار
بھی بیٹھے ایک مرتبہ عنطاق کی طرف مخاطب ہو کر بولا کہ کیون ای عنطاق شاہ تمسے اور
میرے لڑکے سے سبب دشمنی وہی ہی جو کہ آپ نے بیان کیا تھا اِسکے علاوہ اور کوئی سبب تو نہین
ہی اور تمنے پسر حمزہ کو بہ جرأت و جوانمردی اسیر کیا یا اور کسی طور سے دوسرے یہ امر ہی کہ تخیر
میرا فرزند ہی یا نہین اور میرا نطفہ ہی یا نہین تمھارا حقیقی بھانجہ ہی یا نہین اُسکے حسب و نسب
مین کوئی فرق ہی اُسمین کوئی عیب ہی جو رہ رہ کر تمھارا رہا ہی جو عیب ہو بیان کرو بہت جلد یہ جو مضراب
نے کہا اور تیوری پر بل ڈالکر اس طور سے یہ تقریر کی کہ عنطاق و اہل دربار کے حواس
جاتے رہے اور ہر ایک یہ خیال کرنے لگا کہ یہ تو اِس قصد سے گئے تھے کہ یا تو مین
دیوانے کو لاکر تمسے ملا دونگا اور پسر حمزہ کا سر لاؤنگا یا دیوانے کا بھی اُسکے ہمراہ سر لاؤنگا
یا وہان سے جو آئے تو عجب رنگ ہی غصہ چہرے سے پایا جاتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ اُن
لوگون نے کچھ فقرہ دیا اُسوقت اُنکی بہادری و جوانمردی مین فرق آگیا ورنہ جو یہ قصد کرنے
تھے بدون اُسکو پورا کیے ہوے نہین چھوڑتے تھے یہ کیا ہوا عنطاق عالم سکوت مین بیٹھا ہوا

حمزہ نے پورا پورا حال بیان کر دیا اسی پر انکو غصہ ہو مین کیا جواب دون مین نے اور طریقے سے بیان کیا تھا اپنی بات بالا رکھی تھی اب میرا وہ بیان دروغ ہوا جاتا ہو کیا تدبیر کرون یہ تو اپنے دل مین یہ سوچ رہا ہو ادہر مضراب نے عنطاق سے کہا کہ آپ سچا سچا واقعہ جو کہ میرے فرزند کا ہو اور جو سبب دشمنی کا ہو وہ سب بیان فرمایئے اور پسر حمزہ کے بھی واقعہ سے آگاہ فرمایئے اِس فقرے سے کچھ حاصل نہ ہوگا کہ جو کہ بیان کیا گیا ہو عنطاق نے جواب دیا کہ جو کچھ مین نے بیان کیا ہو وہ سب سچ ہو اور بالکل جھوٹ نہین ہو اور جو اُن سب نے بیان کیا ہو بالکل جھوٹ ہو اور آپ کو فقرہ دیا ہو صرف بلا ٹالنے کو مضراب نے کہا کہ کبھی ایسا نہین ہو کیونکہ اُسکے دل کو یقین ہو گیا تھا کہ یہ جو واقعہ بیان کیا جاتا ہو بہت سچ ہو اور عنطاق نے دروغ بیان کیا ہو مین نہ مانونگا مجھسے پوشیدہ کرنے کی کیا ضرورت تھی یہ خیال نہ کیا کہ یہ امر ضرور ظاہر ہوگا اور تمھارے اِس کہنے سے اور بھی ثابت ہو گیا کہ اِس واقعہ کے سوا دوسرا بھی واقعہ ہو کہ جو تمنے بیان کیا کہ جو اُن لوگون نے بیان کیا وہ سراسر جھوٹ ہو عنطاق نے جواب دیا کہ مین نے اِس خیال سے کہا کہ پسر حمزہ دروغ گو و کاذب و فقرہ باز ہو پس اُسنے ضرور کوئی نہ کوئی فقرہ دیا ہو اپنی جان بچانے کو جبپر آپ کو غصہ آیا ہو اور بدون اپنے مقصد کو حاصل کیے ہوے واپس آئے مین کیا بیان کرون سوا اُس واقعہ کی جو کہ مین نے بیان کیا ہو مضراب نے کہا کہ تم بالکل جھوٹ کہتے ہو مین سب حال سے آگاہ ہون اس امر سے کیا حاصل کہ پوشیدہ کرتے ہو تم نہ بیان کروگے تو مین خود بیان کرونگا اور جو مین نے سُنا ہو وہ سچ ہو اور جو تمنے مجھسے بیان کیا ہو وہ سب جھوٹ ہو صرف درمیان میرے اور میرے فرزند کے عداوت ڈالنے کے لیے سوا اب یہ امر غیر ممکن ہو اگر تم میرے کہنے پر عمل نہ کروگے تو نہ مین تمھاری شرکت کرونگا اور نہ اُسکی شراکت کرونگا تم دونون باہم سمجھ لو مین اپنا لشکر لیکر واپس جاؤنگا مین تم ایسے جھوٹون کا شریک نہین ہوتا ہون نہ مین جھوٹا ہون نہ جھوٹ کو پسند کرتا ہون عنطاق کو یہ امر بہت ناگوار گذرا دل مین اِسنے خیال کیا کہ جہانتک ہم اِن کی بزرگی کا پاس کرتے ہین وہانتک یہ ہمکو دباتے ہین کیا مین کوئی اُنسے کم ہون مین شہنشاہ ہون یہ میرے باج گذار ہین مین اُنکا باج گذار نہین ہون جو بیکار کا دباؤ اُٹھاؤن میرے پاس اُنکے لشکر سے لشکر

بھی زیادہ ہی یہ سب بادشاہ جو کہ اسوقت موجود ہین میرے تابع فرمان ہین یہ میرا بنا کیا لین گے
بگاڑین گے اپنے منھ کی کھائین گے مروت کی اور بزرگی کی حد ہوچکی اب کہانتک مروت کرون
وہ تو بیکار کو بگڑے جاتے ہین انکا لڑکا تو سچا ہی اور ہم جھوٹے ہین سر دربار مجھکو کاذب بنایا
کوئی پاس و لحاظ اس امر کا نہین کیا کہ آپ سے ہم باج گذار ہین گو بزرگ ہین مگر اسوقت تو ہمسے
زیادہ مرتبہ رکھتا ہی سکے روبرو مجھکو ذلیل کیا راوی کہتا ہی کہ یہ خیال کرکے **عنطاق** کو حد سے
زیادہ غصہ آیا مگر اسوقت غصہ کو ٹال کر **مضراب** سے کہا کہ آپ بیان کرین کہ ان لوگون نے
آپ سے کیا بیان کیا ہی مین بھی تو سنون اور اسکا جواب دون دیکھون کہ سچ بیان کیا کہ جھوٹ
میرے انکے بیان مین کسقدر فرق ہی **مضراب** نے کہا کہ وہ سب جھوٹ ہی اور تم یہی جواب
دوگے کہ سب جھوٹ بیان کیا ہی خیر سن لو یہ کہکر جو واقعہ دشمنی و عداوت کا دیوانے نے
بیان کیا تھا وہ سب بیان کیا اور جو واقعہ علمشاہ نے اپنا بیان کیا تھا وہ سب بیان کیا
اور کہا کہ یہ تمھارے نزدیک جھوٹ ہی اور میرے نزدیک ضرور سچ ہی **عنطاق** نے سب
حال سنکے جواب دیا کہ جو کچھ آپ کے فرزند نے سبب دشمنی و عداوت بیان کیا وہ بالکل
جھوٹ بیان کیا اور جو پسر حمزہ نے اپنے اسیر ہونے کی بابت کہا بالکل جھوٹ ہی نہ کوئی
قمری اسکے پاس تھی نہ مین نے لی ہان اس سے صرف بابت دین و مذہب کے مقابلہ ہوا
میرے سردارون نے اسکو اسیر کرلیا دو ایک اسکے ہاتھ سے مارے گئے **مضراب** نے
جواب دیا کہ ہمنے مان لیا کہ میرے فرزند نے بے وجہ تمسے دشمنی کی اور تمھارے قیدی کو
رہا کرکے لیگیا اور جسقدر اسنے مجھسے بیان کیا وہ سب جھوٹ ہی اور تمھارا بیان سچ ہی اب
مین خود تمسے اس امر کی درخواست کرتا ہون کہ اپنی دختر کی شادی میرے فرزند کے
ساتھ کردو تم اسکے حسب و نسب و افعال و اطوار سے بخوبی واقف ہو نہ تمکو دریافت
کرنے کی ضرورت ہی نہ مجھکو بس تمکو کیا عذر ہی جو عذر ہو بیان کرو کسی امر کا پاس لحاظ نہ کرنا اور
اسوقت خردی بزرگی کا کچھ خیال نہ رکھنا کیونکہ اسوقت میرے تمھارے مخالفانہ گفتگو ہی یہ
امر تو یون طی ہوا اب رہی یہ بات کہ جو واقعہ پسر حمزہ نے کہا ہی تم اسکو بھی کہتے ہو کہ جھوٹ ہی
ہمنے اسکو بھی قبول کرلیا اور تمھارے ہی قول کو سچا باور کرلیا اور انکو جھوٹا جانا اور تمنے

بمردی و مردانگی پسر حمزہ کو اسیر کیا تھا اب ہم اس امر کو یون طے کرتے ہین کہ پسر حمزہ کہتا ہی
کہ مین موجود ہون جو لشکر عنطاق مین سردار زبردست و پہلوان قوی ہیکل ہو جسکی
ذات پر عنطاق کو بھروسا ہو کہ یہ مجھکو زیر کر لیگا اُس سے اور مجھسے مقابلہ کرائے کیون
بندگان خدا کا خون طرفین سے بہے اگر وہ مجھکو زیر کرے تو مین عنطاق کی اطاعت کرون
دین اسلام کو ترک کرون اگر مین اُسکو زیر کر لون تو عنطاق میری اطاعت کرے
اور میرا دین و مذہب قبول کرے اسکی بابت کیا جواب دیتے ہو آیا یہ اسکا قول سچا
اور درست ہی اور لایق قبول ہو یا نہین میرے نزدیک تو وہ بہت درست کہتا ہی اور
اُسکی راے صائب ہی اسمین دو ایک قسم کا نفع ہی اول تو یہ امر ضرور ہی کہ طرفین کے
اہل لشکر کی جان بچتی ہی لشکر قتل و غارت سے محفوظ رہتا ہی لشکر کی قوت کم نہین ہوتی
ہی دوسرے یہ امر ہی کہ بہت جلد ایک امر کا فیصلہ ہوتا ہی جبکہ تم اُسکو اسیر کر چکے ہو اُسکی
قوت و طاقت کا حال بخوبی تمکو معلوم ہی بس اب اُسکا اسیر کرنا کتنی بڑی بات ہی بقول
کسے زدہ را میتوان زد کا نقشہ ہی تیسرے یہ امر ہی کہ ایک بہت بڑا بہادر و جری شریک
ہوتا ہی کہ جسنے اکثر ملک تنہا فتح کیے ہین جسکے نام کے سکے بیٹھے ہوے ہین دلیرون کے
دلون پر اب دونون باتون کا جواب دو عنطاق نے جواب دیا کہ جو کچھ آپ نے کہا
مین نے بگوش دل سُنا میرے اوپر کیا منحصر ہی میرے اہل دربار نے سُنا مجھکو اسقدر
مہلت دی جائے کہ مین باہم اپنے مشیرون سے دونون امرون مین مشورہ کر لون
تو پھر جواب دون مضراب نے کہا کہ پھر کب مشورہ کروگے اول تو یہ امر کوئی ایسی مشکل
نہین ہی کہ جس مین مشورے کی ضرورت ہو تم خود جواب دے سکتے ہو اور جو تمکو منظور ہوگا
اور جو تمھاری راے ہوگی وہی سب کی راے ہوگی کیونکہ تم سب کے حاکم اعلی ہو مشورہ
کی کیا ضرورت ہی عنطاق نے کہا کہ وہ امر بہتر ہوتا ہی کہ جو مشورے سے کیا جائے اور
وہی بات بہت درست ہوتی ہی اور وہی انتظام ٹھیک ہوتا ہی جو دس کی راے
سے ہوتا ہی کیونکہ ایک راے ایک ہی اور دس کی راے سے وہ چند زور ہوتا ہی
مضراب نے سُنکر جواب دیا کہ بہتر ہی مگر یہ تو فرمایئے کہ کب جواب دیجیے گا عنطاق نے کہا

کر کل اِسکا جواب ضرور دونگا مضراب نے کہا کہ یہ امر غیر ممکن ہی اِسیوقت مشورہ کرکے جواب دیجیے کوئی ایسا امر اہم نہین ہی کہ اِسمین بڑے بڑے عقلا جمع کیے جائین اُنسے رائے لیجائے مین وعدہ کر آیا ہون کہ مین اِن سب باتون کا جواب ابھی آکر دونگا بس مہربانی کرکے اِسیوقت جو کچھ جواب دینا ہو دیجیے ٹالیے نہین مجھے بھی ایسے فقرے بہت سے آتے ہین مین اُنسے جھوٹا ہونگا مین جواب اسیوقت لونگا عنطاق نے کہا کہ آپ برہم نہ ہون مین جواب دیتا ہون یہ کہکر تخت پر سے اُٹھا اور ایک خیمے مین گیا جو کہ اسکے مشورہ کا رہتے اُنکو طلب کیا وزیرون کو امیرون کو اور جو بادشاہ کہ بر اے کمک آئے تھے سب کو طلب کیا انجمن مشاورت آراستہ کی شمع رائے کو روشن کیا جب سب آچکے اُسوقت عنطاق نے اُنکی طرف دیکھکر کہا کہ آپ لوگون نے سُنا جو مضراب کج کلاہ نے کہا مین تو یہ چاہتا تھا کہ مین اصلی واقعہ نہ بیان کرون اور مین نے اپنے امکان بھر دوسرے طریقے سے بیان کیا مگر وہان جاکر سب حال سُن لیا اُنھون نے سب حال صاف صاف کردیا اِسی سبب سے مین چاہتا تھا کہ یہ وہان نہ جائین مگر نہ مانا آپ سب صاحبون نے دیکھا کہ وہان سے آکر کیسی تقریر کی اب آپ لوگ یہ بتائین کہ مین کیا جواب دون اول تو مجھکو کسی طور سے یہ تقریب منظور نہین ہی چاہے وہ خوش ہون چاہے ناراض ہون مین ضرور انکار کرونگا مین کوئی اُنکا دیا نہین کھاتا ہون اُنکا ماتحت نہین ہون وہ میرے باج گذار ہین مین اُنکا باج گذار نہین ہون یہ میرے ماتحت ہین مین اُنکا ماتحت نہین ہون مین جو دبتا تھا تو صرف اِس سبب سے کہ اُنھون نے مجھے پرورش کیا ہی اور میری حکومت مجھکو بجنسہ دیدی ہی کچھ خیال نہ کیا کہ مین بزرگ ہون مین کیون باج دون مگر اب محبت فرزندمین اُنھون نے مجھکو سر دربار ذلیل کیا اور دروغ گو کہا در اصل مین جھوٹ بھی بولا تھا تو اُنکو زیبا تھا کہ یون باعلان نہ کہتے یہ امر مجھکو بہت ناگوار ہوا اور کیون نہ ہوتا مین کوئی اُنکا ذلیل نہین ہون مین شہنشاہ ہون آپ سب لوگ میرے ماتحت ہین اگر میری شراکت نہ کرینگے تو کیا میرا نقصان ہی کوئی مین نے آپ کے بھروسے پر یہ لشکرکشی نہین کی ہی اگر بگڑ جائینگے تو مین اُنسے بھی مقابلہ کر لونگا میرے پاس لشکر کثیر ہی وہ نہ معلوم اپنے دل مین کیا خیال کرتے ہین

یہ اچھا دباؤ ہو کہ اپنی لڑکی کی شادی میرے لڑکے کے ساتھ کر دو تو ہم شریک ہوتے ہین ورنہ شرکت
نہین کرینگے وہ نکرین مین تو جواب صاف دونگا تم سب کی کیا راے ہو آج تو یہ دباؤ ہو اور کل یہ
ہوگا کہ اپنی جورو کو میرے حوالہ کر دو تو ہم شراکت کرینگے ورنہ دست بردار ہوتے ہین واہ کیا خوب
پرسون یہ ہوگا کہ تم تخت پر سے اُتر کھڑے ہو میرے حوالے کر دو تو مین اسیکا ہو گیا کوئی چیز نہ ٹھہرا
آج انکا دباؤ اُٹھاؤن کل دوسرون کا یہ مجھسے نہ ہوگا چاہے وہ شرکت کرین چاہے نہ کرین تم
سب یہی بتاؤ کہ تمھاری کیا راے ہو سب نے یہی جواب دیا کہ یہی امر مناسب ہو کہ انکار کیا جاے
ہم دونون لشکرون سے سمجھ لین گے کوئی حلوا نہین ہین کہ وہ ہمکو کھا جائین گے عنطاق نے
دیکھا کہ جب سب کی یہی راے ہو تو کہا اب مین جاکر صاف جواب دیتا ہون رہا یہ امر کہ اُنھون نے
کہا ہو کہ لیسر حمزہ کہتا ہو کہ جو کوئی سردار زبردست اور قوی اُنکے لشکر مین ہو اور جسپر اُنکو بھروسہ
ہو اور انکا بچا ہوا بہادر ہو اوس سے اور مجھسے مقابلہ کرا دین اگر وہ مجھکو زیر کر لے تو مین عنطاق
کی اطاعت کرون اور اُسکا دین قبول کرون ورنہ مین جب اُسکو زیر کر لون تو عنطاق میری
اطاعت کرے اور میرا دین قبول کرے اسکا مین یہ جواب دونگا کہ یہ امر مجھکو ہرگز ہرگز منظور نہین ہو
کہ ایک کے زیر ہو جانے سے مین تمام لشکر و اہل شہر کو اس امر کا پابند کر دون کہ وہ اپنا دین
آبائی ترک کرین کوئی اسکو قبول نہ کریگا نہ مجھکو منظور ہو مین تو مقابلہ کرونگا جسکی فتح ہو تم سبکی
کیا راے ہو جو تمھارے سب کے دل مین ہو اُسکو ظاہر کرو اور صاف صاف کہو عنطاق نے
یہ جو کہا سب نے جواب دیا کہ یہ راے آپ کی بہت خوب ہو اور ہم سب کو یہی مرغوب ہو یہ کسی طور سے
نہین ہو سکتا ہو کہ مقابلہ نہ کیا جائے یہ امر ضرور ہو کہ لشکر کثیر دیکھکر اُن سب کے رنگ چھوٹ گئے
خیال کر لیا کہ ضرور اُنکی فتح ہوگی تو یہ طریقہ نکالا ہم ایسے نادان نہین ہین کہ اُنکے کہنے پر عمل کرین
جب یہ راے ہو چکی اور قرار پا گئی عنطاق وہان سے اُٹھکر بارگاہ مین آیا تخت پر بیٹھا سب اُٹھکر
اپنے اپنے مقام پر بیٹھے عنطاق نے مضراب کی طرف رخ کر کے کہا کہ آپ کی پہلی بات کا تو یہ
جواب ہو کہ ہمکو اُس دیوانے کے ہمراہ شادی کرنا کسی صورت سے قبول نہین ہو گو یہ امر ہو کہ
نہ تو اُسکا خاندان برا ہو نہ وہ خود برا ہو مگر وہ بسبب دیوانے پن کے ہم انکار کرتے ہین دوسرے
یہ امر ہو کہ اُسنے دین آبائی ترک کر کے خدا پرستی قبول کی بہت بڑی وجہ ابتو یہ ہو آپ کو اختیار ہی

ہم اس امر کو کسی طور سے قبول نہین کر سکتے ہین پسر حمزہ کی بات کا یہ جواب ہی کہ کوئی اس امر پر
رضامند نہین ہوتا ہی کہ ایک کے زبر ہو جانے سے ہم سب یہ خیال کرین کہ ہم زیر ہو گئے
اور یہ ہمپر غالب آگیا اتفاق ہی کہ وہ پسر حمزہ سے کم قوت ہو اور ہمارے نزدیک بہت زیادہ
ہو تو ہم کیا کرین ہم اس سے مقابلہ کرین گے ہمکو یہ امر بھی منظور نہین ہی اب آپ کو اختیار ہی چاہے
ہمارے شراکت فرمائیے چاہے نہ فرمائیے ہم وہ امر کبھی نہ قبول کرینگے کہ جسکو عقل باور نہ کریگی
یہ جو عنطاق نے کہا مضراب کی فرط غیظ و غضب سے یہ حالت ہوئی کہ مانند بید کے کانپنے
لگا اور برہم ہوکر جواب دیا کہ ثابت ہو گیا کہ وہ دونون سچے ہین اور تو جھوٹا ہی ضرور تیرے فرزند
نے درخواست کی تھی تو نے انکار کیا اور ضرور پسر حمزہ کو یہ نامردی اسیر کیا تم سب اس امر پر
بھولے ہو کہ ہمارے پاس لشکر کثیر ہی ہم ظفریاب ہونگے یہ امر دل سے دور رکھو کہ تم اُسپر
برون کسی مکر و دغا کے فتح پاؤ یہ غیر ممکن ہی یا تو عیارون سے اسیر کراؤگے یا رموز سحر سے
سیر کر لیگا جیسا کہ سابق مین ہوا تھا پس معلوم ہوا کہ تم نامرد ہو مین بہادرون کا شریک ہون
نامردون کا شریک نہین یہ خیال تمھارا بیجا ہی کہ ہم لشکر کثیر رکھتے ہین ضرور غالب آئین گے
ان لوگون کے نزدیک اگر ایسے لشکر کرور ہون تو بھی کچھ نہین اُنکے ایک حملہ مین فرار کر جائینگے
پس یہ ہی منظور خاطر ہی کہ اہل لشکر کا خون ناحق ہو اور جب ہم ایسے برے ہین کہ ہمارے
فرزند کے ساتھ اپنی لڑکی کو کتخدا نہین کر سکتے ہو تو ہمکو کیا ضرورت ہی کہ ہم تمھاری شراکت کرین
جبکہ ہم غیر ہین اگر ہم کسی غیر کی شراکت کرین تو اُسپر ہمارا احسان ہی اور وہ ہمارا ممنون ہو ہم
ایسی عزیزداری سے باز آئے اُس محنت اور مشقت کا نتیجہ ہی جو ہمنے تمھارے ساتھ کی ہی
اور مین نے جو کچھ کیا برا کیا اگر مین خود اس حکومت پر قابض ہوتا تو کیا کوئی میرا بنا سکتا تھا
مگر مین خلاف انصاف سمجھا اور مین نے باج دینا مثل سابق کے قبول کیا اگر اُسی طریقہ کو
برتا اُسکا انجام یہ ہوا یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا اور اپنے سردارون سے کہا کہ مین تو جاتا ہون یہان
مجھکو بیٹھنا بھی ناگوار ہی کیونکہ یہ سب لوگ نامرد و نامنصف ہین تم سب میرا لشکر اسیوقت لیکر
یہان سے چلے آؤ نہ مین آپ کی شراکت کرونگا نہ اُنکی الگ اُترونگا دونون کے مقابلہ کا
تماشہ کرونگا کہ دیکھون یہ کیونکر غالب آتے ہین اور کیونکر مقابلہ کرتے ہین ہمکو بھی دیکھنا ہی

اگر وہ غالب آئے تو مین ضرور اُنکا شریک ہون کہ وہ بہادر ہین اور اگر یہ غالب آئے تو مین
اپنے ملک کو چلا جاؤنگا اور اپنے فرزند کو لیتا جاؤنگا اگر اُسنے اپنا دین آبائی پھر اختیار کر لیا تو
عنطاق سے مقابلہ کر کے اور اُسکی شادی عنطاق کی دختر کے ساتھ ضرور کرونگا یہ کہکر باعلان
اُسیوقت مع سردارون کے بارگاہ کے باہر آیا عنطاق نے یہ بھی نہ خیال کیا کہ کون بگڑ کر چلا گیا
بلکہ یہ کہا کہ خوب ہوا جو یہ چلے گئے یہ تو بڑے جوانمرد و بہادر ہین ہم نامرد ہین ہم دیکھتے ہین کہ یہ
کیسے زبردستی شادی کراتو ہین گے کیا خوب خبر ہو کہ دیوانے کے ہمراہ شادی کر دوے یہ کہکر
عنطاق تو اور باتین کرنے لگا مضراب جو بیرون بارگاہ آیا اُسی وقت اپنے لشکر کو حکم
کوچ کا دیا فوراً لشکر تیار ہو گیا خیمے و بارگاہ وغیرہ اسیوقت اُکھڑوا کر بار کی گئین عنطاق کو
اُسی دم خبر ہوئی کہ میان مضراب مع لشکر کے جاتے ہین عنطاق نے کہا کہ جانے دو
خسکم جہان پاک بقول کسے شعر بلبل برداشت آشیان رہا ہو گل گفت کہ خسکم وجہان پاک ہو میرا
لشکر پاک ہو گیا مین کیا آپ کے بھروسے مقابلہ کرنے نہین آیا تھا اگر یہ بھی مقابلہ کرینگے تو اُنسے
بھی لڑونگا اور آپ کو بھی شکست دونگا یہ بھلا مجھسے کیا لڑ سکتے ہین تمام ملک پر اِنکے بھی قبضہ
کرونگا بھاگتے راہ نہ ملیگی اب تو بگڑی ہو اُدھر جب خیمے وغیرہ بار ہو چکے مضراب اپنے کل
ایک لاکھ لشکر کو ہمراہ لیکر لشکر عنطاق سے نکل آیا اور ایک سمت الگ دونون لشکرون سے
اِسنے اپنے لشکر کو اترنے کا حکم اور سردارون سے یہ کہکر کہ مین جاکر پسر حمزہ کو جواب دے آؤن
اور اُسکا مین خود امتحان کر لون تو مجھکو اطمینان ہو جائے یہ کہکر روانہ ہوا طرف لشکر اسلام کے
اور چند سردارون کو بھی ہمراہ لے لیا یہ تو اُدھر کو جاتا ہی یہان سردارون نے مقام مناسب
دیکھکر خیمے وغیرہ برپا کیے بارگاہ آراستہ کی لشکر اُترا چھاؤنی لشکر کی ہو گئی اُدھر ہرکارون نے
عنطاق کو خبر دی کہ مضراب کج کلاہ جو آپ کے لشکر سے گئے تو علحدہ آپ کے لشکر سے
اور پسر حمزہ کے لشکر سے اُترے سردارون کو لشکر کے فرودگش کرانے کا حکم دیکر خود مع
چند سردارون کے پاس پسر حمزہ کے اِسلیے گئے ہین کہ جواب جو کچھ آپ نے دیا ہی دیدون
عنطاق نے کہا کہ کچھ پرواہ نہین ہو مگر تم لوگ ایک کام کرو کہ ذرا جاکر خبر تو لاؤ کہ وہان کیا گفتگو
ہوتی ہو ہرکارون نے کہا کہ بہت خوب اُسی وقت ہرکارے روانہ ہوئے ہرکارے تو ادھر

جاتے ہین اور مضراب اپنے لشکر سے اودھر ہرکارہ ان لشکر اسلام جو کہ یہان موجود تھے انھون نے
یہ سب تقریر سنی اور سب حال دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ مضراب ہمارے لشکر کی طرف جاتا ہو اور قصد
امتحان کا رکھتا ہو فورا روانہ ہوے یہان دربار آراستہ تھا علمشاہ دیوانے سے فرما رہے
تھے کہ ابھی تک مضراب کج کلاہ تمھارے والد نہین آئے معلوم عنطاق نے میرے سوال
کا کیا جواب دیا کہ ہرکارون نے حاضر خدمت ہوکر مجراگاہ پرسے مجرا کیا دعا وثنائے شاہی بجا لاکر
عرض کی کہ ہم غلام بارگاہ کفار مین حاضر تھے کہ مضراب آپ کی خدمت سے رخصت ہوکر پہونچا
یہ تقریر اُسنے کی یہ کہکر کل تقریر مضراب کی بیان کی اُسکے بعد اور جو واقعہ گذرا تھا وہ بیان
کیا اور عنطاق کا جواب بابت دو امرون کے مضراب کا مع اپنے لشکر کے برہم ہوکر اُسکے
لشکر سے چلا آنا اور علحدہ لشکر کو اُترنے کا حکم دینا اور خود برائے جواب دینے اور امتحان
کرنے کے اُسکا ادھر آنا بیان کیا علمشاہ نے جو سُنا کہ یہ تقریر ہوئی اور یہ جواب ملا اور مضراب
نے اُنکی شرکت ترک کی اور ادھر کو آتا ہو دیوانے سے اور سب سردارون سے فرمایا کہ برائے
استقبال جاؤ اور بعزت وحرمت لاؤ کیونکہ یہ مرد بہادر و لایق ہو اور بڑا منصف مزاج معلوم
ہوتا ہو یہ جو حکم دیا دیوانہ سردارون کو لیکر بیرون بارگاہ آیا اور مرکب پر سوار ہوکر برائے
استقبال چلا تھوڑی راہ طی کی تھی کہ دیکھا مضراب مرکب پر سوار مع سردارون کے ادھر
کو چلا آتا ہو جب قریب پہونچے ایک دوسرے کے مقابل ہوا دیوانہ مرکب پر سے اُتر پڑا
کیونکہ علمشاہ کا حکم تھا سب سردار اُترے دیوانہ قریب باپ کے آیا سلام کیا اُسنے دعا کی
اور قسم دیکر مرکب پر سوار کیا اُسکے ہمراہ قریب بارگاہ کے آیا دیوانہ وسردار اُن سب کو
لیکر مرکبون پر سے اُترکر داخل بارگاہ ہوے مضراب نے علمشاہ کو سلام کیا علمشاہ نے
جواب سلام دیا کرسی مرحمت فرمائی مضراب مع سردارون کے بیٹھا دیوانہ وسردار اپنے
اپنے مقام پر بیٹھے جب سب بیٹھ چکے اُسوقت علمشاہ نے ساقی کو اشارہ کیا اُسنے سبکو
شراب ناب سے سیراب کیا جام گردش مین آیا جب شراب خواری سے مہلت ہوگئی تو
اُسوقت مضراب نے دیوانے یعنی اپنے فرزند کی طرف دیکھکر کہا کہ پہلے مجھکو تمھارے
قول کا یقین نہ تھا مین نے دل مین خیال کیا تھا کہ تمنے جھوٹ کہا ہو مجھسے فقرہ کیا بدون

دریافت

دریافت کے یقین کرنا خلاف عقل ہو مگر مجھپر ثابت ہوگیا کہ جو کچھ تمنے کہا تھا سب سچ ہو کیونکہ مین نے
خود اپنی زبان سے درخواست کی اُسپر اُسنے انکار کیا اس انکار سے ثابت ہوگیا پس جو کچھ
تمنے کیا خوب کیا اور بہت مناسب کیا ایسے کی سزا ایسی ہی لازم ہو مین اُسکی شرکت سے دستبردار
ہوگیا اور نہ تمھاری شرکت کرونگا صرف تمھارے اور اُنکے مقابلے کا تماشہ دیکھونگا مین ایسے
کی شرکت نہین کرتا ہون کہ جسکو عزیز داری کا پاس نہ ہو یہ کہکر سب تقریر اور گفتگو اپنی اور
عنطاق کی مجھسے بھی بیان کی اور دیوانے سے کہا کہ اب تمکو اختیار ہو مجھکو کسی امر مین دخل
نہین ہو تم جانو اور عنطاق جانے مجھکو جو مناسب تھا وہ مین نے کیا دیوانے نے جوابدیا
کہ خیال تو فرمایئے کیا میرا سر پھرا تھا جو مین بیکار کو دشمنی پر کمر کستا اور دشمنی کرتا جب ایسا ہی
پریشان ہوا تو یہ امر کیا خیر شکر اس امر کا ہو کہ میرے خدا نے مجھکو آپ کے روبرو سچا کیا اور
میرا دشمن جھوٹا ہوا اب مین دیکھتا ہون کہ عنطاق یہان سے بدون عقد کیے ہوے زندہ
واپس جاتے ہین اگر عقد کر دینگے اور دین اسلام قبول کرینگے تو جان بچیگی ورنہ محال ہو
یہ انکا لشکر کیا مال ہو آپ ملاحظہ کرلین گے کہ طالب امان ہونگے اور امان نہ ملیگی وہ لشکرو
سپاہ کے بھروسے پر بھولے ہین خدا مالک ہو ہمیشہ تھوڑے کو بہت پر ظفر حاصل ہوتی ہو اور
مضراب نے یہ سُنکر کہا کہ خیر تمکو اختیار رہو یہ کہکر علمشاہ کی طرف متوجہ ہوکے کہا کہ آپ کے
سوال کا یہ جواب دیا ہو کہ ہمکو یہ منظور نہین ہو اسکا بھی مجھکو یقین ہوگیا کہ اُسنے آپ کو بہ نامردی
اسیر کیا تھا جو کچھ اُسنے مجھسے کہا تھا سابق مین وہ سب جھوٹ تھا اور جو آپ نے ارشاد
فرمایا تھا وہ درست وبجا تھا وہ بالکل جھوٹا دروغگو ہو اب آپ کو اختیار ہو مین کسی امر مین
نہ بولونگا اس امر کا مجھکو یقین ہوگیا ہو کہ عنطاق آپ کے ہاتھ سے مارا جائیگا ایسے نامرد کا
مرجانا بہتر ہو خوب ہو جو ایسے نامرد کی ذات سے دنیا پاک ہو یہ بدنام کرنے والا ہو اور سب
بہادرون کے نام کو ڈبونے والا ہو کیا عرض کرون عنطاق کے والد بزرگوار یعنی میرے
خسر ایسے بہادر وجری تھے کہ بہادر اُنکا نام لیکر تلوار اُٹھاتے تھے اُنکے نام کے سکے
ابتک پڑے ہوے ہین اُنکا فرزند ایسا نامرد نکلا مین نے اُسکی پرورش کی اگر مین جانتا
کہ یہ ایسا بودہ اور نامرد نکلے گا تو کبھی نہ پرورش کرتا ابتو جو کچھ ہوا وہ ہوا اب رہا یہ امر کہ جبر

آپ کے مقابلہ ہو تو مین اسوقت موجود ہون مقابلہ ہوجائے تو بہتر ہی کیونکہ اِس امر کا فیصلہ ہوجانا اچھا ہی مین آپ سے اقرار کرچکا ہون مجھکو اپنے قول کی پابندی ضرور رہی بسم اللہ اُٹھیے اور بیرون بارگاہ تشریف لائیے مگر ایک امر اور عرض کرتا ہون وہ بھی سماعت فرمائیے اگر مین آپکو زیر کرونگا تو آپ خود فرمائیے کہ مین اطاعت کرونگا دین اسلام ترک کرونگا اُس حالت مین جب مین زیر کرلون تو آپ ضرور اپنے قول کی پابندی فرمائینگے بس مین آپ کی طرف سے عنطاق سے مقابلہ کرونگا کیونکہ وہ مجھ سے آپ کو طلب کریگا مین انکار کرونگا مقابلہ ہوگا مین سمجھ لونگا اور اگر آپ مجھکو زیر کرلین تو مین شرط کرتا ہون کہ بعد فیصلہ جنگ وپیکار عنطاق کے اور آپ کے مین آپ کی اطاعت کرونگا اور دین اسلام بھی قبول کرونگا اگر آپ عنطاق پر اور اُسکے لشکر پر غالب آئین گے اور اسوقت اِس امر کی آپ اُسکے فیصلہ تک تکلیف نہ دین اِسکا سبب یہ ہی کہ خدا نخواستہ وہ آپ پر غالب آیا تو لوگ مجھپر طعنہ زنی کرینگے اور کہینگے کہ وہ کیسے بودے تھے کہ زیر ہو گئے اور اطاعت بھی کرلی ہمنے اُسکو زیر کرلیا جسکی مضراب نے اطاعت کی تھی اُس حالت مین عنطاق مجھ سے اطاعت کی درخواست کریگا اور یہ دلیل پیش کریگا کہ تمنے جسکی اطاعت کی جب ہمنے اُسکو زیر کرلیا اور اُسپر فتح پائی تو پھر تمکو کیا عذر رہی اطاعت کرنے مین مجھکو اُسکی اطاعت اب کسی صورت قبول نہین ہی بس اگر یہ شرط آپ کو منظور ہو تو مین موجود ہون مجھ سے بعد فیصلہ معرکہ جنگ وپیکار عنطاق کی اطاعت کا بھی سوال فرمائیے گا اور ترک مذہب وملت کا بھی گو مین خیال کرتا ہون کہ عنطاق کا آپ پر غالب آنا محال ہی وہ بھلا آپ سے کیا لڑسکتا ہی مگر شاید ایسا ہوجائے جنگ دو سردار د علمشاہ نے فرمایا کہ مجھکو یہ شرط تمھاری بدل وجان قبول ہی چلو میرے تمھارے بیرون بارگاہ ابھی فیصلہ ہوجائے یہ فرما کر علمشاہ اُٹھ کھڑے ہوے دیوانے سے فرمایا کہ لشکر مین ہمارے ندا کردے کہ جسکو ہماری اور مضراب کج کلاہ کے مقابلہ کا تماشہ دیکھنا منظور ہو وہ آئے راوی بیان کرتا ہی کہ یہان لشکر عنطاق کے ہرکارے ولشکر مضراب کے ہرکارے موجود تھے مضراب کے ہرکارون نے جاکر اپنے سردارون سے کہا کہ تمھارے افسر سے اور رئیس حمزہ سے مقابلہ ہوتا ہی چلکر خبر لو اور مقابلے کا تماشہ دیکھو کہ یہ معرکہ بھی لایق دید ہی یہ سُننا تھا کہ سب سردار مسلح ومکمل ہوکر

اور لشکر کو لیکر قریب لشکر اسلام کے آکر کھڑے ہوے ایک سمت صف باندھکر ادھر ہرکارے
بھی لشکر کفار کے موجود تھے خبر لیکر بھاگے عنطاق کو جاکر اس حال سے آگاہ کیا عنطاق نے
سرداروں سے کہا کہ چلو ہم بھی اس مقابلے کا تماشہ دیکھین اور دیکھین کہ کون اطاعت کرتا ہی
کس کو غلبہ حاصل ہوتا ہی اور کون مغلوب ہوتا ہی یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا چتر زرین سر پر لگا ہوا تھا ایک
طرف کو اسکا بھی لشکر خبر پاکر آیا اور صف بستہ ہوکر کھڑا ہوا عنطاق نے دیکھا کہ ایک سمت کو لشکر
مضراب کھڑا ہوا ہی اُدھر ہرکاروں نے علمشاہ نوجوان کو جاکر خبر دی کہ آپ کے اور مضراب
کے مقابلے کی خبر پاکر عنطاق مع اپنے کل لشکر و سرداروں کے ایک طرف آکر موجود ہوا
برائے دید تماشۂ جنگ اور ایک طرف لشکر مضراب کج کلاہ ہی علمشاہ نے مضراب سے
فرمایا کہ چلو بیرون لشکر چلکر ہم تم مقابلہ کرین تاکہ سب تماشہ دیکھین اور ہر ایک دیکھ لے کہ
کون غالب ہوا اور کون مغلوب آج ہماری تمھاری قوت اور طاقت کا امتحان ہی سب
لوگ دیکھین گے اور جو جو لشکر آکر فروکش ہوے ہین یہ بھی سب غالب و مغلوب کو دیکھ
لین تاکہ یہ کوئی نہ کہے کہ لپسر حمزہ بودا اور نامرد ہی مضراب نے جواب دیا کہ جو آپ کی مرضی
اُدھر لشکر علمشاہ مین منادی نے ندا کردی تھی سب لوگ موجود تھے بس علمشاہ سب
سرداروں کو لیکر بیرون بارگاہ آئے مرکب پر سوار ہوکر بیرون لشکر آئے مضراب بھی ہمراہ
آیا علمشاہ نے اپنے لشکر کو ایک طرف صف آرا ہونے کا حکم دیا اور سرداروں سے فرمایا
کہ تم لشکر مین رہو اور مضراب سے فرمایا کہ تم اپنے لشکر مین جاؤ اور وہان سے مسلح و مکمل
ہوکر میدان مین آؤ مضراب اپنے لشکر مین آیا اور سامان جنگ سے درست ہوکر مرکب
پر سوار ہوکر لشکر کو سرداروں کے سپرد کرکے خود میدان کی سمت چلا عنطاق نے دیکھا
کہ لشکر اسلام بھی ایک طرف آکر صف آرا ہوا ادھر مضراب نے میدان جنگ مین آکے
پہلے خوب سلحشوری دکھائی بعد سلحشوری کے مبارز طلب کیا علمشاہ اپنے لشکر کو دیوانے
کے سپرد کرکے سب سرداروں سے رخصت ہوکر میدان مین آئے آتے ہی تگا و پوئی
سب نے دیکھا کہ دس قدم مرکب مضراب کا پسپا ہوا اور چار قدم مرکب شاہزادے کا
اسی سے غالب و مغلوب کی تمیز ہوگئی یہ معرکہ جو واقع ہوا ہی نہ خصمانہ ہی نہ کہ بطور امتحان کے

کیونکہ دونون لشکر نگران ہین دونون کو خیال ہی کہ ایسا نہ ہو کہ ان سب کے روبرو ذلت حاصل ہو مگر کیون کوسل کر رانون مین مقابل ہوے مضراب نے کہا کہ حربہ کیجیے علمشاہ نے فرمایا کہ یہ اپنا دستور نہین ہی تم پہلے حربہ کرو جب تمھارے حربے سے بچونگا تو مین بھی حربہ کرونگا مین تمکو قسم دیتا ہون تمھارے دین و مذہب کی کہ کوئی رعایت نہ کرنا ورنہ مین ناخوش ہونگا نہ مین کوئی رعایت کرونگا مضراب نے جواب دیا کہ رعایت کی کیا ضرورت ہی کیا مین رعایت کر کے اپنے کو سب کے روبرو ذلیل کرونگا مخالفانہ مقابلہ کرونگا یہ کہکر نیزہ اٹھا کر سینہ بے کینہ شہزادہ کو تاک کر وار کیا شاہزادے نے نیزہ کو نیزے پر روکا اور بلند کیا نیزہ بازی ہونے لگی کوئی تیس تان کی ردوبدل ہوئی تھی کہ علمشاہ نے نیزے کا بند باندھکر اب جو مرکب کو اڑایا صاف مضراب کے ہاتھ سے نیزہ نکل گیا دور جا کر گرا مضراب نیزہ بھر آب خجالت مین ڈوب گیا نیزے کا نکلنا تھا کہ مضراب کو غصہ آگیا خیال کیا کہ پسر حمزہ نے ان تینون لشکرون کے روبرو میرا نیزہ نکالا اجتک کسی نے نیزہ میرے ہاتھ سے نہ نکالا تھا مجھکو خفت ہوئی یہ خیال کر کے اور برہم ہو کر گرز نوسومن کا اٹھایا اور خبردار کہکر پسر حمزہ علمشاہ نوجوان کے سر پر وار کیا شاہزادے نے گرز کو گرز پر روکا تڑاقہ پیدا ہوا یہ معلوم ہوا کہ آسمان شق ہو کر گر پڑا دل زمین شق ہو گیا تق گرد بلند ہوا علمشاہ پوشیدہ ہو گئے مضراب نے آواز دی کہ زدم وبست کردم دیوانے نے جو یہ حال دیکھا کلیجے پر ہاتھ رکھ لیا اور رہاے کا نعرہ کیا راوی بیان کرتا ہی کہ ملکہ بالاے قلعہ پر سے بیٹھی ہوئی دیکھ رہی تھی جب مضراب نے گرز کا وار کیا تھا ملکہ نے کلیجہ پکڑ لیا تھا گویا اُسکے دل پر یہ گرز پڑا جب مضراب نے گرز کا وار کیا اور غبار مین علمشاہ پوشیدہ ہوے اور مضراب نے صدا دی کہ زدم وبست کردم عنطاق تو بہت خوش ہوا یہ معرکہ دیکھکر یاقوت کج کلاہ وغیرہ سے کہنے لگا کہ اسی طاقت وقوت پر پسر حمزہ کو یہ دعوی تھا ایک ہی ضرب گرز مین یہ عالم ہو گیا کہ نشان تک نہ باقی رہا کوئی جا کر خبر تو لے کہ کیا واقعہ گذرا میرے نزدیک استخوان تک کا پتہ نہ ہوگا عنطاق تو یہ باتین کر رہا ہو سردار کہہ رہے ہین کہ ہمکو کیا اگر پسر حمزہ مارا بھی گیا تو ہمارا کیا فائدہ ہوا دوسرا دشمن اور پیدا ہو گیا عنطاق نے جواب دیا کہ مجھکو ان کا کچھ خوف نہین ہی آپکو تو مین

ایک دن مین یہان سے بھگا دونگا یا صلح کرونگا یہ تو اپنے ہین جو دشمن قوی تھا وہ غارت ہوا بھلا
زیادہ خوف پسر حمزہ کا تھا یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہی اودھر مضراب افسوس کر رہا ہی دل مین کہ
مین نے کیون گرز کا وار کیا دیو انے نے سمک سے کہا کہ آقا کی خبر لو سمک گرد کی طرف چلا
تھا کہ سب نے دیکھا کہ دل گردے سے علمشاہ مرکب کو چمکا کر گرز ہاتھ مین ظاہر ہوے اور آواز دی
کہ کرانہ دی وکر الست کردی مین تیرا حریف موجود ہون اِس لاف گزاف سے کیا حاصل سمک نے
و اہل اسلام نے جو شاہزادے کو صحیح و تندرست دیکھا نعرہ اللہ اکبر بلند کیا و صدائے تحسین
و آفرین سے صحرا گونج گیا مضراب بہت خوش ہوا مگر عنطاق وغیرہ کا دم نکلگیا سب کو حیرت
ہوئی عنطاق نے شیبام کج کلاہ سے کہا کہ مین نے خود اپنی آنکھ سے دیکھا ہی کہ جب یہ گرز مضراب
نے ہلکے سے ہاتھی پر مارا ہی وہ پست ہو گیا اور بیٹھ گیا ہی اور ہلاک ہو گیا ہی اکثر اسی گرز سے
قلعے کے پھاٹک گرائے ہین اور یہ جوان اُسکے ضرب سے بچ گیا کیا بلا کا انسان ہی ان سب نے
جواب دیا کہ ہم خود حیران ہین اُدھر علمشاہ نے مضراب سے کہا کہ اب مین وار کرتا ہون
خبردار ہو جاؤ یہ فرما کر اور گرز کو علم کر کے سر پر وار کیا اُسنے بھی گرز کو گرز پر روکا تڑاقہ ہوا
اُسی طور سے غبار بلند ہوا مضراب پوشیدہ ہو گیا مضراب نے ضرب روکی تو مگر یہ حال ہوا
کہ پسینہ آگیا بند بند کانپ گیا چھٹی کا دودھ زبان پر ذائقہ دیگیا آنکھین بند ہو گئین زرہ کی
کڑیان ٹوٹ گئین ایسی کڑی پڑی مرکب تا بہ شکم غرق زمین ہو گیا مگر اِسکے دونون ہاتھ ستون
گرز رہے ایک غشی سی طاری ہو گئی علمشاہ نے گرز کی ضرب لگا کر فرمایا کہ کوئی خبر لے اہل اسلام
تو تعریف کرنے لگے تہجر دیوانہ بھی بیقرار ہو گیا بسبب محبت فرزندی کے مگر ساکت کھڑا ہی عنطاق
نے دل پر ہاتھ رکھ لیا اور کہا کہ بلا کی ضرب لگائی پسر حمزہ نے گو میرے اور مضراب کے
دشمنی ہو گئی ہی مگر میرے دل پر صدمہ پہونچا خداوند عجائب بچا ہین اُدھر سرداروں نے مضراب
کے جو یہ رنگ دیکھا عیار سے کہا کہ خبر لے عیار چھاگل آب لیکر قریب گرد آیا گرد گرد پھر کے
چھینٹا پانی کا دیا گرد کو بٹھایا اندر آیا دیکھا کہ دونون ہاتھ تو بلند ہین مگر آنکھین بند ہین از سر تا پا
پسینہ مین غرق ہین مگر مرکب اندر زمین کے سمایا ہوا ہی زرہ کی کڑیان ٹوٹی ہوئی ہین اسنے
آواز دی آیئے حریف زیادتی کر رہا ہی کچھ صدا نہ آئی پھر اسنے پکارا پھر صدا نہ آئی اب تو اسنے

پانی کا چھینٹا منھ پر دیا اسپر بھی ہوشیار نہوا ابتو یہ پریشان ہوکر گھبرایا آخر اسنے بہت سا پانی لیکر
منھ پر چھینٹا دیا کہ اسکی خنکی جو پہونچی تو مضراب نے آنکھ کھولی دیکھا کہ میرا عیار کھڑا ہوا ہو مگر بہت
پریشان ہو پوچھا کہ کیون خیر تو ہو تم کیون آئے ہو اُسنے کہا کہ مین آپ کو بڑی دیر سے پکار رہا
ہون آواز بھی آپ نے نہ دی جب دو مرتبہ پانی کا چھینٹا دیا تب آپ ہوشیار ہوے یہ تو فرمایئے
کہ مزاج کیسا ہو حریف زیادتی کر رہا ہو مضراب نے جواب دیا کہ بلا کی ضرب لگائی چھٹی کا دودھ
یاد آگیا حریف بہت زبردست ہو مین ہی ایسا تھا جو زندہ بچا میرے مقام پر دوسرا ہوتا تو
خاتمہ تھا عنطاق کے اہل لشکر کیا لڑسکین گے مقابلے کے وقت میدان سے بھاگ جاینگے
مثل گل و برگ کے اُڑتے پھرینگے۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ مجھکو میرے خداوند نے
بچایا دیکھ تو سہی تو بدن اسوقت تک کانپ رہا ہو غش سا آگیا تھا یہ کہکر مرکب کو جو ایڑ کی تو
اُسنے کہا کہ آپ جایئے مین تو نہ جاونگا مین آپ کا ساتھ دیکھ چکا یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ مرکب مرکب
گیا مضراب نے مرکب پر سے اُتر کر اُسکے شکم مین ہاتھ دیکر جو اُسکو اُٹھایا تو مثل مرکب گلی کے
پایا اور وہی گرز تان کر کستا ہوا اُس گرد سے نکلا کہ مین اُنکے مرکب کو ہلاک کرونگا علمشاہ
نے جو اُسکو اپنی طرف بقصد فاسد آتے ہوے دیکھا خیال کیا کہ اِسکا مرکب ضرب گرز سے ہلاک
ہوگیا ہو یہ تمھارے مرکب کو ہلاک کرنے آیا ہو فوراً مرکب پر سے کود پڑے راوی کہتا ہو کہ
عنطاق وغیرہ پریشان تھے جب مضراب غبار سے زندہ نکلا تو اِن سب کے دم مین دم
آیا دیوانہ بھی بہت خوش ہوا سردار مضراب بھی خرم ہوے اپنے آقا کو زندہ دیکھکر مضراب
نے جو دیکھا کہ علمشاہ نے مرکب کو خالی کیا اُسکو میرے ہاتھ سے بچایا آواز دی کہ بڑی دانائی
کی خوب مرکب کو بچایا مین اُسکے عوض تمکو ہلاک کرونگا یہ کہکر قریب پہونچکر پھر گرز کا وار کیا اُنکی
شاہزادے نے گرز کو گرز پر نہ روکا جیسے ہی گرز قریب سر آیا جب سے ہاتھ بڑھا کر کلاہ عمود پر
ڈالدیا پانچون اُنگلیاں کلاہ عمود مین در آئین اور جھٹکا دیا کہ مضراب منھ کے بھل سامنے
آیا اب اُنھون نے زور کیا کہ اُدھر سے اُسنے زور کیا ابتو آپس مین خوب زور ہونے لگے
جب مضراب نے دیکھا کہ گرز بھی میرے قبضے سے جاتا ہو فوراً چھوڑ دیا اور جو بدست
سات سو من کی جو زمین مین گڑی ہوئی تھی اُسکو لیکر اور خبردار خبردار کہکر چلا علمشاہ نوجوان نے

گرز کو چھین کر زمین پر پھینکدیا اور فرمایا کہ مین خبردار ہون تو اپنا وار کر کوئی حوصلہ تیرا باقی نہ رہے اُسنے چوبدست کا وار کیا اُنھون نے خالی دی چوبدست زمین پر پڑی خاک مین در آئی اُنھون نے بائین قدم کو بڑھاکر چوبدست پر رکھدیا اب وہ لاکھ زور کرتا ہی چوبدست پانوُن کے نیچے سے نہین نکلتی جب خوب زور کرکے تھک گیا تو چوبدست کو چھوڑ دیا اور تلوار کھینچکر اُسکا وار کیا پہلا وار تو اُنھون نے سپر پر روکا اور رد کیا اور اپنا وار کیا اُسنے بھی رد کیا اب اُسنے جو وار کیا جیسے ہی تلوار قریب آئی ایک جھٹکا دیا سپر تو جاکر پشت پر جھولی اور بارڑھ بچاکر ہاتھ کو دراز کرکے جیب سے بند دست پر ڈالدیا اور قصد کیا کہ کلائی کو مرور کر تلوار چھین لون وہ بھی زور کرنے لگا بس اُنھون نے موقع پر آکر جھٹکا دیا وہ منھ کے بھل چلا اُنھون نے کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالدیا اُسنے تلوار تو چھوڑ دی اور لپٹ پڑا کشتی ہونے لگی اب دیوانے کی جان مین جان آئی اب دل مین کہنے لگا کہ خوب ہوا جو کشتی ہونے لگی مجھکو یہ خوف تھا کہ آقا کے کوئی چشم زخم نہ پہونچے کیونکہ تلوار کا کام مجروح کرنا ہی خوب ہوا کہ کشتی ہونے لگی علمشاہ نوجوان خوب لڑ رہے ہین مضراب ایک مقام پر علمشاہ کو پکڑ لایا علمشاہ نوجوان دونون ہاتھ چیر کر سامنے کھڑے ہوے گھسوٹے کا ہاتھ مار اکر مضراب منھ کے بھل زمین پر آیا گرتے ہی اُٹھا اُٹھکر لپٹ گیا مضراب نے کمر ڈھانک کا داوُن کیا علمشاہ نے لنگر ماردیا مضراب بیٹھ گیا علمشاہ نے ایسے گھسّے دیے کہ مضراب کے استخوان شکست ہونے لگے حواس جاتے رہے علمشاہ منصف مزاج ہین چھوڑکر اور ایک لات چوتڑ پر مار کر علٰحدہ ہوے اور فرمایا کہ اُٹھ کھڑا ہو یہی دم داعیہ رکھتا تھا کہ دو ہی گھسّون مین دم نکلگیا مضراب کو سُنکر بہت غصہ آیا مارے غیرت کے پسینے پسینے ہوگیا کھڑے ہوتے ہی لپٹ پڑا علمشاہ کی کمر پکڑ کر چاہتا ہی کہ اُکھیڑ کر سر سی اونچی نکال لگاؤن کہ یہ بھی یاد کرین علمشاہ نوجوان ردم ٹوٹ کر پشت پر آئے لنگوٹہ پکڑ کر تکیہ کا داوُن کیا مضراب قلعہ جنگ کھاکر سامنے اُکھڑا ہوا خم مارنے لگا علمشاہ نے گردن پر ہاتھ رکھکر بغلی بیٹھکر قلعہ جنگ کا داوُن کیا مضراب نے کمند کا توڑ کیا اور پھر سامنے کھڑا ہوا کھڑے ہوتے ہی ہیٹون پر گرا علمشاہ نے پٹی ڈالدی کہ ناک تک بچی ہوگئی بھنبھنانے لگا بیٹھے بیٹھے دھڑ مارا علمشاہ بوجھا دیکر دبا کر بیٹھ گئے

سواری ٹوالکر اب جو کسا پسلی سے پسلی ملنے لگی مضراب ہانپنے لگا منھ سے کف نکلنے لگا بولا
کہ اے علمشاہ نوجوان میرے آپ کے سامنے کا زور ہووے علمشاہ سمجھ گئے کہ اِسکا دم نکلا
جاتا ہے اسی وجہ سے سامنے کا زور طلب کرتا ہے فوراً چھوڑ کر علٰحدہ ہوے مضراب کچھ سُستی سے
اُٹھا اب وہ چالاکی بسبب سواری کا نٹھنے کے نہ رہی استخوان ریزہ ریزہ ہو چکے کلیجے کی طاقت
نکل چکی اب جو اُٹھا دور سے پیترے بدلکر پھٹک کر لڑنے لگا جانبین کے لشکر والے یہ سب
معاملہ دیکھ رہے ہین اہالی لشکر مضراب کے چہرون پر ہوائین اُڑ رہے ہین کہ ایک مرتبہ
مضراب نے دور سے ہاتھ ملایا علمشاہ نے گھسیٹکر گردن پر ہاتھ اب دونون کے
سر سے سر ملگئے ایک ایک ہاتھ گردنون مین دوسرا ہاتھ سے ہاتھ پھیلے ہوے ریل پیل
ہو رہی ہے کبھی دو چار قدم علمشاہ پیچھے ہٹ جاتے ہین اور کبھی ایک ہکہ مار کر سو دو سو
قدم دوڑا دیتے ہین چاہتے ہین کہ ذرا اسکے ہوش وحواس درست ہولین اور دم بھی آلے
تو پھر داؤن پیچ ہون علمشاہ تو یہ سوچ رہے ہین اور آہستہ آہستہ زور کر رہے ہین
مضراب نے سامنے سے جھٹ پٹ حلقوم باندھا علمشاہ جھٹکا مار کر گردن کو نکالکر پلکر
لے دوڑے اِس زور سے ہکہ دیکر بٹھایا کہ مضراب کے دو گھٹنون کی کھال اُڑ گئی ہڈیان
نکل آئین مضراب نے بیٹھے بیٹھے قینچی ماری علمشاہ نے خالی دیکر چرخہ ڈالدیا سر کو شکم سے
ملا دیا مضراب سمٹ کر نکلا علمشاہ نے بالسنگڑا باندھا مضراب کے پانون ٹوٹنے لگے کمر بھی
دوھری ہو گئی پھر بولا کہ اے علمشاہ پھر سامنے کے زور ہون علمشاہ نے چھوڑ دیا فرمایا کہ
تو کوئی حسرت اپنی باقی نہ رکھ مضراب اُٹھا باہم زور ہونے لگے علمشاہ جب ہتھ آمار کر کے
جھٹکا دیتے ہین مضراب گر پڑتا ہے اُٹھکر پھر لڑنے لگتا ہے سرداران مضراب دیکھ رہے ہین
عنطاق نے اپنے سردارون سے کہا کہ پسر حمزہ بلاے آفت جہان معلوم ہوتا ہے اور
بڑا بہادر ہے کہ مضراب کی ہر ضرب سے کس چالاکی سے بچا ہے مین نے بڑے بڑے بہادرونکا
معرکہ دیکھا مگر کسی کو نہین دیکھا کہ کلہ عمود پر ہاتھ ڈالدیا ہو سواے پسر حمزہ کے خیال تو کرو
کہ کس طور سے گرز چھین لیا اور کیونکر ضرب چوبدست سے بچا پانون جو اسپر رکھدیا پھر میان
مضراب نہ نکال سکے تلوار پر کس پھرتی و چالاکی سے ہاتھ ڈالا کہ کیا بیان کیا جائے یہ

قوت وطاقت جتنے سوائے دیو کے کسی مین نہین دیکھی یا اسمین دیکھی اور خداپرستون کے سردارون نے جواب دیا کہ یہ بھی تو خداپرست ہی عنطاق نے جواب دیا کہ جبھی تو یہ بات ہی مگر مین تمسے کہتا ہون کہ سب حربون مین پسر حمزہ غالب آیا مگر کشتی مین غالب نہ آئیگا مضراب زیر کر لیگا سب نے جواب دیا کہ مجھکو یہ امر محال معلوم ہوتا ہی پسر حمزہ ہی زیر کریگا عنطاق نے کہا کہ تھوڑی دیر مین کھلا جاتا ہی ہمکو کیا چاہے وہ زیر ہو جائے یہ ہمارے تو دونون دشمن ہین عنطاق یہ باتین کر رہا ہی وہان مضراب سے اور علمشاہ سے کشتی ہو رہی ہی تھوڑی دیر ٹھہرتا ہی پھر لڑتا ہی جو بند مضراب باندھتا ہی علمشاہ کھولدیتے ہین جو علمشاہ باندھتے ہین وہ کھولدیتا ہی بعض بعض جگہ وہ خود چھوڑ دیتے ہین یہ کلہ بکلہ مہرہ بمہرہ لڑ رہا ہی خوب داؤن اور پیچ ہو رہے ہین جو کوئی پیچ عمدہ مضراب باندھتا ہی تو اُسکی اہل لشکر تعریف کرتے ہین جب علمشاہ کھولدیتے ہین تو اہل اسلام نعرۂ احسنت بلند کرتے ہین اِسی طور سے جب علمشاہ کوئی بند نادر کرتے ہین تو پھر اہل اِسلام تعریف کرتے ہین جب مضراب اُسکو کھولدیتا ہی تو اسکے اہل لشکر تعریف کرتے ہین سب ہمہ تن چشم بنے ہوے دیکھ رہے ہین اِسی طور سے دو پہر تک کامل کشتی ہوا کی اب مضراب کی یہ حالت ہو گئی کہ سانس چڑھنے لگی دم بھی خوب پھولنے لگا ہانپنے لگا تھم تھم کر لڑ رہا ہی وہ پھرتی وہ چالاکی کم ہو گئی یہ حالت تھی کہ جب علمشاہ پکڑ لائے بڑی مشکل سے نکلا اگر وہ علمشاہ کو پکڑ لایا یہ تڑپ کر نکل گئے ایکمرتبہ اُسنے دونون مونڈھے پکڑکر اور سینے مین سر اڑا کر کہا کہ مین یہ آخری زور کرتا ہون خبردار ہو جائیے علمشاہ نے فرمایا کہ خبردار ہون یہ سُنکے وہ لے دوڑا کوئی پانچ یا چھ قدم پیچھے ہٹے ہونگے کہ اُسنے موقع پا کر جھٹکا مارا کہ اِنکا بایان گھٹنا جھکا کہ انکو خیال آیا تڑپ کر جو لنگر قایم کیا تا بہ پاشنہ غرق زمین ہوے اب اُسنے کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر جو زور کیا ذرا ابھی لنگر نے جنبش نہ کھائی حرکت تک نہ ہوئی یہ زور کرکے تھک گیا اسکی یہ نوبت ہوئی کہ کنپٹیون اور انگلیون سے خون کی بوندین ٹپک رہی ہین عاجز ہو کر چھوڑ دیا اور کہا کہ مین زور کر چکا اب آپ کی باری ہی یہ سُننا تھا کہ انھون نے بھی دونون مونڈھے پکڑکر اور سر کو اڑا کے لے دوڑے اِسطور سے کہ جیسے پتہ ہوا سے اُڑتا ہی اِسطرح وہ چلا جاتا تھا کوئی پندرہ قدم

پر لا کر جو ہیکا مارا دونون گھٹنے آشنا بہ زمین ہوئے اسنے بھی قصد کیا کہ مین تڑپ کر لنگر قایم کرون مگر حریف زبردست ہو کب لنگر قایم کرنے دیتا ہی پس علمشاہ نے کمر زنجیر کو اسکی پکڑ کر اب جو زور کیا اور نعرۂ اکبر جگر سے کھینچا یا حیدر کرار جو کمکر زور کرتے ہین پہلی ہی مرتبہ مین سینے تک لے آئے دونون شانون کو شریک کر کے اب جو دوسرا زور کیا سر سے بلند کر لیا گرد سر چرخ دیکر زمین پر رکھدیا اور مشکین باندھکر اپنے عیار کے حوالے کیا اہل اسلام کا مارے خوشی کے یہ حال ہوا کہ سب اچھل پڑے اور ایک غل و شور تحسین و آفرین کا ایسا بلند ہوا اور ایسے نعرے خوشی کے لگائے کہ تمام صحرا گونج اٹھا سرداران مضراب و اہل لشکر کے حواس جاتے رہے اور یہی حال عنطاق وغیرہ کا ہوا لشکر مضراب نے قصد کیا تھا کہ ہم جا پڑین علمشاہ نے انکا یہ قصد دیکھکر فرمایا کہ تم لوگ کیون اپنی جان دینے پر آمادہ ہوے ہو کیون جنگ مغلوبہ کے قصد سے ادھر کو آتے ہو سوا ے قتل و غارت ہونے کے دوسرا امر نہ حاصل ہوگا لہذا تم اپنے مقام پر واپس جاؤ یہ نہ خیال کرنا کہ مین جنگ مغلوبہ سے ڈرتا ہون بلکہ یہ امر ہی اور اس بات کا خیال ہی کہ کیون خون ناحق ہو میرے اور مضراب کے اقرار ہی مین اُسکو اپنی بارگاہ مین جا کر رہا کر دونگا اگر نہ رہا کرون تو مین بھاگا نہین جاتا ہون کل سمجھ لینا یہ تقریر سُنکے سردارون نے جواب دیا کہ بھلا ہم آپ سے لڑ سکتے ہین جب ہمارا سردار زیر ہو گیا تو ہم کیا لڑینگے یہ سب تقاضائے نمک حلالی ہی کہ جو ہم جرأت کرتے ہین خیر ہم واپس جاتے ہین اُنکو اختیار رہی یہ کہکر باہم صلاح کی کہ اگر ہمارے سردار کو اُنھون نے چھوڑ دیا تو خیر ورنہ کل شب کو اُنکے لشکر پر شبخون کرینگے اور کسی نہ کسی تدبیر سے اپنے آقا کو رہا کر لینگے اور یہان سے نکل جائینگے یہ صلاح کر کے اپنے قیام گاہ کی طرف واپس گئے جا کر ہر ایک اپنے اپنے مقام پر اُترا مگر مغموم و محزون یہ انتظار ہر ایک کر رہا ہی کہ اب ہمارا آقا رہا ہو کر آتا ہی اُدھر عنطاق یہ معرکہ دیکھکر مع اپنے سردارون کے اپنی فرودگاہ پر واپس آیا یہان آکر دربار کیا سردارون سے کہنے لگا کہ تمنے دیکھا کہ کس طور سے پسر حمزہ نے مضراب کو زیر کر لیا ہمکو یہ یقین تھا کہ مضراب زیر کر لیگا اب بھلا اس سے کون لڑ سکتا ہی جبکہ پسر حمزہ نے مضراب ایسے پہلوان کو زیر کر لیا تو اور کون لڑ سکتا ہی میرے لشکر مین تو کوئی ایسا

زبردست پہلوان بھی نہین ہو بھلا مین یہ اقرار کیسے کرگیا اپنے کو پابند کرتا مین جنگ مغلوبہ کرکے
اسیر کرلونگا سردارون نے کہا کہ اب اُسکے پاس بھی لشکر زیادہ ہو جائیگا کیونکہ مضراب ضرور
شریک ہوگا عنطاق نے کہا کہ کیا تمنے سُنا نہین کہ ہرکارون نے بیان کیا تھا کہ مضراب سے
اور پسر حمزہ سے اقرار ہوچکا ہو کہ اگر مین زیر ہو جاؤنگا تو بعد فیصلہ عنطاق کے آپکی شرکت
کرونگا پس عنطاق تو نہین شرکت کریگا ہم جنگ مغلوبہ کرکے مارینگے سردارون نے
کہا کہ اگر یہ آپ کی راے ہو تو پھر تعجیل فرمایئے عرصہ نہ لگایئے عنطاق نے کہا کہ مین طبل جنگ
بجواتا ہون کل ضرور مقابلہ کرونگا یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہو اُدھر علمشاہ اپنے لشکر مین واپس
آئے دیو اسنے بڑھکر دونون ہاتھ چومے آنکھون سے لگائے گرد پھرا اور کہا کہ آقا تم نے کیا
خوب اپنی قوت و طاقت کو کام فرمایا ہو ہمنے آجتک یہ طریقہ و قواعدہ بیکار کا اور حریف کے
زیر کرنے کا نہین دیکھا کہ جو آپ نے اسوقت صرف فرمایا پس دیوانہ علمشاہ پر سے زر نثار
کرتا ہوا لشکر مین آیا سب اپنے مقام پر آئے علمشاہ بارگاہ مین تشریف لائے دنگل پر
جلوہ فرما ہوئے سب سردار کرسیون پر بیٹھے کہ علمشاہ نے فرمایا کہ لاؤ مضراب کو مگر عزت
و حرمت قید اُسکے جسم پر سے دور کرکے لانا لوگ مضراب کو لینے کو گئے یہان علمشاہ
نے اُسکے لیے کرسی طلب فرماکر بچھوائی اُدھر لوگون نے جاکر مضراب کو رہا کیا لباس سے
آراستہ کرکے اُسکو لیکر بارگاہ مین آئے مضراب کی یہ حالت ہو کہ فرط خجالت سے سر جھکائے
ہو اور دل مین خوش ہو کہ مین زیر بھی ہوا ہون تو پسر حمزہ سے بہادر نے زیر کیا ہو کسی نامرد
نے نہین زیر کیا ہو ایسے ایسے خیال کرتا ہوا آکر بارگاہ مین پہونچا علمشاہ کو سلام کیا علمشاہ
نے جواب سلام دیا دیو اسنے نے اُٹھکر باپ کو تسلیم کی اور سب سردارون نے علمشاہ نے
اِشارہ کیا مضراب سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گیا جب مضراب بیٹھ چکا اُسوقت علمشاہ نے
مضراب سے فرمایا مسکراکر کہ مزاج تو اچھا ہو اُسنے جواب دیا کہ دعا کرتا ہون علمشاہ نے
فرمایا کہ یہ بتاؤ کہ مین نے تمکو کیونکر زیر کیا اُسنے جوابدیا کہ جسطور سے بہادر بہادر کو زیر کرتے
ہین اب فرمایا کہ تم اپنا وعدہ ایفا کرو جوابدیا کہ مین نے قبل ہی عرض کر دیا تھا کہ بعد فیصلہ ہونے
عنطاق کے مین اطاعت کرونگا اور دین اسلام قبول کرونگا بس اب مجھکو جانے دیجیے

جبکہ آپ کے اور عنطاق کے فیصلہ ہو جائیگا مین خود حاضر ہونگا آپ کو طلب کرنے کی بھی ضرورت نہ ہوگی علمشاہ نے فرمایا کہ میرا مطلب یہ نہین ہو کہ تم میری اطاعت کرو اسوقت دین اسلام اختیار کرو مین نے تمکو تمھارا وعدہ یاد دلایا شاید تمکو فراموش ہو مضراب نے عرض کی کہ مین یہ نہین عرض کرتا ہون کہ آپ نے کیون اس امر کو فرمایا بلکہ میرا خود منشاء ہو کہ مین موجود ہون صرف اس امر کا انتظار ہو علمشاہ نے فرمایا کہ تم شوق سے اپنے لشکر کو جاؤ تمکو کوئی نہ روکیگا تمھارا جسوقت جی چاہے آؤ عام اجازت ہو اور جبتک تمھارا جی چاہے یہان ٹھہرو یہ فرماکر خلعت گران قیمت طلب فرماکر مضراب کو دیا مضراب وہ خلعت پہنکر بہت خوش ہوا اور کہا کہ اب یہ غلام جاتا ہو پھر حاضر ہوگا علمشاہ نے فرمایا کہ جاؤ شوق سے پس مضراب سلام کرکے اٹھا اور بیرون بارگاہ آیا علمشاہ نے مرکب بھی اسکو مرحمت کیا تھا خادم نے مرکب حاضر کیا اور کہا کہ یہ مرکب بھی سرکار شاہزادے سے تمکو مرحمت ہوا ہو پس مرکب پر سوار ہو کر طرف اپنے لشکر کے آیا وہان اسکے سردار انتظار کر رہے تھے انھون نے جو اپنے سردار کو آتے ہوے دیکھا سب خوش ہوگئے برائے استقبال آئے استقبال کرکے مضراب کو بارگاہ مین لائے مضراب اپنے دنگل پر بیٹھا سب سردار گرد بیٹھے کہ سردارون نے کیفیت دریافت کی مضراب نے سب حال بیان کیا اور علمشاہ کی خلق و مروت کی بہت تعریف کی اور کہا کہ مین تو بندۂ خدا ہون ضرور اطاعت کرونگا بعد فیصلہ عنطاق کج کلاہ کے تم سب کیا کہتے ہو ان سب نے جواب دیا کہ ہم آپ کے ہمراہ ہین جو آپ کی راے وہ ہم سب کی راے مضراب نے کہا کہ اب مجھکو معلوم ہوا کہ تم سب نمک حلال ہو یہان یہ تقریر ہو رہی ہو ادھر ہرکارون نے جاکر عنطاق سے سب حال بیان کیا عنطاق کو یہ واقعہ سنکے بہت غصہ آیا اور کہا کہ مین بتائے دیتا ہون یہ کہکر حکم دیا کہ کل ہمارے لشکر مین طبل جنگ بجانا چاہیے ہم کل میدان جنگ مین نکلکر مقابلہ لشکر اسلام و کیسر حمزہ سے کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ اسیوقت طبل جنگ پر چوب پڑی سب لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا سب سامان جنگ مین مصروف ہوے آلات حرب و ضرب درست کرنے لگے حسب معمول جو طریقہ لشکر کا ہوتا ہو کہ وہ سامان جنگ کی تیاری کرتے ہین یعنی یہان والے آکر بیٹھے سان پر تلوارین چڑھائی جانے لگین لشکر کفار درستی

آلات حرب و ضرب مین مصروف ہوے خنجر صاف ہونے لگے عنطاق نے اپنے سرداروں سے
کہا کہ ابھی تک رموز جادو نہین آئے خیر نہ آئین مین توکل ضرور مقابلہ کرونگا سرداروں نے
کہا کہ انھون نے فرمایا تھا کہ آپ مقابلہ فرمائیے گا مین عین جنگ و پیکار مین آجاؤنگا عنطاق
نے کہا چاہے آئین چاہے نہ آئین یہ کہکر دربار برخاست کیا سب سردار اپنے مقام پر آکے
درستی سامان جنگ مین مصروف ہوے ہرکارے لشکر اسلام و لشکر مضراب کے خبر
نواخت طبل جنگ لیکر اپنے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوے وہان علمشاہ بارگاہ مین بیٹھے
ہوے سرداروں سے فرما رہے تھے کہ مضراب کج کلاہ مرد منصف اور بہادر ہی جو اُسنے
کہا تھا وہ کیا اور جو کہا ہو وہ ضرور کریگا مرد صاحب لیاقت و عقلمند ہو لایق محبت ہو علمشاہ مضراب
کی تعریف فرما رہے تھے اور سردار بھی کہ کان مین صدا آئی طبل جنگ کی علمشاہ نے دیوانے
سے فرمایا کہ یہ طبل جنگ کسکے لشکر مین بجا ہو دیوانے نے عرض کی کہ مین خیال کرتا ہون کہ عنطاق
نے طبل جنگ بجوایا ہو اُسکے لشکر سے صدا آئی ہو علمشاہ نے فرمایا کہ خبر تو منگاؤ دیوانے نے
کہا کہ بہت خوب ابھی حکم نہ دیا تھا کہ ہرکارے آکر حاضر ہوے دعا و ثنائے شاہی بجا لاکر عرض کی
کہ لشکر کفار مین طبل جنگ بجا ہو اُنکا ارادہ ہو کہ کل میدان جنگ مین آکر غلامان سرکار سے مقابلہ
کرین اور آتش بغض و نفاق کو مشتعل کرین علمشاہ نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی
و بتائید ربانی طبل جنگ بجے یہ حکم دینا تھا کہ یہان بھی کوس حربی پر چوب پڑی علمشاہ نے
دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آکر سامان جنگ مین مصروف ہوے
اور سب اہل لشکر بھی ادھر ہرکاروں نے مضراب کو طبل جنگ بجنے کی خبر دی مضراب کے
بھی لشکر مین کوس رزمی نوازش مین آیا یہان بھی سامان جنگ ہونے لگا مضراب نے
سرداروں سے کہا کہ عنطاق کی قضا آئی ہو جو اُسنے یون طبل جنگ بجوایا ہو خیر فیصلہ بھی
جلدی ہو جایگا مجھکو فراق بھی شاہزادۂ علمشاہ کا شاق ہو مضراب نے بھی دربار برخاست
کیا راوی بیان کرتا ہو کہ رات بھر تینون لشکرون مین طبل جنگ بجا کیا سامان جنگ ہوا
کیا ہر ایک اپنے اپنے ہتھیار درست کرتا رہا عزیز و اقارب باہم مل رہے تھے دوست سے
دوست ملتا تھا گویا یوم عید تھا وہ شب جنگ نہ تھی ہر ایک کو جو کہ بہادر تھے عروس مرگ

کی خوشی تھی کہ کل ہم عروس مرگ سے ہمکنار ہونگے طلایہ پھر رہا تھا صدا اے ناظر باش و حاضر باش و
بیدار باش کی بلند تھی سردار و بہادر شوق جنگ مین بصد امنگ جاگ رہے تھے صبح کے
انتظار مین بار بار خیمون سے نکلکر آسمان کی جانب دیکھتے تھے راوی بیان کرتا ہو کہ وہ رات
بہادرون نے جاگ کر شوق جنگ مین بسر کی کہ یکایک سفیدۂ سحری چمکا سلطان شب نے
شکست کھائی مع فوج سیارگان کے طرف قلعۂ مغرب کے کوچ کیا اور جاکر قلعہ مغرب مین قلعہ
بند ہوا آمد آمد شاہ خاور کی زنگبار سے بصد جاہ و وقار شروع ہوئی تاج شاہی بر سر چار قبۂ
شہنشاہی در بر نیزۂ خطوط شعاعی ہاتھ مین افق مشرق سے نکلکر تخت اطلسی پر جلوہ فرمایا اپنے نور
عالم افروز سے تمام عالم کو معمور کیا جھونکے نسیم بہار کے چلنے لگے غنچۂ دلہاے بستہ کو شگفتہ
کرنے لگے طائران خوش الحان شاخہاے درخت پر بیٹھکر بزبان بے زبانی حمد الٰہی مین
مصروف ہوے لشکر اسلام مین صداے آوان بلند ہوئی لشکر کفار مین گھنٹ و ناقوس بجنے
لگے اُدھر لشکر مضراب مین سب بیدار ہوے اِدھر اہل اسلام بھی بستردن پر سے اُٹھے
عبادت خدا مین مصروف ہوے جب فارغ ہوے مسلح و مکمل ہو کر لشکر کو لیکر در دولت
پر حاضر ہوے ادھر عنطاق بھی لشکر کو لیکر طرف میدان کے چلا مضراب بھی مع لشکر کے
میدان کو روانہ ہوا ادھر علمشاہ اپنے خیمے سے بعد فراغت نماز کے مسلح و مکمل ہو کے
بر آمد ہوے سب سردارون نے سلام کیا سب کا مجرا و سلام لیکر مرکب پر سوار ہوے مع
کل سردارون و لشکر کے عازم میدان نبرد ہوے تینون لشکر جنگاہ مین آکر پہونچے اپنے
اپنے طریقے سے صف آرا ہوے نبردارون نے نکلکر پست و بلند زمین کو ہموار کیا سقون
نے نکلکر آبپاشی کی گرد و غبار کو مٹا دیا نقیبون نے نکلکر نقابت کی جب نقیب نقابت کر چکے
اور لشکرون مین چلے گئے اہل لشکر کا یہ حال ہوا کہ ہر ایک فرط جوش شجاعت سے جھومنے
لگا چہرون کا رنگ سرخ ہو گیا جوش جنگ مین یہ اُمنگ تھی کہ پہلے ہمین جاکر حریف سے
مقابلہ کرین ابھی لشکر کفار سے کوئی میدان مین نہ آیا تھا ہر ایک بنگاہ تیز و تند دیکھ رہا تھا
کہ یکایک شہر عنطاقیہ کی طرف سے ایک ابر سیاہ رنگ نمودار ہوا کہ بہت تیزی سے چلا
آتا تھا اُس ابر مین برق کی چمک رعد کی گرج از حد تھی اِس ابر کی آمد جو دیکھی ہر ایک لشکر کے

لوگ خیال کرنے لگے اور باہم کہنے لگے کہ کیا ابر تیرہ و تار اٹھا ہی اگر پانی برسا تو کئی دن تک
نہ کھلیگا ہر ایک نے برساتی طلب کی کہ وہ ابر قریب لشکر **عنطاق** آکر قایم ہوا اور وہ ابر خود بخود
شق ہوا اب سب نے دیکھا کہ اس ابر سیاہ سے ساحران غدار جھولیان کاندھون پر ڈالے ہوے
پیدا ہوے اب سب کو معلوم ہوا کہ یہ ابر اصلی نہ تھا بلکہ وہ ابر سحر ساحران غدار تھا لشکر ساحران
اس ابر سے نکلکر ایک طرف قایم ہوا کہ یکایک چمک ہوئی اب دیکھا کہ **رموز جادو** تخت پر سوار
جھولی اسباب سحر کی کاندھے پر ہاتھ منھ سے و آنکھون سے شعلے نکلتے ہوے نکلا جیسے ہی
عنطاق نے رموز کو دیکھا خوش ہو گیا **رموز** نے آکر اپنے بھائی کو سلام کیا اسکا لشکر
صف آرا ہوا ادھر **علمشاہ** سے دیوا نے کہا کہ حضور بڑا غضب ہوا وہ مکار غدار کافر اکفر
رموز جادو آگیا مع لشکر کے اب وہ سحر سے مقابلہ کریگا **علمشاہ** نے فرمایا کہ کوئی مقام
خوف نہین ہی تم کچھ خوف نہ کرو خداوند کریم حافظ و نگہبان ہی بقول شاعر مصرعہ دشمن اگر قویست
نگہبان قوی تر است۔ آیا ہی تو آنے دو کیا ڈر ہی ساحر ہی تو کیا ہمارا بنا لیگا اس اطمینان کی
تقریر سے سب اہل لشکر کو اطمینان ہوا ادھر **مضراب** نے جو رموز کو دیکھا اپنے سردارون
سے کہا کہ لو غضب ہوا رموز جادو اپنے بھائی کی کمک کو آگیا اب **علمشاہ** کا غالب آنا محال
ہی ہان اگر غیر ساحرون سے مقابلہ ہوتا تو ضرور غالب آتے بھلا یہ سحر و ساحری کو کیا جانین اب
مجھکو یاس ہی سردارون نے عرض کی کہ جو آپ کا خیال ہی بہت درست ہی ناظرین پر ظاہر ہو
کہ جب **عنطاق** لشکر کو لیکر چلا تھا تو رموز نے اقرار کیا تھا کہ آپ جا کر مقابلے مین اترئیے
اور طبل جنگ بجوائیے مین عین وقت پر بروز مقابلہ آجاؤنگا مع اپنے لشکر کے چنانچہ اسنے
ایسا ہی کیا کہ اس عرصے مین اسنے اپنا سحر درست کیا جب سحر تیار ہو گیا اور اسنے دریافت
کیا کہ مقابلہ کسدن ہوگا جب اسکو معلوم ہوا کہ کل صبح کو مقابلہ ہوگا پس یہ پہر رات گئے مع اپنے
لشکر کے ادھر کو روانہ ہوا تھا اب آگر پہونچا مگر خوب وقت پر پہونچا ناظرین کو اس امر کا بھی
خیال رہے کہ ملکہ بالائے قلعہ سے تماشائے جنگ کیا کرتی ہی ملکہ آہو چشم نے جو رموز کو
دیکھا اپنے مصاحبون سے کہا کہ بڑا غضب ہوا لشکر ساحران لیکر **عنطاق** کا بھائی اپنے بھائی
کی کمک کو آیا ہی اور شاہزادہ سحر سے آگاہ نہین ہی بس وہ سحر کر کے سب کو اسیر کر لیگا مجھکو شہزادہ

قسم دیکھا ہی ورنہ مین ایک سحر مین اِسکو دیوانہ بنا دیتی یہ مجھسے کیا لڑتا مگر مجبور رہون مین نے شاہزادے
کو سپرد خداوند کریم کیا یہ کہکر طرف میدان جنگ کے دیکھنے لگے اُدھر رموز اپنے لشکر کو درست
کرچکا عنطاق کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ فرمائیے کیا معرکہ گذرا رموز جب آیا تھا تو اُسنے
پہچان لیا تھا کہ یہ لشکر ہمارا ہی اور یہ لشکر حریف ہی کیونکہ علمشاہ کو بھی پہچانتا تھا اور دیوانے
کو اور لشکر دیوانے کو دوسری طرف اِسنے مضراب و لشکر مضراب کو صف آرا پایا یہ اُس سے
بھی بخوبی آگاہ ہی کیونکہ مضراب اِسکا بڑا بہنوئی ہی مگر یہ اس واقعہ سے حیران تھا کہ یہ الگ
کیون اپنا لشکر لیے ہوے کھڑا ہی بس اِسنے عنطاق کے پاس آکر دریافت کیا کہ یہ تو لشکر
حریف ہی اور رہبر اور مضراب کیون اپنا لشکر الگ لیے ہوے فروکش ہین اِسکا کیا
سبب ہی تب عنطاق نے سب واقعہ ابتدا سے آخر تک بیان کیا اور سبب عداوت
بیان کیا رموز نے کہا کہ اب معلوم ہوا کہ اُن کی بھی شامت آئی ہی عنطاق نے کہا کہ پسر
حمزہ سے اور مضراب سے مقابلہ ہوا تھا پسر حمزہ نے مضراب کو چھوڑ دیا کہ بعد فیصلے
میری جنگ و پیکار کے مضراب شریک ہوگا پسر حمزہ کا رموز نے جواب دیا
کہ جب پسر حمزہ میرے ہاتھ سے زندہ بچیگا اور اُسکا لشکر تو وہ شریک ہوگا مین مضراب
کو بھی اسیر کرونگا اب اسکا کیا قصد ہی کون مقابلے کو جائیگا کیا اہل لشکر مقابلہ کرینگے اب
عنطاق نے جواب دیا کہ اہل لشکر نہ مقابلہ کرینگے تو کیا مین مقابلہ کرونگا رموز نے کہا کہ
اِس سے تو کچھ حاصل نہ ہوگا کہ بیکار اہل لشکر کا خون ہو اور جنگ کو طول ہو اس امر کا ضرور
خیال رہے کہ آپ اِن لوگون سے سربر نہ ہونگے اگر بدون سحر کے مقابلہ کرینگے کیونکہ آپ
دیکھ چکے ہین کہ بارگاہ مین کیا حال ہوا تھا بس جنگ کو طول دینے سے اہل لشکر کے قتل کرنے
سے کیا حاصل ہی مین جاتا ہون اور فیصلہ کیے دیتا ہون عنطاق نے کہا کہ جو تمھاری راے
اگر تمھاری یہی مرضی ہی تو اچھا شوق سے جاؤ واقعی جنگ کو طول دینے سے کچھ فائدہ نہین
ہی یہ عنطاق کا کہنا تھا کہ رموز نے دستک دی ایک مرتبہ سم مرکب کی صدا پیدا ہوئی
سب نے دیکھا کہ ایک مرکب پری پیکر زین و لجام سے آراستہ و پیراستہ صحرا سے پیدا ہوا
قریب تخت رموز آیا رموز نے تخت سحر کو ترک کیا مرکب پر سوار ہوا باگ لی مہمیز کرکے

میدان مین آیا لشکر اسلام کی طرف منھ کر کے پکارا کہ ای پسر حمزہ عنرا ے نادیدہ کے بندہ آ میرے
مقابلے کو اگر مرد میدان و بہادر رہی مین دیکھون کہ تو کیونکر اپنی جان میرے ہاتھ سے سلامت
لیجاتا ہی مین نے تیری بہادری و جوانمردی کا بہت شہرہ سُنا ہی پوری بات اسکی تمام نہ ہونے
پائی تھی کہ شاہزادے نے مرکب کو صف سے نکالا دیوانے نے عرض کی کہ آپ کیون تکلیف
فرمائین اہل لشکر مین سے کوئی جائیگا طریقۂ جنگ تو ملاحظہ فرمائیے کہ کیونکر مقابلہ کرتا ہی دوسرے
وہ ساحر ہی اور آپ غیر ساحر ہین آپ کا اُسکا مقابلہ کیا علمشاہ نے فرمایا کہ اگر وہ ساحر ہو تو کیا
خوف ہی مالک خدا ہی اگر اسی طور سے قضا آئی ہی تو ضرور قتل ہونگا کہانتک اپنے کو بچاؤنگا
دوسرے وہ میرا نام لیکر پکار رہا ہی پھر مین کیونکر نہ جاؤن دوسرے کو بھیجون اس بارہ مین
کبھی کچھ نہ کہنا تم لشکر سے خبردار رہو خدا نے چاہا تو اُسکو قتل کر کے آتا ہون ورنہ بعد میرے تمکو
اختیار ہی یہ فرماکر مرکب کو جولان کر کے میدان مین آئے بقصد تیغ آوری مرکب کو بڑھایا
رموز نے کہا کہ پہلے مجھ سے دو دو باتین کر لیجیے پھر تیغ آور ہونا علمشاہ نے کہا
کہ اچھا مرکب روک لیا اُدھر بالاے قلعہ سے ملکہ نے جو دیکھا کہ شاہزادہ مقابل رموز جادو
آیا ہی خواصون سے کہا کہ لو غضب ہو گیا شاہزادہ خود رموز کے مقابلے کو آیا یہ نابکار ساحر ہی
وہ غیر ساحر خداوند کریم شاہزادے کو اسکے شر سے محفوظ رکھے میرا دل تو سینے مین بیقرار
ہی کچھ سر پر سے دور گرا جاتا ہی دم گھبرا تا ہی یہی جی چاہتا ہی کہ چیخین مار مار کر رؤون صاحبو کیا
تدبیر کرون کیونکر جا کر شاہزادے کو اسکے سامنے سے پھیر دون اور خود اس سے مقابلہ
کرون ملکہ تو یہان بیقرار ہو رہی ہی خواصین سمجھا رہی ہین کہ واری کچھ تو اُنکو بھروسہ ہوگا کہ
جو غیر ساحر ہو کر ساحر کے مقابلے کو گئے ہین آپ اسقدر بیقرار نہ ہون خدا پر نگاہ رکھین ملکہ کہتی
ہو کہ یہ لوگ کچھ کسیکا خوف نہین کرتے ہین جو اُنکو مقابلے کو بلاتا ہو وہ اُسکے مقابلے کو جاتے
ہین یہان بالاے قلعہ تو ملکہ بیقرار ہی اُدھر مضراب نے اپنے سردارون سے کہا کہ لو
جنگ کا خاتمہ ہو گیا رموز سے شاہزادہ خود مقابلے کو آیا اور کسی کو نہ بھیجا اُسنے بھی تو خود
انھین کو طلب کیا مگر یہ لوگ کیا منچلے ہین کہ غیر ساحر ہو کر ساحر کے مقابلے کو آئے ہمسے تو یہ کبھی
نہ ہوتا مضراب یہ باتین سردارون سے کر رہا ہی اُدھر علمشاہ سے رموز نے کہا کہ اے پسر حمزہ

تو نے بڑا غضب کیا کہ اخفان کو زیر کر لیا اور اسکے لشکر کو شکست دی میرے بھائی کو بہت
پریشان کیا ہی تیری حرکتون نے میرا کلیجہ خون کر دیا ہی اب کبتک صبر کرون آخر صبر نہو سکا
خود میدان مین آیا پس اسی مین تیرے لیے بہتری ہی کہ تو رومال سے ہاتھ باندھکر میرے
ہمراہ چل اور ردیوانے کو بھی ہمراہ لے لے مین تم سبکی خطا معاف کرا دون مگر اسمین دو شرطین
ہین اول تو یہ شرط ہی کہ وہ قمری جو کہ تیرا عیار میرے پاس سے عیاری کرکے لیگیا ہی میرے
حوالے کر کیونکہ میرے بھائی کو بہت پسند ہی اور اسی سبب سے مین نے زبردستی لیلی
تھی اور یہ سارا فساد اسی سبب سے ہوا ہی وہ میرے حوالے کر دوسرے دین اسلام
ترک کر تیرے دیوانے سے کہدے کہ وہ عشق دختر عنظاق سے دست بردار ہو تب
تیری خطا اور ردیوانے کی خطا معاف کرا دونگا اگر اسپر عمل نہ کریگا تو میرے ہاتھ سے
مارا جائیگا آیندہ تجھکو اختیار ہی مین نے سمجھا دیا علمشاہ نے فرمایا کہ بس زبان بند کر
کیا بیہودہ بک رہا ہی تو کیا ہی اور تیرا بھائی عنظاق کیا بلا ہی جو خطا معاف کریگا اب تو
تو اسی حسرت مین رہیگا کہ وہ قمری ہاتھ آئے اب اُسکا ایک پر بھی ہاتھ نہ آئیگا اور تو میرے
ہاتھ سے مارا جائیگا یہ کبھی نہوگا کہ بہادر دین اسلام کو ترک کرین کوئی خدا پرست کبھی
اپنے مذہب کو نہ ترک کریگا ہان جو کہ کافر ہوتے ہین وہ ترک کرتے ہین اور نہ دیوانہ کبھی
عشق دختر عنظاق سے دست بردار ہوگا وہ اُس سے خدا چاہیگا تو وصل حاصل کرے گا
عنظاق میرے ہاتھ سے بچکر جاتا کہان ہی یہ ملک ضرور اسلام آباد ہوگا تیرا جوجی چاہے
وہ کر ہم کبھی تیرے کہنے پر عمل نہ کرینگے بلکہ تو خود رومال سے ہاتھ باندھکر میری خدمت
مین حاضر ہو اور دین اسلام قبول کر کیون اسقدر لاف و گزاف بکتا ہی یہ جو علمشاہ نے
فرمایا ارھوتر نے جواب دیا کہ معلوم ہوا قضا ہی آئی ہی دیکھون میرے حربے سے کیونکر بچتا ہی
ہوشیار ہوجا یہ کہکر اپنے صحرا کی طرف دیکھکر دستک دی اور کہا کہ مین تجھ سے کیا مقابلہ
کرون ہان اگر حمزہ ہوتا تو اُس سے مقابلہ کرتا مین غلام کو تیرے مقابلے کے لیے
طلب کرتا ہون وہی تیرے لیے کافی ہی علمشاہ نے فرمایا کہ خواہ تو مقابلہ کر خواہ تیرا
غلام تو حمزہ صاحبقران سے کیا مقابلہ کرتا وہ مالک اسم اعظم ہین اُنکے اوپر سحر اثر نہین کرتا ہی

ہو واہین اسی امر سے ظاہر ہی کہ غیر ساحر کے مقابلہ کو تو ساحر ہو کر آیا شرم نہین آتی ہی اور پھر کہتا ہی کہ مین حمزہ
صاحبقران سے مقابلہ کرونگا رموز نے جواب دیا کہ اسی لیے تو مین نے اپنے غلام کو تیرے
مقابلے کے لیے تجویز کیا ہی کہ وہ پہلوان ہی علمشاہ نے فرمایا کہ اچھا بلا مین تو موجود ہون
عوصہ کسکا ہی یہ کہتا تھا کہ رموز نے پھر دستک دی ایک مرتبہ برابر علمشاہ کے زمین شق ہوئی
اُس سے ایک ہاتھ پیدا ہوا اُس ہاتھ مین ایک آئینہ تھا وہ ہاتھ اونچا ہو کر مقابل چہرۂ علمشاہ
کے آیا جیسے عکس آئینہ کا علمشاہ پر پڑا بالکل طاقت و قوت شاہزادے کی زائل ہوگئی بحس و
حرکت ہو کر مرکب پر رہ گئے نہ ہاتھو مین حرکت تھی نہ پانوٗن مین یہ بڑی خرابی ہوئی کہ گویائی تک
جاتی رہی جو کلام کر سکین بالکل بحس و حرکت ہو کر رہگئے وہ آئینہ سحر تھا جسکے عکس نے یہ حالت
کی صرف آنکھین تو واہین دیکھ رہے تھے مگر نہ کلام کر سکتے تھے نہ ہل سکتے تھے مثل تصویر گلی
کے ساکت تھے جب یہ حال اُسنے علمشاہ کا دیکھا دستک دی وہ ہاتھ مع آئینہ کے زمین مین
غائب ہو گیا زمین اُسی طور سے برابر ہو گئی اب اُسنے چند دانے ماش کے اُٹھا کر طرف
صحرا کے پھینکے اُن دانون کا پھینکنا تھا کہ سم مرکب کی صدا پیدا ہوئی سب نے دیکھا کہ ایک
زنگی سیاہ فام از سرتاپا آلات حرب و ضرب سے آراستہ صحرا سے پیدا ہوا مرکب کو اُڑا کر قریب
رموز آیا سلام کیا عرض کی کیا حکم ہوتا ہی رموز نے کہا کہ ای غلام بادولت یہ جو جوان مرکب پر
سوار میرے مقابلے مین کھڑا ہی اسکو باندھکر لے جا بڑا گستاخ و زبان دراز ہی یہ کہنا تھا کہ
وہ زنگی مرکب کو جھکا کر سامنے علمشاہ کے آیا اور آتے ہی کچھ نہ کہا نہ سُنا کمر زنجیر پکڑ کر مثل
پھول کے مرکب پر سے اُٹھا لیا اور صاف اُٹھائے ہوے جدھر سے آیا تھا چلا گیا یہ وہ
علمشاہ ہین کہ جسکو حمزۂ صاحبقران نے سات دن کی کشتی مین زیر کیا تھا جنھون نے
لندھور ایسے بہادر کو مع فیل و گرز کے اُٹھا لیا تھا جنھون نے قویل ہندی و دویل ہندی
کو مع ہاتھی کے اُٹھا کر خندق مین ڈالدیا تھا جنھون نے مرزوق کو مع تخت کے خندق مین
مارا تھا جنھون نے سات برس کے سن مین ماہی کو ہلاک کیا اسوقت ایک زنگی سیاہ فام
بدانجام مثل پھول کے اُٹھا کر مرکب پر سے لیگیا اور یہ اُسکا کچھ نہ کر سکے یہ زمانے کا انقلاب
ہی یہ گردش لیل و نہار ہی ایسا بہادر یون زیر ہو جائے کوئی مقام تعجب نہین ہی ساحر اور

غیر ساحر مین زمین آسمان کا فرق ہی سحر سے جابجا صاحبقران عاجز آئے ہین سب اسم باطل سحر کے
غالب ہوے ورنہ غیر ممکن تھا راوی بیان کرتا ہی کہ جب وہ زنگی علمشاہ کو یون اٹھا کرلے گیا
سب لشکریون کو حیرت ہوئی خصوصًا لشکر اسلام کے افسرون و سردارون اور اہل لشکر کے
تو جی چھوٹ گئے ہر ایک باہم تقریر کرنے لگا کہ مقام عجب ہی ایسا بہادر اور یون زیر ہو جائے
ہمکو بڑی حیرت ہی لشکر مین ایک تلاطم مچ گیا دیوانے نے جو تلاطم دیکھا اہل لشکر سے کہا کہ بیکار
کو پریشان ہوتے ہو یہ کارخانہ سحر کا ہی بھلا غیر ساحر ساحر سے مقابلہ کر سکتا ہی اب تم لوگ
پریشان نہ ہو مین جا کر اسکو قتل کرتا ہون یہ کہکر اپنے مرکب کی باگ لی اُدھر مضراب نے
جو یہ واقعہ دیکھا کہ رموز نے سحر کر کے علمشاہ کو زیر کر لیا اپنے سردارون سے کہا کہ دیکھا
تمنے ساحر و غیر ساحر مین یہ فرق ہوا ہی جوان نے کس شد و مد سے مجھکو زیر کیا تھا یا یون ایک
چشم زدن مین زیر ہو گیا مقام افسوس ہی کیا کیا جائے مضراب اپنے سردارون سے یہ
کہہ رہا تھا کہ سردارون نے عرض کی کہ یہ بھی دوسرا غضب ہوتا ہی شاہزادہ تیغزن آپکے فرزند
ارجمند مقابلے کو نکلے ہین مضراب نے کہا کہ پھر کیا کرون مجبور ہون وہ میرا کہنا نہ سنے گا
ورنہ مین منع کرتا اُدھر عنطاق نے اپنے اہل لشکر و سردارون کی طرف دیکھکر کہا کہ دیکھا
تمنے کس آسانی سے رموز نے گرفتار کر لیا اسی قوت و طاقت پر یہ زور و بل تھا مین نہ
کہتا تھا کہ یہ لوگ مجھسے کیا لڑ سکتے ہین یہ دیوانہ نکلا ہی تو کیا کر لیگا یہ بھی مثل پسر حمزہ کے اسیر
ہو جائیگا انھون نے جواب دیا کہ بھلا اسنے کوئی لڑ سکتا ہی اُدھر بالائے قلعہ سے ملکہ نے جو
یہ واقعہ دیکھا کہ ایک زنگی آکر شاہزادے کو مرکب پر سے اٹھا کرلے گیا سر پیٹ لیا خواصون سے
کہا کہ لو میرا راج سہاگ سب لٹگیا یہ کہکر گریبان کو پھاڑا اور قصد کیا کہ اپنے کو ہلاک کرون
خواصون نے ہاتھ پکڑ لیے ملکہ یہان تڑپ رہی ہی اور کہتی ہی کہ اس لونڈی کو براے خدمت
ہمراہ نہ لیتے گئے مین پہلے ہی جانتی تھی کہ وہ ساحر ہی سحر کر کے زیر کر لیگا افسوس اس امر کا ہی
کہ مجھکو منع فرما دیا تھا اور قسم دی تھی ورنہ یہ نوبت نہ ہوتی ملکہ یہان تڑپ رہی ہی اور زار
زار رو رہی ہی اُدھر دیوانے نے مرکب کو مہمیز کر کے صف سے نکالکر آواز دی کہ او رموز
مکار مین تیری سرکوبی کو آیا ہون تو میرے ہاتھ سے بچکر جاتا کہان ہی یہ کہتا ہوا مرکب کو مہمیز کر کے قریب آیا

رموز نے کہا اے دیوانے کیون اپنی قضا بلاتا ہے تو میرا بھانجہ ہے پس تجھکو جسکا بھروسہ تھا اُسکو مین نے اسیر کرلیا ہے اب اُسکو قتل کرونگا تجھکو لازم ہے کہ تو اپنے دین کو قبول کر کیون اپنی جوانی کو رائیگان کرتا ہے دوسرے تیرا باپ بھی سامنے کھڑا ہے اُس سے مجھکو شرمندگی ہے دیوانے نے جواب دیا کہ او نالایق بس بیہودہ نہ بک یہ کہکر تلوار کا وار کیا رموز نے کچھ اسم سحر پڑھکر دم کیا کہ دیوانے کی بھی وہی حالت ہوئی اِسنے دستک دی کہ وہی زنگی پیدا ہوا اِسکو بھی اُٹھا کرلے گیا اب تو لگا لگ گیا اخفان آدمخوار یہ حال دیکھکر مرکب کو مہمیز کرکے آیا آتے ہی رموز پر وار کیا اِسنے سحر کیا قوت زائل ہوئی زنگی آیا اُٹھا کرلے گیا جسقدر سردار لشکر اسلام مین منچلے تھے سب آکر اسیر سحر ہوے اب سواے اہل لشکر کے کوئی سردار باقی نہ رہا جو نکلکر مقابلہ کرے رموز نے قریب دو سو سرداروں کے اسیر سحر کیے اب پرا بند ہوگیا اب کون ہے جو نکلے ملکہ ہر مرتبہ قصد کرتی ہے کہ جاکر مقابلہ کرون مگر جب علمشاہ کو کسی قسم کا خیال آجاتا ہے رہ جاتی ہے اب رموز نے قصد کیا کہ اہل لشکر پر سحر کرون مضراب نے جو دیکھا کہ علمشاہ میرا فرزند اور اُسکے سردار سب اِس نابکار نے اسیر کرلیے اب یہ قصد کرتا ہے کہ لشکر کو تباہ کرون اور اُس لشکر مین کوئی نہین ہے کہ جو مقابلے کو نکلے اب جون عزیزی نے جوش مارا خیال کیا کہ جب تیرا فرزند اسیر ہوگیا اور وہ آقا کہ جسنے تجھکو زیر کیا تھا اسیر ہوگیا اب تو رہکر کیا کریگا یہ وقت اِن لوگون پر سخت ہے اِنکی مدد ضرور ہے یہ خیال کرکے اپنے مرکب کی باگ لی اور قصد نکلنے کا کیا سردارون نے عرض کی کہ کیا قصد ہے جواب دیا کہ جاکر رموز سے مقابلہ کرونگا اور اپنے فرزند کا عوض لونگا اِسنے بڑا غضب کیا کہ میری روبرو میرے فرزند کو اسیر کرلیا اور اُسکے لشکر کو تباہ کیا کچھ میرا خیال نہ کیا سردارون نے عرض کی کہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہین کہ جو اُسکے مقابلے کو گیا وہ اسیر ہوگیا اور آپ خود اُسکے مقابلے کو یہ دیکھکر جاتے ہین لڑنے کو مضراب نے جواب دیا کہ میرا دل نہین مانتا ہے کیونکہ میرا فرزند اسیر ہوگیا ہے مین چاہتا ہون کہ مین بھی وہین جاکر اسیر ہون ایسی زندگی بیکار ہے کہ جب جوان فرزند آنکھون کے سامنے سے اُٹھ جائے خواہ وہ اچھا تھا خواہ برا تھا میرا نام تو اُس سے روشن تھا میرے دل کو تسکین تھی یہ کہکر سردارون سے کہا کہ تم لشکر سے خبردار رہنا اور مرکب کی باگ لی اور صف سے نکلکر مضراب نے رموز کو آواز دی کہ

او نابکار کیون اسقدر بلبلاتا ہی مین تیرے مقابلے کو آتا ہون تو نے میرے فرزند کو اسیر کیا ہی
اسکا عوض تجھسے لونگا میری آنکھون مین تمام عالم تیرہ و تار ہی کچھ دکھائی نہین دیتا ہی رموز نے کہا
کہ کیون میرے مقابلے کو آتا ہی اپنی آنکھ سے دیکھ چکا ہی کہ مین نے خدا پرستون کو مع تیرے
فرزند کے کیونکر اسیر کیا ہو اُسی طور سے تجھکو بھی اسیر کرونگا مضراب نے تلوار نیام سے لیکر
وار کیا رموز نے سحر کر دیا کہ مضراب کی بھی قوت کم ہو گئی اِسنے اِشارہ کیا وہی زنگی پیدا ہوا
او رمضراب کو بھی اُٹھا کر لے گیا اَبتو اِسکے لشکر سے بھی رسد لگ گئی اسکے سردار آنے
لگے وہ سب بھی اسیر ہو گئے جب کوئی باقی نہ رہا اُسوقت رموز نے لشکر اسلام کی طرف
مُنھ کر کے صدا دی کہ کیا اب کوئی مقابلے کو نہ آئیگا مین خود آؤن لشکر اسلام سے کسی نے
کچھ جواب نہ دیا اُسوقت رموز نے لشکر مضراب کی طرف مُنھ کر کے کہا کہ لشکر اسلام سے
تو کوئی مقابلے کو نہین آتا ہی پس تم مین سے کوئی مقابلے کو آئے مضراب کے لشکر سے بھی
کچھ جواب نہ ملا رموز نے دونون لشکرون کے درمیان مین کھڑے ہو کر ایک نارنج جھولی
سے نکالا اُسپر کچھ اسم سحر پڑھکر دم کیا اُس نارنج کو اُٹھا کر طرف آسمان کے پھینکا وہ نارنج شق
ہوا اور اُس سے ایک ابر زمرد رنگ پیدا ہوا دم بھر مین محیط ہو گیا دونون لشکرون پر یعنی
لشکر اسلام و لشکر مضراب پر بارش ہونے لگی جسپر قطرہ پانی کا پڑا وہ پتھر ہو کر رہگیا دونون
لشکرون کے کل اہل لشکر و شاگرد پیشہ میدان ہی لیکر پڑاؤ تک سب سنگ سیاہ ہو کر رہگئے جانور
تک کوئی ذی روح باقی نہ رہا اُسوقت رموز نے کیا کیا کہ اس ابر کی طرف اشارہ کیا کہ وہ گر کر
دونون لشکرون پر گرا اور مثل سرپوش کے سب کو ڈھانک لیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک برج
زمرد رنگ میدان مین قایم ہی دونون لشکر اُسکے اندر بند تھے جب اسطور سے اِن لشکرونکو
تباہ کر چکا اُسوقت عنطاق کی طرف دیکھکر کہا کہ بھائی صاحب اپنے لشکر کو حکم فرمایئے کہ وہ
اِن دونون لشکرون کے مال و اسباب کو لوٹ لے راوی کہتا ہی کہ عنطاق خوش ہو رہا تھا
اور سردارون سے کہتا تھا کہ تمنے سرکشی کا نتیجہ دیکھا کہ کیسا گستاخ تھا کیسی سزا ملی بہت میان
مضراب غصہ کر کے ہمسے جدا ہو گئے تھے اُسکی سزا ملی جو مجھ سے سرکشی کریگا وہ ایسی ہی سزا
پائیگا ہمسر دار بجا اور درست کہ رہے ہین کہ جب یہ رموز نے پکار کر کہا اُسوقت عنطاق نے

کہ

اہل لشکر کو حکم دیا کہ لوٹ لو اِن دونون کے لشکرون کے خیمے وغیرہ یہ حکم دینا تھا کہ تمام لشکر ایکمرتبہ
لشکر اسلام و لشکر مضراب کا مال غارت کرنے لگا دم بھر مین لوٹ لیا ملکہ بالائے قلعہ سے دیکھرہی
ہی ہر مرتبہ قصد کرتی ہی کہ جاکر رموز سے مقابلہ کرون مگر پھر شاہزادے کی قسم کا خیال آجاتا تھا تو یہ
رہجاتی تھی حالت یہ تھی کہ تڑپ رہی تھی اور پھڑک رہی تھی جب مضراب وغیرہ بھی اسیر ہوگئے اب
ملکہ کو تاب نہ رہی قصد کیا کہ جاؤن خواصون نے روک لیا کہ مال و اسباب لشکر کا لوٹا جانے لگا
اور تمام لشکر کو ملکہ نے دیکھا کہ رموز نے سحر کر کے غارت کر دیا جب سب مال و اسباب لُٹ گیا
اب ملکہ کو بالکل تاب نہ رہی خواصون سے کہا تم یہ چاہتی ہو کہ وہ حرامزادے یہان بھی آئے
اور اہل قلعہ کو بھی تباہ کرے اب مین جاکر ضرور مقابلہ کرونگی جسکا مجھکو پاس تھا وہ تو اسیر ہوگئے
اور مین نے اِسوقت تک اُنکے فرمانے کے بموجب صبر کیا اب مجھسے صبر نہین ہو سکتا ہی ملکہ
خواصون سے یہ کہہ رہی تھی اُدھر جب لشکر کو لوٹ سے فراغت ہوئی اور سب مال و اسباب
لٹ چکا اُسوقت رموز نے اُس ابر سیاہ کی طرف اِشارہ کیا جو کہ عنطاقیہ سے اُٹھکر آیا تھا
اور یہ سب ساحر اُس ابر سے نکلے تھے وہ ابر ایک مرتبہ متحرک ہوا اُسمین چمک ہونے لگی اور
صدائے رعد پیدا ہوئی برقین چمک چمک کر گرنے لگین شعلے آتش کے نکلنے لگے وہ ابر
حرکت کر کے طرف قلعے کے چلا یہ گھرا ہوا ابر کو زور دے رہا ہو اور ابر تیزی کے ساتھ چلا
جاتا ہی ملکہ نے جو یہ واقعہ دیکھا خواصون سے کہا کہ لو جشن تو مبارک ہوا اُسنے اسطرف بھی
سحر کیا دیکھو ابر سحر قلعے کو مٹانے آتا ہی اب مجھکو نہ روکو جانے دو ورنہ تم سب بھی غارت
ہو جاؤ گے مثل لشکر کے دستک دی ایک طاؤس شمال کی طرف سے اُڑکر آیا ملکہ نے جب
طاؤس آچکا پھر دستک دی کہ سب نے دیکھا ایک پتلی پیدا ہوئی اُسنے ایک کشتی لاکے
سامنے ملکہ کے رکھی اور کشتی پوش اُسپر سے دور کیا ملکہ نے اسباب سحر تن پر آراستہ کیا اُس
کشتی مین سب اسباب سحر تھا جھولی بادلہ کی دوش پر ڈالی اِشارہ کیا وہ پتلی وہ کشتی لیکر غائب
ہوگئی اب ملکہ طاؤس پر سوار ہوکر طرف میدان کے برائے مقابلہ رموز جادو چلی یہ معلوم ہوتا
تھا کہ پری قاف سے آئی چہرہ سے ملکہ کے وہ نور پیدا تھا کہ تمام راہ روشن تھی فرط غیض سے
چہرہ لال تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا آفتاب پر شفق آگئی ہو مارے غصے کے دونون زلفین مثل

ناگن کے بل کھا رہی تھیں جسطرف ملکہ نے بنگاہ تند و تیز دیکھا اسطرف آگ لگ گئی اسوقت ملکہ وہ سحر دکھا رہی تھی اور ہمہ تن سحر بنی ہوئی تھی اگر سامری بھی مقابلے مین ہو تو اسکو بھی جان بچانا دشوار ہو اس غیظ و غضب کی حالت مین چلی ادھر سے ابر سحر رموز قلعے کو تباہ کرنے آتا تھا مگر جیسے ہی ملکہ قریب ابر پہونچی جھولی مین ہاتھ ڈالا اور ایک بیضہ فولادی نکالا اپنی انگلی مین نشتر دیے اور اسکا خون لیکر اُس بیضے پر ٹیکے دیے اور اُس بیضہ کو کھینچ مارا اور زبان سے اتنا کہا کہ او ابر اپنے مقام پر قایم ہو جا اور اب آگے نہ بڑھنا ورنہ جلا دونگی وہ بیضہ قریب ابر جاکر شق ہوا اور ایک برق کوند کر ابر پر گری اگر رموز زور نہ دیتا ہوتا تو ابر غارت ہو جاتا مگر یہ اثر ہوا کہ ابر اسی مقام پر قایم ہو کر رہگیا اب لاکھ رموز سحر کو زور دیتا ہی ابر اپنے مقام سے حرکت نہین کرتا ہی یہان ملکہ نے یہ قصد کیا کہ دوسرا سحر کرکے اِس ابر کو ہٹا دون پھر رموز سے مقابلہ کرون اور جھولی سے ناریل نکالکر تیار کرنے لگی ادھر جب رموز نے دیکھا کہ مین سحر کو زور دے رہا ہون مگر ابر اپنے مقام سے حرکت نہین کرتا ہی یا تو کس زور مین جا رہا تھا یا ایک مقام پر قایم ہو کر مثل قطب کے رہگیا ہی اسکا کیا سبب ہو کسی ساحر نے روکا ہی پھر خیال ہوا کہ سوا ے میرے اور میرے لشکر کے یہان اور کوئی ساحر نہین ہی اس اقلیم بھر مین بھلا وہ کیا روکینگے یہ خیال دل مین کرکے سوچا کہ دریافت تو کرو شاید کوئی ساحر آگیا ہو یہ سوچکر جھولی پر ہاتھ ڈالا چند اوراق پریشان نکالے اُنمین دیکھا یہ خیال کرکے کہ مجھکو یہ حال بخوبی معلوم ہو جائے کہ میرا ابر سحر کیون نہین اِس مقام سے حرکت کرتا ہی اسکا کیا سبب ہی کسی ساحر نے روکا ہی گر ساحر نے روکا بھی ہی تو وہ کون ساحر ہی اور میرا دشمن کیون ہی اور کدھر سے آیا ہی اُسکا اِس ابر کے روکنے سے مطلب کیا ہی یہ جو خیال کرکے دیکھا اُسمین لکھا پایا کہ او رموز آگاہ ہو کہ اِس ابر کو ملکہ آہو چشم دختر ملکہ غزالہ نے روکا ہی جو کہ ملازم خاص بادشاہ کے تھے اور اب پسر حمزہ پر عاشق ہو کر بادشاہ طلسم سے دونون مان بیٹیان برخلاف ہو گئین ہین عداوت پر کمر کسی ہی اب طلسم کشا بھی آگیا ہی بڑی بڑی خرابیان واقعہ ہوئی ہین بہت سے ساحر مارے گئے ہین پسر حمزہ ملکہ کو لیکر لشکر طلسم کشا سے اس قصد سے نکلا تھا کہ مین بھی فتاحی طلسم کی کوشش کرون راوی بیان کرتا ہی کہ اُسمین یہ سب حال تحریر تھا کہ ملکہ یون قمری بنی وہ قمری اصل نہ تھی ملکہ آہو چشم تھی

یہانتک سب کیفیت تحریر تھی جو کہ ناظرین کی نظر سے گذر چکی ہی یہ بھی تحریر تھا کہ آہو چشم کو علمشاہ
پسر حمزہ نے منع کر دیا تھا کہ ملکہ تم نہ مقابلہ کرنا ورنہ یہ نوبت بھی آتی ابتک کبکا تمھارا خاتمہ ہو جاتا
وہ ساحرہ بہت زبردست ہی لہذا جب تمنے قلعے کے غارت کرنے کا قصد کیا اُسکو غصہ آگیا وہ
طاؤس پہ سوار ہو کر تمھارے مقابلے کو آتی ہی اُسنے اُس ابر سحر کو روکا ہی جلد خبر لے ورنہ
وہ اِس ابر سحر کو جلا دیگی وہ ساحر زبردست ہی تعلیم کی ہوئی ہی بادشاہ طلسم کی یہ جو حال تحریر
پایا رموز کے حواس جاتے رہے اور دل مین کہا کہ واہ کیا خوب مین اس حال سے آگاہ
نہ تھا کہ یہ ذات بابرکات یہان موجود ہین ورنہ مین اِسکی بھی تدبیر کرتا راوی کہتا ہی کہ رموز
اِن دونون کے سحر سے بخوبی آگاہ ہی اور دیکھ چکا ہی اور اکثر جب یہ دربار شنکال مین
گیا ہی تو انکو اُسنے دیکھا ہی اور مرتبہ سے بھی آگاہ ہی کہ برابر تخت بادشاہ کے بیٹھتی ہین کچھ تو
خوف پیدا ہوا مگر پھر دل کو قوی کیا اور کہا کہ وہ ابھی چھوکری ہی دوسرے عورت ہے کیا
مقابلہ کریگی ایک ہی سحر مین اسیر کرلونگا یہ خیال کر کے اُن ورقون کو لپیٹ کر جھولی مین رکھا
سحر کیا کہ دو پر مرکب کے پیدا ہوے مرکب اُڑ کر چلا اور جا کر ابر مین غائب ہو گیا یہان ملکہ
سحر تیار کر رہی تھی ابر کے جلانے کے لیے کہ رموز نے سر نکالکر ملکہ کو آواز دی کہ ای ملکہ
آہو چشم ماشاء اللہ واہ کیا خوب کیا کہنا کیا کہون مجھکو اِسوقت بڑا عجب ہی کہ تم اور میرے
سحر کو روکو میرے تمھارے تو کبھی کی دشمنی بھی نہ تھی تم تو دربار شہنشاہ طلسم مین ہمہ وقت
تشریف فرمارہتے ہو آنکی منھ چڑھی ہوئی ہو اِسوقت ادھر کیونکر آئین اور اس ابر کو کیون
روکا شاید اِس حال سے آگاہ نہ تھی کہ ابر سحر مین نے اہل اسلام کے غارت کرنے کو روانہ
کیا ہی وہ اِس قلعے مین مقیم ہین جو تمنے روک لیا اِس ابر سحر کو جانے دو اور آؤ میرے یہان
دعوت کھاؤ مین تو تمھارا مشتاق تھا زہے قسمت میری اور زہے نصیب میرا کہ تم ایسی
مقرب بارگاہ سلطانی میری مہمان ہو یہ تو فرماؤ کہ مزاج تو اچھا ہی تمھاری والدہ ملکہ غزالہ
تو صحت سے ہین یہ جو تقریر رموز نے کی گو اس امر سے بخوبی واقف تھا کہ یہ مطیع اسلام
ہو چکی ہی اور واق مین دیکھ چکا تھا مگر اِس غرض سے کی کہ ملکہ پر یہ نہ ظاہر ہو کہ یہ اِس حال سے
آگاہ ہی شاید میرے فقرے مین آجائے تو مین اسے غافل پا کر اسیر کرلون ملکہ نے جو

رموزہ کی آواز سنی یہ بھی تو بخوبی رموزہ کو پہچانتی تھی اور واقف ہی کیونکہ یہ اکثر دربار مین گیا ہی
سر اُٹھا کر دیکھا اور کہا کہ او نابکار کیون زیادہ باتین بناتا ہی مین تیرے حال سے بخوبی واقف
اور آگاہ ہون تو مجھکو فقرہ دیتا ہی کیسا دربار اور کیسا مہمان ہو نا تیرے خون کی پیاسی ہون
مین نے ناوانستگی مین تیرے سحر کو نہین روکا ہی بلکہ جان کر روکا ہی اس ابر کو مٹالون تو پھر
تجھکو بھی سزا دون تو کیا چیز ہی اور وہ شنکال کیا مال ہی مین نے سب پر لعنت کی اور مین نے
کنیزی اختیار کی شاہزادۂ علمشاہ کی جسکو تو نے بہ نامردی سحر کر کے اسیر کر لیا کیا کرون مگر
ناچار تھی کہ شاہزادہ نے قسم دیدی تھی ورنہ ابتک کبکا تیرا خاتمہ کر چکی ہوتی تیری بھی یہ لیاقت
تھی کہ تو اُس شہریار کو یون اسیر کر لیتا یا تیری بھی یہ اصل ہی کہ تو مجھسے مقابلہ کرے مین نے
تجھ ایسے بہت سے چھوکرے بنا دیے ہین بس خیریت اسی مین ہی کہ اگر میری اطاعت کر اور
اُس شہریار کو رہا کر ورنہ میرے ہاتھ سے مارا جائیگا مین اُسوقت سے سب معرکہ دیکھ رہی
تھی کہ تو جو ظلم و بدعت کر رہا تھا مگر حکم شاہزادے سے ناچار تھی اب صبر نہ ہو سکا جب تیرے
ظلم و بدعت کی حد باقی نہ رہی مین نے خیال کیا کہ اب چلکر تجھکو سزا دون تو کس بھروسے پر
بھولا ہی بس میری خدمت مین حاضر ہو میری اطاعت کر ورنہ بہت خراب ہوگا رموز نے جو یہ
قہر آلود تقریر سنی اور ایسی بات کا اسطور سے جواب پایا تو برہم ہو کر کہا کہ اب مجھکو معلوم ہوا کہ
تو ان سب کی حمایتی بنکر آئی ہی رہ تو جا تو میرے ہاتھ سے بچکر اب کہان جاتی ہی اب مجھپر ثابت
ہوا کہ تو نے نمک حرامی پر کمر کسی ہی اور بادشاہ طلسم سے تو بھی اور تیری مان بھی منحرف ہو گئی خیر
کیا پرواہ ہی مین تجھ ایسی چھوکریون سے نہین ڈرتا ہون یہ تو فقرہ نہ کر شاہزادے کے کہنے
سے مجبور تھی اس سبب سے تیرے مقابلے کو نہین آئی صاف صاف کیون نہین کہتی ہی
کہ میرے خوف کے مارے نہین آئی اب کچھ چارا نہ ہوا بمجبوری آئی مین تو کہتا ہون کہ مین
تجھسے نہ لڑونگا تو چلی جا مگر اب اس شرط سے دست بردار ہوتا ہون کہ محبت پسر حمزہ کو
ترک کر اور میرے ساتھ عقد کر لے اور اے بی آہو چشم تو نے الفت پسر حمزہ مین کچھ دین
و مذہب کا بھی پاس نہ کیا اور بادشاہ کے دشمنون سے مل گئی کیا تجھکو اس دن کی خبر نہ تھی
اسی مین تیرے لیے بہتری ہی کہ تو میرے ہمراہ عقد کر لے ورنہ بہت پچھتائیگی تو نے دیکھا ہوگا

کہ مین نے کیونکر ان سب کو اسیر کیا ہی اُسی طور سے تجھکو بھی اسیر کرونگا ملکہ نے جواب دیا کہ کیون تیری شامت آئی ہی کیا بیہودہ بکتا ہی اگر اپنی زندگی چاہتا ہی تو میری اطاعت کر اگر ایکی مرتبہ عقد کا نام لیگا زبان سے تو یاد رکھ کہ گدّی سے زبان کھینچ لونگی تو کیا چیز ہی یہ جو تو نے کہا کہ تو نے دیکھا کہ مین نے اُن سب کو کیونکر اسیر کیا وہ سب غیر ساحر تھے تو نے اسیر کر لیا مجھکو تو کیا اسیر کریگا رہجا اِس ابر کو ہٹاتی ہون تو تجھکو سزا دیتی ہون رموز نے کہا کہ تو کیا چیز ہی اگر تجھکو دعویٰ ہی کہ مین ساحرہ ہون تو پہلے مجھ سے مقابلہ کرنے پھر اِس ابر کو ہٹانا اگر تو ساحرہ نہین ہی صرف برائے نام کی ساحرہ ہی تو تو پھر کیا مقابلہ کریگی ابر کے اس پار آ اور مجھ سے مقابلہ کر ورنہ واپس جا یہ جو رموز نے کہا ملکہ نے جواب دیا کہ رہجا مین آتی ہون تجھکو قتل یا اسیر کر کے اِس ابر کو ہٹاؤنگی یہ کہکر اشارہ جو کیا طاؤس اُڑا اور اِسقدر بلند ہوا کہ ابر سے اونچا ہو گیا ملکہ نے اِشارہ کیا کہ طاؤس اُس ابر کو پھاند کر اِس پار آیا کہ جہان رموز سے اور سب سے مقابلہ ہوا تھا ملکہ نے دیکھا کہ لشکر عنطاق کھڑا ہوا ہی لشکر مین خوشیان ہو رہی ہین اُدھر عنطاق و اہل لشکر نے دیکھا کہ برق چمکی سب کی آنکھین جھپک گئین اب جو غور کر کے سب نے دیکھا تو ایک نازنین کو طاؤس پر سوار اسباب سحر سے آراستہ پایا عنطاق نے پہچانا کہ یہ تو مصاحب خاص بادشاہ طلسم کی ملکہ آہو چشم دختر ملکہ غزالہ ہی یہ اسوقت یہان کیونکر طلسم سے آئی کیونکہ یہ بھی تو اکثر طلسم مین اور رخشِ ولادت خداوند عجائب مین جایا کرتا ہی اِس سبب سے سب باشندگان طلسم سے واقف و آگاہ ہی سرداروں نے کہا کہ مجھکو اسوقت بڑا عجب ہی کہ یہ مصاحب خاص شاہ طلسم اسوقت یہان کیون آئی ہی اِسکو تو حکم طلسم سے باہر آنیکا نہین ہی اِسکا کیا سبب ہی سرداروں نے جواب دیا کہ کسی ضرورت سے آئی ہوگی اُدھر ملکہ نے ابر کے اِسپار آ کر صدا دی کہ او رموز جادو تو کہان ہی آ میرے مقابلہ کو کیون پوشیدہ ہو گیا ہی اگر نہ آئیگا تو مین تیرے لشکر اور عنطاق کے لشکر کو غارت کر دونگی یہ ملکہ کا کہنا تھا کہ رموز ابر سے نکلا اور کہا کہ او چھوکری تو اِسقدر کیون بلبلاتی ہی مین تیرے مقابلے کو آیا اور یہ کہکر سامنے ملکہ کے آیا عنطاق نے جو یہ معرکہ دیکھا کہ آہو چشم مصاحب بادشاہ طلسم اور میرے بھائی سے مقابلہ ہونے کو ہی پکار کر کہا کہ ای بھائی رموز کیا تم اِس نازنین سے آگاہ نہین ہو یہ تو مصاحب خاص بادشاہ طلسم زعفران زار ہی اِس سے نہ لڑو

ورنہ بادشاہ ناراض ہونگے یہ کیا غضب کرتے ہو ہمکو تو اسکی عزت و آبرو کرنا چاہیے نہ کہ مقابلہ رموز نے پکار کر کہا کہ یہ گیسو بریدہ ننگ خاندان پسر حمزہ پر عاشق ہو کر مع اپنی ماں غزالہ کے بادشاہ سے منحرف ہو گئی ہی اور نمک حرامی پر کمر باندھی ہی بادشاہ طلسم سے اور اہل اسلام سے بڑے بڑے معرکے پڑے ہین یہ پسر حمزہ کو لیکر بھاگی ہی وہ قمری یہی تھی سحر سے اِسنے اپنے کو قمری بنایا تھا تاکہ کوئی میرے حال سے آگاہ نہ ہو بڑا اِسنے غضب کیا اب جو مین نے اِسکے یار کو اسیر کر لیا تو مجھسے لڑنے ائی ہی آپ ملاحظہ فرمائیے کہ مین اِسکو بھی اسیر کیے لیتا ہون یہ جو عنطاق نے سُنا سرداروں سے کہا کہ لو بڑا غضب ہوا کہ مسلمان طلسم پر بھی آ گئے اور بادشاہ کے مصاحب جو کہ ہاتھ پاؤن تھے وہ منحرف ہو گئے اور اہل اسلام کے شریک ہو گئے یہ وہ نازنین ہی کہ جسکو بادشاہ بہت چاہتے تھے اور کسی وقت اپنے سے جدا نہ کرتے تھے اُنکا قصد تھا کہ یہ جوان ہو لے اور اِس قابل ہو لے تو مین اِسکو اپنے تصرف مین لاؤن لو یہ بھی اُنسے جدا ہو گئی بادشاہ کو بڑا قلق ہوگا یہ سرداروں سے کہکر رموز سے پُکار کر کہا کہ بھائی اِسکو قتل نہ کرنا بلکہ زندہ اسیر کر لینا کیونکہ ہم اِسکو اسیر کر کے بادشاہ طلسم کی خدمت مین روانہ کر دینگے وہ ہمسے بہت خوش ہونگے کیونکہ یہ اُنکو بہت عزیز ہی رموز نے کہا کہ بہت خوب یہ کہکر ملکہ سے کہا کہ اب بھی کچھ نہین گیا ہی میرے کہنے پر عمل کر ملکہ نے جواب دیا کہ تو سحر کر زیادہ باتین نہ بنا تو کیا گیدی ہی اور تیرا بھائی کیا خر بے دُم ہی اور وہ شنکال کیا اُتو ہی یہ سُنتا تھا کہ رموز کو غصہ آ گیا ملکہ پر سحر کیا ملکہ نے اِشارہ کر کے اُس سحر کو رد کیا ملکہ نے سحر کیا رموز نے رد کیا تھوڑی دیر تک یہی معمولی سحر ہوا کیے عنطاق و اہل لشکر دیکھ رہے ہین اور سردار عنطاق سے کہتے ہین کہ ملکہ بھی خوب سحر سے آگاہ ہی عنطاق جواب دیتا ہی کہ بادشاہ طلسم کی بتائی ہوئی ہی کیون نہ ہو یہان یہ حال ہی کہ ملکہ و رموز کے سحر سے تمام صحرا کے درخت جل رہے ہین زمین سے شعلے نکل رہے ہین آسمان سے آگ برس رہی ہی بجائے پانی کے جب ملکہ نے سحر کیا شعلہ بھڑکا تمام صحرا مین آگ لگ گئی رموز نے سحر کر کے اُس آگ کو برطرف کیا رموز نے سحر کیا کہ پانی برسنے لگا ملکہ نے دفع کیا ملکہ نے شیر پیدا کیا رموز نے گینڈہ پیدا کیا دونون باہم لڑکر ہلاک ہو گئے رموز نے اژدر سحر پیدا کیا ملکہ نے برق چمکا کر اُسکو ہلاک کیا ملکہ نے

برق چمکائی اور سرپر رموز کے گرائی رموز نے سپر سحر پر دفع کی رموز نے ملکہ پر گولہ مارا ملکہ
مسکرائی وہ گولہ سرد ہوکر گر پڑا اسی طور سے بڑے عرصے تک سحر ہوا کیے سب دیکھ رہے ہین کہ
برابر سے سحر ہو رہے ہین جب رموز نے دیکھا کہ ملکہ کسی طور سے زیر نہین ہوتی ہو ایکم تبہ
جھولی پر ہاتھ ڈالا اور پکارا کہ او آہو چشم خبردار ہو جا اور اِس میرے سحر سے بچ تو مین جانون
تو بڑی ساحرہ ہی یہ مین سحر اپنے کمال کا کرتا ہون یہ کہکر جھولی سے ایک ترنج نکالا اُس ترنج پر
تمام سیندور کے ٹیکے دیے ہوے تھے سوزن اُسمین لگی ہوئی تھین اسنے کیا کیا کہ اپنی
ران مین نشتر دیا اور خون لیکر اُس خون سے ترنج کو رنگین کیا اور ملکہ پر ہان کہکر مارا
وہ ترنج قہقہہ مارتا ہوا چلا ملکہ نے جو اُسکو اپنی طرف آتے ہوے دیکھا مسکرا دیا ایک برق
چمک کر اُس ترنج پر گری کہ وہ ترنج بیچ سے دو ہو گیا اُسمین سے ایک برق پیدا ہوئی وہ چمک
کر بالاے آسمان گئی اور کڑک کر طرف ملکہ کے چلی ملکہ نے سپر سحر کو سر کی پناہ کیا جیسے برق سپر
پر آئی ایک پنجہ پیدا ہوا سپر سے اُسنے برق کو پکڑ لیا اب ملکہ نے سپر کو ہٹایا تو وہ برق ملکہ کے
ہاتھ مین تھی ملکہ نے اُسپر کچھ اسم سحر پڑھکر دم کیا کہ وہ برق نہ تھی ایک چھوٹی سی کارد تھی ملکہ نے
وہ سامنے رموز کے پھینکدی اور کہا اِسی سحر پر تجھکو ناز تھا لے اب تو میرے سحر سے بچ یہ کہکر
اور جھولی سے ایک تنکا نکالا اُسپر کچھ پڑھکر دم کیا وہ تنکا خود بخود اڑ کر بالاے آسمان گیا
کچھ عرصہ نہ گذرا تھا کہ سب نے دیکھا کہ برق چمکی اور ایک پتلی سنہری آسمان پر سے اُتری
اُسکے ہاتھ مین وہی تنکا ایک کمان مین جڑا ہوا تھا آتے ہی اُس پتلی نے وہ تنکا رموز پر مارا
یا تو وہ تنکا تھا یا کمان سے رہا ہوکر جو رموز کی طرف چلا سب نے دیکھا کہ پیکان سہ پہلو
ہی اُدھر رموز نے دیکھا کہ اگر یہ ناوک میرے سینے پر پڑا تو پشت کو توڑ کر پار گذر جائیگا
سوائے اسکے کہ اِسکو جانے دون کوئی اور صورت مفر کی نہین ہی فوراً مرکب پر سے کود کر
غرق زمین ہو گیا وہ تیر خالی گیا اُدھر رموز پہلو مین اُس سنہری پتلی کے نکلا فوراً باہر آتیکے
ساتھی منھ سے اُن کی جنبتک ملکہ اور وہ پتلی خبردار ہو کہ ایک شعلہ رموز کے منھ سے نکلا وہ
پتلی پر پڑا کہ وہ پتلی مثل ہیزم خشک کے جلنے لگی ایک سنٹ مین جلکر خاک سیاہ ہو گئی رموز
پتلی کو جلا کر پھر مرکب پر سوار ہوا اور ملکہ سے کہا کہ تو نے دیکھا کیونکر مین نے اپنے کو تیر سے

سحر سے بچا یا واقعی تو نے بڑے غضب کا سحر کیا تھا یہ کہکر ایک گولہ فولادی ملکہ کے اوپر مارا وہ
گولہ ملکہ کے سینے پر آکر پڑا اگر کوئی دوسرا ساحر ملکہ کے مقام پر ہوتا اُس گولہ کی ضرب سے
ہلاک ہوجاتا ملکہ ایسی ہی زبردست ساحرہ تھی جو بچ گئی جیسے گولہ ملکہ کے سینے پر پڑا ملکہ نے
اُس گولے کو ہاتھ مین تھام لیا اور کہا کہ وہ گولا اُلٹا پلٹ کر طرف رموز کے چلا رموز نے
سحر کیا کہ گولہ درمیان سے شق ہوا اور ایک برق چمک کر ملکہ کے سر پر گری کہ سر ملکہ کا مجروح
ہوا پس ملکہ کو غصہ آیا ہاتھ کا کڑا اُتار کر جو رموز پر مارا جبتک رموز بچے سر و شانہ زخمی ہوا
اُدھر ملکہ نے دوسرا سحر کیا گلے کا طوق اُتارکر اور اسم سحر پڑھکر اب جو مارا وہ طوق برق
جہندہ بنکر طرف رموز کے چلا رموز نے دیکھا کہ اس ضرب سے بھی مفر مشکل ہے اور یہ تیرے
ہاتھ سے چوٹ نہ کھائیگی جبتک مکر نہ کیا جائیگا فوراً مرکب پر سے کود کر غرق زمین ہوگیا وہ
برق تڑپ کر مرکب پر گری مرکب جلنے لگا اُدھر رموز زمین سے پہلوے ملکہ مین نکلا آواز
دی کہ اے آہو چشم تو کیسی ساحرہ ہے اور تو کیسی بہادرہ ہے کہ ایک سے دو ملکر لڑتے ہین دیکھ
تیری مان بھی تو سحر کر رہی ہے اب مجھکو معلوم ہوا کہ تیرے مغلوب نہونیکا یہ سبب ہی یہ جو رموز نے
کہا ملکہ نے خیال کیا کہ مادر مہربان تو لشکر طلسم کشا مین تھین یہان کیونکر آگئین پھر خیال آیا
دل مین شاید میری تلاش مین نکلی ہون منع کر دون کہ تم سحر نہ کرو مین ہی اِس نابکار کو کافی
ہون یہ خیال کر کے دل مین پلٹی کہ منع کرون اُدھر رموز نے جو موقع پایا اِسنے فوراً
جھولی سے ڈبیہ خاک جمشیدی کی نکالی اور ملکہ پر کھینچ ماری خاک کا ملکہ پر پڑنا تھا کہ ملکہ کو
غش آنے لگا کیونکہ اُس خاک کی خاصیت یہی تھی کہ جب یہ خاک ساحر پر پڑی ساحر کو غش
غش آگیا جب ملکہ کو غش آنے لگا ملکہ نے صرف اِسقدر تو کہا کہ او مکار تو نے میرے
ساتھ بھی مکر کیا جب دیکھا کہ مین یون نہ غالب ہونگا تو میرے اوپر خاک قبر جمشیدی ماری
خیر ناچار ہون میری تقدیر مین بھی گرفتار رہونا بدا تھا یہ کہا اور غش کھا کر طاؤس پر سے
گرنے لگی رموز نے ملکہ کو بیچ مین روکا اور سحر کیا کہ ایک برق چمک کر طاؤس پر گری
طاؤس جلنے لگا اُدھر رموز نے ملکہ کو زمین پر رکھکر اسکی زبان مین سوزن دی اور
قید سحر مین اسیر کیا اسکے بعد اُس ابر کی طرف اِشارہ کیا چونکہ ملکہ تو اسیر ہو چکی تھی اسکا

سحر کمزور ہو چکا تھا اُسنے جو سحر کیا وہ ابر سحر ایک مرتبہ کڑک کر قلعے پر آیا پانی برسنے لگا وہ ہی حالت اہل قلعہ کی ہوئی کہ سب پتھر کے ہو کر رہگئے مع جانور وغیرہ کے اسنے اشارہ کیا کہ وہ ابر کڑک کر قلعے پر گرا اور قلعے کو مثل سرپوش کے ڈھانک لیا جب رموز لشکر و قلعہ کو تباہ کر چکا اور ملکہ کو بھی اسیر کر لیا اب ملکہ کو لیکر میدان سے واپس چلا پاس عنطاق کے عنطاق بہت خوش ہوا رموز کو گلے سے لگا لیا کہا کہ بھائی تمنے آج وہ کام کیا کہ میرا ہی دل خوب مزے اٹھاتا ہے خوب دشمنوں کو پست کیا رموز نے کہا کہ اِس ساحرہ کے مقابلے میں بڑی پریشانی ہوئی کسی تدبیر سے چوٹ کھاتی ہی نہ تھی مگر پھر عورت تھی آخر کو مین نے زیر کیا آپ تشریف لے چلیے فرودگاہ پر عنطاق نے کہا کہ تمنے جس جسکو اسیر کیا وہ سب زندہ ہین یا قتل کر ڈالا رموز نے کہا کہ سب اسیر ہین یہ سُنکے عنطاق رموز پر سے زر سرخ و سفید نثار کرتا ہوا مع کل لشکر کے اور لشکر رموز کے خوشیاں کرتا ہوا فرودگاہ پر آیا لشکر نے کمر کھولی ایک طرف لشکر رموز کا اُترا سب اپنے اپنے مقام پر آکر آسودہ ہوے رموز نے آہو چشم کو اپنے لشکر مین قید کیا چونکہ دن بھر کا تھکا ہوا تھا اپنے خیمے مین جا کر آرام پذیر ہوا اُسدن عنطاق نے بھی دربار نہ کیا وہ بھی خیمۂ خاص مین چلا گیا سب سردار اپنی جگہ پر آکر آرام پذیر ہوے وہ رات اِن سب نے براحت و آرام بسر کی صبح کو عنطاق نے دربار کیا سب سردار و پادشاہ حاضر دربار ہوے رموز بھی آیا اپنے مقام پر بیٹھا ہر ایک تعریف کرنے لگا اب رائے ہونے لگی کہ کیا کیا جائے رموز و دیگر سرداروں و بادشاہوں کی رائے ہوئی کہ پہلے ان خدا پرستوں و مضراب و آہو چشم کو طلب کر کے نصیحت کرو اگر یہ سب تمھاری اطاعت کرین تو خیر ورنہ اِن سب کو قید رکھو اور ایک نامہ بنام بادشاہ طلسم تحریر کرو کہ ایک لڑکا حمزہ کا علمشاہ نام ہماری سرحد مین آیا تھا اُسکے ہمراہ آپ کی مصاحب خاص یعنی ملکہ آہو چشم بھی تھی مین نے پہلے اُن دونوں کو بہت سمجھایا جب اُنھوں نے نہ مانا تو مقابلہ ہوا میرے کئی عزیز اُسکے شریک ہو گئے میرے بھائی رموز جادو نے لڑکر اُن سب کو اسیر کر لیا ہے وہ میرے پاس قید ہین اُنکے بارے مین آپ کا کیا حکم ہوتا ہے آیا ملک سب اسیروں کو

آپ کی خدمت مین روانہ کردون یا اسی مقام پر قتل کرون جیسا حکم ہو اُسکو بجا لاؤن پس اگر وہ
طلب کرین تو پسر حمزہ و آہو چشم کو تو اُنکے پاس روانہ فرمائیے اور مضراب وغیرہ کو یہان رہنے
دیجیے جب یہ لوگ وہان جاکر قتل ہو جائینگے اور اِن سب کو معلوم ہوگا تو یہ پھر آپ کی اطاعت کرینگے
کیونکہ اِن سب کو زیادہ تر بھروسہ حمزہ کا ہی عنطاق نے کہا کہ یہ رائے آپ سب لوگون کی
بہت صائب و عمدہ ہی رموز سے کہا کہ بھائی اُن سب قیدیون کو طلب کرو مع آہو چشم کے
رموز نے کہا کہ اچھا اور دستک دی کہ وہی زنگی پیدا ہوا اُس سے کہا کہ اُن سب قیدیون
کو لے آؤ وہ چلا گیا اور ایک سردار سے کہا کہ تم آہو چشم کو لشکر سے لے آؤ وہ سردار لشکر
مین آیا ملکہ کو لیکر بارگاہ مین آیا اِدھر وہ زنگی بھی اُس مقام پر آیا کہ جہان سب کو قید کیا تھا یہ
راوی بیان کرتا ہی کہ رموز نے ایک ساحر کو ایک مقام پر اُسی صحرا مین مقرر کیا تھا اور کہدیا
تھا کہ یہ زنگی جسکو پکڑ لائے تم اسیر سحر کرکے اور قید سحر مین مبتلا کرکے اپنے پاس رکھنا اور
جب ہم طلب کرین ہمارے پاس لیکر آنا چنانچہ ایسا ہی اُس ساحر نے کیا کہ جسکو یہ زنگی پکڑ کر
لے گیا اُس ساحر نے اُسے اسیر سحر کیا اور قید سحر مین اسیر کرکے ایک مقام پر قید کر دیا یہ زنگی سحر رموز
کا ہی اِسکا اسیر ہی جب رموز نے اُسکو حکم دیا کہ اُن سب کو حاضر کرو اُسنے اُس ساحر سے جاکے
کہدیا وہ ساحر اُن سب کو تخت سحر پر ڈالکر وہان سے چلا اور ایک دم مین بارگاہ مین آکر
پہونچا سب کو سامنے رموز کے حاضر کیا سب بسبب سحر کے بیہوش پڑے تھے عنطاق نے
کہا کہ ان سب کو ہوشیار کرو رموز نے جواب دیا کہ آہنگرون کو طلب کرو وہ انکو قید مین
مبتلا کرین تو انپر سے سحر اُتارا جائے عنطاق نے آہنگرون کو بلایا آہنگرون نے حاضر
ہوکر مع علمشاہ و تجیر دیوانہ و اخفان و مضراب کے سب کو قید سخت و گران مین مطوق
و مقید کیا اب رموز نے اُس ساحر سے کہا کہ اپنا سحر اُتار لو اُسنے سحر اُتارا سب کو ہوش آیا
علمشاہ وغیرہ کو جو ہوش آیا دیکھا کہ ہم سب بارگاہ مین عنطاق کی مسلسل و مطوق بیٹھے ہوے
ہین اور عنطاق بکبر و نخوت تخت پر بیٹھا ہوا ہی برابر اُسکے اُسکا بھائی رموز جادو ہی اور دیگر
سردار کرسیون پر بیٹھے ہوے ہین علمشاہ نے ملکہ آہو چشم کو بھی اسیر دیکھا دل مین خیال کیا
کہ معلوم ہوتا ہی میرے اسیر ہونے کے بعد ملکہ نے اور اُن سب نے رموز سے مقابلہ کیا یہ بھی

اسیر ہوے علمشاہ نے بہت دل مین افسوس کیا ملکہ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ اے ملکہ تمنے میرا کہنا نہ سنا اور اپنے کو اس بلا مین مبتلا کیا خیر جو مقدر مین تھا وہ ہوا ملکہ نے جواب دیا کہ اے شہریار مجھسے اس نابکار رموز کی بدعت نہ دیکھی گئی اور نہ صبر ہو سکا مین نے مقابلہ کیا اسنے خاک قبر جمشیدی مار کر گرفتار کر لیا ورنہ اسکی بھی یہ طاقت نتھی کہ یہ مجھکو گرفتار کر سکتا اے شہریار یہ سب آپکے اسیر ہونے کے بعد اس سے لڑے اور سب اسیر ہوگئے ملکہ نے سب کی حالت بیان کی اور جو اپنے لشکر کا حال کیا تھا وہ بیان کیا علمشاہ نے فرمایا کہ جو مرضی خدا اور مضراب کی طرف دیکھکر کہا کہ تمنے کیون اپنے کو مبتلا کیا تمھارے میرے تو اقرار تھا کہ جب عنطاق سے فیصلہ ہوجائیگا جب مین آپ کی شراکت کردنگا جبکہ مین اسیر ہوگیا تو پھر کیا ضرورت تھی کہ تمنے میری کمک کی اور اپنے کو اس بلا مین مبتلا کیا مضراب نے جواب دیا کہ اے شہریار مین مرد ہون نامرد نہین ہون گو میرے آپ کے اقرار تھا مگر جب مین نے دیکھا کہ اس نامرد نے آپ کو اور آپ کے سرداران کو سحر کرکے اسیر کیا اور اب لشکر کو غارت کرنا چاہتا ہی مین اسسے زیر ہوچکا تھا آپ کا ایک ادنی غلام تھا مجھسے بدعت اس نامرد کی نہ دیکھی گئی مین نے مقابلہ کیا جبکہ آپ اسیر ہوچکے تھے تو میرا رہا رہنا بیکار تھا مین بھی اسیر ہوا اب جو آپ کی حالت ہی وہ ہی میری حالت ہی جو آپکے اوپر گذریگا وہ میرے اوپر بھی گذریگا ملازم وہ دوست وہی ہی جو وقت بد مین کام آئے اب صرف میری یہ آرزو ہی کہ مجھکو کلمۂ طیبہ تعلیم فرمائیے تاکہ مین اسکو پڑھکر مسلمان ہون اور اس دنیا سے جو جاؤن تو مسلمان جاؤن کافر نہ قتل کیا جاؤن علمشاہ نے اسی حالت قید مین کلمۂ طیبہ زبان پر جاری کیا مضراب اسیوقت کلمہ پڑھکر مع ان سرداروں کے جو کہ قید ہوے تھے اور یہان موجود تھے مسلمان ہوا از سر صدق اور اسی حالت قید مین مجکو ہزارون لاکھون گالیان اور عنطاق و رموز و خداوند عجائب وغیرہ کو دین اور ان سب پر لعنت کی یہ واقعہ دیکھکر رموز و عنطاق کو نہایت غصہ آیا مگر سکوت کیا عنطاق نے علمشاہ سے کہا کہ اے پسر حمزہ تو اسوقت اپنے کو کس حالت مین پاتا ہی علمشاہ نے فرمایا کہ مین اپنے کو اسوقت اس حالت مین پاتا ہون کہ جیسے شیر غران کو کوٹھری مین بند کرو اور اس پر بدعت کیجائے وہ میری حالت ہی یہ کہکر فرمایا کہ شکر ہی خدا ے برتر کا کہ جس نے

مجھکو اس قید مین مبتلا کرایا اسکا شکر یہ ہر حال مین کرنا چاہیے مگر مین نے آجتک تجھسا نامرد و مکار کسی کو نہین دیکھا تو نہایت نامرد و مکار ہی عنطاق نے کہا کہ او پسر حمزہ تو بڑا بدزبان ہی سچ کہا ہی کسی نے کہ رسی جلجاتی ہی اسکا بل نہین جلتا ہی خیر اِس تقریر سے تو کچھ حاصل نہین ہی اب یہ بتاؤ کہ میری اطاعت اور دین اسلام کے ترک کرنے مین کیا کہتا ہی اگر تو دین اسلام ترک کر کے عجائب پرستی قبول کرے تو مین ابھی تجھکو رہا کردون اور اپنے لشکر کا سپہ سالار کرون علمشاہ نے فرمایا کہ لاکھ لاکھ لعنت ہی تجھپر اور تیرے خداوند پر مین نہ تیری اطاعت کرونگا نہ دین اسلام ترک کرونگا تو بیکار مجھکو قتل کرنے سے ڈراتا ہی جو تیرا جی چاہے وہ حکم دے عنطاق نے یہ کلمہ علمشاہ کا سنکے مثل مار سر و دم بریدہ کے تاؤ پیچ کھایا علمشاہ کی طرف سے منھ پھیر کر کہا کہ معلوم ہوا کہ تیری قضا آئی ہی مین کیا کرون کہ مجبور ہون تو میرے کہنے پر عمل ہی نہین کرتا ہی علمشاہ سے یہ کہکر اب اُن سب کی طرف یعنی تیجز دیوانہ و مضراب و اخفان و آہو چشم وان سب کے سردارون کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ تم سب دین اسلام ترک کرنے اور میری اطاعت قبول کرنے کی بابت کیا کہتے ہو ہر ایک نے یہی جواب دیا کہ جو تیرا جی چاہے وہ کر جبکہ ہمارا آقا و سردار تیری اطاعت قبول نہین کرتا ہی تو ہم پھر کیون قبول کرنے لگے اور یہ بتا کہ جب کافر سے کوئی مسلمان ہو تو پھر وہ کافر کیونکر ہو سکتا ہی بس ہم کیونکر دین اسلام ترک کرین جو تیرا جی چاہے وہ کر یہ کہکر ہزارون گالیان دین اب عنطاق کو اور زیادہ غصہ آیا آہو چشم سے کہا کہ ای آہو چشم تو اپنی جوانی پر رحم کھا اور میرے کہنے پر عمل کر مین تجھکو رہا کیے دیتا ہون تو طرف طلسم کے چلی جا آہو چشم نے کہا کہ کیا بکتا ہی جب عنطاق کو معلوم ہوا کہ انمین سے کوئی بھی میری اطاعت نہ کریگا نہ دین اسلام ترک کریگا داروغہ زندان کو طلب کر کے حکم دیا کہ اِن سب قیدیون کو لیجا کر شہر مین قید کرو اور ہر قسم کی تکلیف دینا مین بھی آتا ہون وہان آکر ان کے بارے مین حکم دونگا پس داروغہ زندان اُن سب قیدیون کو جو کہ قریب تین ساڑھے تین سو کے تھے بیرون بارگاہ لایا ارابون پر ڈالکر اور ایک سردار بحکم عنطاق مع پچاس ہزار سپاہ کے داروغہ و قیدیون کے ہمراہ ہوا داروغہ زندان لیکر طرف شہر کے روانہ ہوا بعد روانہ کرنے قیدیون کے عنطاق نے دبیر کو طلب کر کے

۴۲

پہلے بہت بڑا القاب و آداب تحریر کراکے ایک نامہ اس مضمون کا جوکہ سابق مین عرض
کرچکا ہون بنام سشنکال بادشاہ طلسم زعفران زار تحریر کرایا اور ایک ساحر کو رموز
نے دیگر روانہ کیا جب عنطاق نامہ روانہ کرچکا اُسنے اُسوقت لشکر کو حکم دیا کہ طرف شہر کے
کوچ کرے وہ ساحر نامہ لیکر طرف طلسم کے راہی ہوے اور بعد تھوڑی دیر کے سب
اسباب وغیرہ بار ہو گیا عنطاق مع اُن سب بادشاہون کے طرف شہر کے چلا جوکہ کمک
کو آئے تھے راوی بیان کرتا ہی کہ پہلے داروغہ قیدیون کو لیکر داخل شہر ہوا تمام شہر مین
غلغلہ ہوا کہ جس معرکے پر بادشاہ تشریف لے گیا تھا اُن سب لوگون پر بادشاہ نے ظفر
پائی اور سب کو اسیر کیا اُن قیدیون کو داروغۂ زندان لیکر شہر مین آتا ہی بحکم بادشاہ قید کرنے
کو یہ جو خبر مشہور ہوئی ہر ایک بر سر راہ آکر کھڑا ہوا برائے تماشا سب نے دیکھا کہ آگے آگے
ہزارون سوار آئے اُنکے بعد دیکھا کہ ارابون پر قیدی بیٹھے ہوے اُنکے گرد سوار برہنہ
تلوارین لیے ہوے چلے آتے ہین اول اعرابہ علمشاہ کا تھا سب نے دیکھکر کہا کہ یہی
پسر حمزہ ہی اسی کو بادشاہ کا بھانجہ دیوانہ رہا کر لے گیا تھا اُسکے بعد ارابہ مضراب کا تھا اُسکے
بعد ارابہ دیوانے کا اُسکے بعد اخفان کا اِن سب کے بعد اور سردارون کے ارابہ
تھے اب سب نے ان سب کو پہچانا اور باہم کہنے لگے کہ یہ کیا ماجرا ہی کہ سوائے پسر حمزہ کے
جسقدر قیدی ہین سب بادشاہ کے عزیز و ملازم ہین کیا یہ لوگ سب پسر حمزہ کے شریک
ہوگئے تھے اہل لشکر سے جو اس معرکہ کو دریافت کیا اُن سب نے سب حال اہل شہر سے
بیان کیا یہانتک کہ داروغہ نے اِن سب کو لاکر زندان مین قید کیا یہ سب مع آہو چشم کے
ایک مقام پر قید ہوے اب اُنکو تو قید مین رکھا جاتا ہی دیکھیے کب رہا ہون اُدھر عنطاق
مع لشکر کے راہ طی کرکے اور اُن بادشاہون کو جوکہ کمک کو آئے تھے داخل شہر ہوا سب
لشکر چھاؤنی مین اُترے اپنے اپنے عزیزون سے ملے عنطاق نے دربار کیا سب حاضر
دربار ہوے عنطاق نے حکم دیا کہ سامان جشن مہیا کیا جائے ہم اس فتح کی خوشی کا جشن کرینگے
جبتک ہمارے نامے کا جواب بھی آجائیگا جیسا حکم ہوگا اُسپر عمل کرینگے منادی نے ندا کردی
کہ تمام اہل شہر اس فتح کی خوشی کرین اُسیوقت شہر مین منادی کردی گئی ہر ایک مقام پر سامان

جشن خوشی ہونے لگا یہان بھی بادشاہ کی بھی سرکار مین سامان ہونے لگا یہانتک جب سب
سامان درست ہوگیا محفل آراستہ ہوئی جشن عشرت برپا ہوا راوی نامہ بر کو طرف طلسم کے
روانہ رکھتا ہو اور علمشاہ وغیرہ کو قید مین مبتلا رکھتا ہو اور عنطاق کج کلاہ کو مصروف جشن
خوشی و انتظار جواب نامے مین مصروف رکھتا ہو اور اب کچھ حال طلسم زعفران زار و خواجہ عمرو کا
تحریر کرتا ہو وحال سمک یلداقی کا کہ جبکہ علمشاہ وغیرہ اسیر ہوئے اور سمک نے دیکھا
کہ اب لشکر پر تباہی آتی ہو یہ اپنی صورت تبدیل کر کے لشکر عنطاق کج کلاہ مین اس خیال
سے آیا کہ اگر بن پڑے تو کوئی تدبیر رہائی شاہزادے وغیرہ کی کرون مگر جب رموز جادو
سبکو یعنی ملکہ وغیرہ کو اسیر کر کے مع عنطاق و لشکر کے ہمراہ عنطاق کے فرودگاہ پر آیا
اور اسدن عنطاق نے دربار نہ کیا سب اپنے اپنے مقام پر جا کر قیام پذیر ہوے
سمک نے شب بھر بڑی کوشش کی کہ کسی تدبیر سے قید خانے کا پتہ چلجائے تا کہ مین
عیاری کر کے رہا کرلون مگر کچھ پتہ نہ چلا اسی فکر مین صبح ہوگئی یہ پھر دربار مین آیا اِسکے روبرو
وہ صلاح و راے باہم ہوئی اُسکے بعد قیدی طلب کیے گئے تھے اِسکے سامنے سب تقریر
ہوئی اور اسیرون کو داروغہ لیکر روانہ ہوا تھا یہ بھی ہمراہ چلا تھا اِس خیال سے کہ راہ مین
عیاری کرون پھر خیال آیا کہ عنطاق کے دربار مین چلو وہان دیکھو اب کیا راے ہوتی
ہی یہ پھر دربار مین آیا تھا اِسکے روبرو نامہ لکھا گیا اور ساحر نامہ لیکر چلا اب اسنے خیال کیا
تھا کہ اِس نامہ بر پر عیاری کر دا اِسکو اسیر کر کے اور خود اپنی طرف سے جواب نامہ لکھکر خود
نامہ بر بنکر عنطاق کے پاس آؤ اور عیاری کر کے اِن سب کو رہا کرلو یہ خیال دل مین
کر کے یہ بھی ساتھ نامہ بر کے بیرون بارگاہ آیا تھا نامہ بر تو اُڑ کر چلا یہ اُسکے سایہ کے
نشان پر چلا جاتا تھا اِس خیال سے کہ یہ کسی مقام پر اُتریگا اُسی مقام پر عیاری کرنا بس راوی
اِسکو بھی روانہ رکھتا ہی عیاری مین اب اِن سب کا حال تحریر ہوگا انشاء اللہ تعالے

اب دو کلمہ داستان خواجۂ خواجگان سر بریدۂ جادوگران ریش تراشندۂ کافران بیک طرار
خنجر گذار عیار تیز رفتار یعنی خواجہ عمر نامدار کے حوالۂ قلم تیز رقم ہوتے ہین ناظرین ملاحظہ فرمائین دیگر حالات داستان

بہار آئے الٰہی چمن پری ہو جائے — یہ زرد زرد دہر یک شاخ ہری ہری ہو جائے
کبوتر اڑ کے جو جائے وہاں پری ہو جائے — جواب نامہ جو لائے پیمبری ہو جائے
خدا کے دین کا موسیٰ سے پوچھیے احوال — کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری ہو جائے
وہ سخت جان ہوں ہو گر گری تبری و ترک — چٹا سکے سنگ ذرا بار ہو ودری ہو جائے

عیاران مضامین و سرہنگان معنی اس داستان جلالت طراز کو یون تحریر کرتے ہین کہ ناظرین کو یاد ہوگا کہ جناب منشی احمد حسین صاحب قمر نے یہانتک بیان کیا ہی کہ خواجہ عمر بن امیہ ضمری نامدار بحکم صاحبقران عالی وقار اُس پہاڑ پر آئے کہ جہان اسلم بچہ شیطان خدائی کرتا تھا اور اسلم کو بہ مکر و عیاری اسیر کرکے داخل زنبیل کیا اُسکے باغ کا کل مال و اسباب لوٹ لیا لبعدہ اسکے وہان سے طرف صاحبقران کے تشریف لے چلے تھے جب تھوڑی دور راہ طے کی تو خیال آیا کہ ای خواجہ تم کو صاحبقران نے برائے رہائی جہانگیر و ملکہ سیمائے مہر جمال کے روانہ کیا تھا اور فرمایا تھا کہ ان دونون کو شندکال بادشاہ طلسم اسیر کرلے گیا ہی انکی خبر لاؤ اور رہا کرلاؤ چنانچہ تم اُنکی رہائی کی فکر مین چلے تھے کہ راہ مین اُس ساحر نے اسیر کرلیا جسنے کہ تم کو شندکال کے پاس اسیر کرکے روانہ کیا تھا وہ ساحر بحکم اپنے آقا کے لیے جاتا تھا کہ صاحبقران نے اُسکو قتل کرکے تم کو رہا کیا اور رہم کو برائے خبر اسلم روانہ کیا تم نے یہان آکر اُسکو اسیر کرلیا ای خواجہ اب تم کو لازم ہی کہ اُن دونون کی فکر کرو اور اُنکو رہا کرکے اپنے ہمراہ لے کر خدمت صاحبقران مین چلو اور جب تک تم نہ جاؤ گے حکیم استقلینوس کے مہمان رہین گے اُنکی طرف سے اطمینان ہی بس یہ سوچ کر خواجہ سلامت نے اپنی صورت تبدیل کی ایک صورت پر تیار ہوکر ایک سمت کو روانہ ہوئے کہ کسی سے راہ طلسم دریافت کرکے طلسم مین اپنے کو پہونچاؤن شندکال کے دربار مین جاکر فکر رہائی جہانگیر و سیما کی کرون اور عیاری کرکے شندکال کو بھی قتل کرون خواجہ اسی فکر مین راہ روی کرتے ہوئے چلے جاتے ہین جس سے راہ طلسم دریافت کرتے ہین وہ خواجہ کی صورت دیکھ کر بھاگ جاتا ہی کچھ جواب تک نہین دیتا ہی اگر کسی نے جواب بھی دیا تو یہ جواب دیا کہ ہم نے تو یہ نام تک نہین سُنا ہم پتہ کیا جانین خواجہ کو جو قصبہ یا گانو ملا خواجہ نے اُسکو لوٹ لیا عیاری کرکے

اسیطورسے خواجہ کو دس دن گذرے کہ طلسم کا نشان نہ ملا ایک دن پریشان ہوکر اور خدا سے یہ دعا
کرکے کہ یا تو ای کریم کارساز مجکو منزل مقصود پر پہونچادے یا مجکو خدمت صاحبقران مین پہونچا دے
ادھر آکر بہت پریشان ہوا یہ دعا مانگ کر خواجہ نے ایک طرف کا راستہ لیا پاپے شاطری مارتے
ہوئے جاتے تھے دوپہر راہ چلے تھے کہ پیاس نے غلبہ کیا شدت عطش نے پریشان کیا زبان
مین کانٹے پڑ گئے تالو خشک ہو گیا ہر مرتبہ زبان تالو سے لپٹی جاتی ہی اب خواجہ پانی کی تلاش
مین ادھر سے اُدھر اُدھر سے اِدھر پھرنے لگے نوبت یہ ہی کہ تالو شدت عطش سے شق ہوا جاتا ہی عجب
حالت ایک تو پیاس کی شدت دوسرے دھوپ کی حدت تیسرے گرمی کی کثرت چوتھے
وقت دوپہر خواجہ عجب بلا مین مبتلا تھے کہ سامنے سے ایک دریا بے نوشار نظر آیا پہلے تو خواجہ
نے خیال کیا کہ یہ دھوکا ہی اکثر جنگلون مین ریگ پر دریا کا دھوکا ہوتا ہی بیکار ہی اُدھر کو جانا پھر
خیال آیا کہ چلکر دیکھو تو لو اگر یہ ہوگا تو آگے چلنا اتنی مصیبت مین مبتلا ہوئے ہو یہ دل مین خیال
کرکے خواجہ اُس طرف کو روانہ ہوئے جو جو قریب ہوتے جاتے ہین وہ وہ پانی نظر آتا جاتا
ہی اب جو دور سے پانی پر نگاہ پڑی امید ہوئی دل کو ایک قسم کی تازگی و فرحت حاصل ہوئی
آنکھون مین خنکی پہونچی خواجہ لپک کر قریب دریا آئے ایک طرف دیکھا کہ چند درخت لگے
ہوئے ہین کنارے دریا کے اُن درختون کے سایہ مین ایک چبوترہ پختہ بنا ہوا ہی یہ معلوم
ہوتا ہی کہ کوئی بادشاہ یا امیر یا وزیر اس مقام پر آکر شکار ماہی کا شغل کرتا ہی یہ چبوترہ اُسی
لیے بنوایا ہی خواجہ اُن درختون کے سایہ مین آئے ہوا جو سرد لگی گرمی بھی کم ہوئی پیاس کا
غلبہ بھی کم ہوا اب خواجہ کنارے دریا کے چبوترے پر بیٹھے قصد کیا کہ دریا مین ہاتھ ڈال کر
پانی لے کر منہہ ہاتھ دھوؤن پھر خیال آیا کہ ای خواجہ یہ مقام طلسم ہی یہان کارخانہ سحر کا ہی
ایسا نہ ہو کہ یہ دریاے سحر ہو تم دریا مین ہاتھ ڈالو اور کوئی ساحر اُسمین رہتا ہو وہ تم کو اسیر
کرلے تو بڑی خرابی ہو پہلے آزمالو یہ خیال دل مین کرکے زنبیل سے ایک شُہدے کو نکالا
اُس سے کہا کہ دریا سے پانی تو لا اُس شہدے نے دریا مین ہاتھ ڈالا کچھ بھی نہ ظاہر ہوا چونکہ
وہ دریا اصلی تھا اگر سحر کا ہوتا تو کچھ نہ کچھ علامت سحر ضرور ظاہر ہوتی جب خواجہ کا اطمینان
ہو گیا اُسکو تو نذر زنبیل کیا خود ہاتھ منہہ دھویا اُسکے بعد پانی خوب سیر ہوکر نوش فرمایا تن

پژمردہ میں جان آئی دلکو قوت قلب کو راحت حاصل ہوئی پانی جو پیا آرام ملا وہ شدت عطش
و زیادتی گرمی کم ہوئی اب چبوترے پر درختوں کے سایہ میں پاؤں پانی میں لٹکا کر بیٹھے گو خواجہ
دریا سے ڈرتے بہت ہیں مگر اسوقت ایسی تکلیف اُٹھائی تھی اب جو راحت ملی ہے تو
اس رنگ سے بیٹھے ہیں راوی کہتا ہے کہ خواجہ کے پاس زنبیل میں سب اشیا از قسم کھانا و
پانی موجود رہتا ہے اول مشکیزہ حضرت خضر وغیرہ بھی خواجہ نے کیوں نہ اُس سے پانی پیکر
اپنی پیاس کو برطرف کیا اسکا سبب یہ ہے کہ اول تو وہ خواجہ ہر ایک مقام پر نکالتے نہیں
ہیں جہاں یہ خیال ہوتا ہے کہ اب پانی ممکن نہ ہوگا وہاں اُسکو نکالتے ہیں اور یہی حکم بھی ہے
دوسرے خواجہ اُسوقت کچھ ایسے بدحواس تھے کہ بالکل یاد بھی نہ تھی خیر آمدم بر سر
مطلب اب جو ہوا لگی خواجہ کی آنکھ بند ہونے لگی خواجہ نے پانی سے پاؤں نکالے اُسی
چبوترے پر درخت کے سایہ میں لیٹ کر سو گئے بڑے عرصہ تک سویا کیے اب جو آنکھ
کھلی تو وقت سہ پہر تھا خواجہ نے اُٹھکر وضو کیا نماز ظہر بھی ادا کی اُسکے بعد مُنھ ہاتھ دھونے
لگے خواجہ تو مُنھ ہاتھ دھو رہے ہیں مگر صورت اپنی تبدیل کیے ہوئے ہیں ایک دوسری
صورت پر ہیں کہ یکایک ایک برق چمکی خواجہ نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ یہ چمک کیسی ہوئی کیا
کوئی ساحر آتا ہے خواجہ تو یہ دیکھ رہے ہیں مگر بے خوف اسی سبب سے ہیں کہ اصلی صورت
پر نہیں ہیں راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ تو اس خیال میں تھے کہ خواجہ نے دیکھا کہ ایک ساحر
جھولی کاندھے پر ڈالے ہوئے قشقہ سیندور کا لگائے ہوئے کالے کوڑیالے گلے میں
پڑے ہوئے آنکھ مُنھ سے شعلے نکلتے ہوئے اِدھر اُدھر کچھ دیکھتا ہوا چلا آتا ہے ادھر اس
ساحر نے دیکھا کہ ایک شخص عجیب الخلقت کہ جسکا قد بہت دراز ہے سر یہ معلوم ہوتا
ہے کہ ایک گنبد ہے بازوؤں پر دو بڑے بڑے پر ہیں آنکھیں مثل تنور کے روشن ہیں بڑے بڑے
دانت رنگ سیاہ ایک جامہ پہنے ہوئے کنارے دریا کے چبوترے پر بیٹھا ہوا ہے ہزاروں
اژدر و سانپ جسم سے لپٹے ہوئے ہیں وہ جو پیرہن ہے طرح بطرح کے رنگ بدلتا ہے کبھی
سرخ ہو جاتا ہے کبھی سفید کبھی سبز کبھی نیلا یہ معرکہ دیکھکر اسکو بڑا عجب ہوا یہ حیرت سے
دیکھنے لگا اور خیال دل میں کرنے لگا کہ یا تو یہ کوئی ساحر زبردست ہے یا کوئی دیوتا ہے یا

کوئی مقرب بندہ ہی جو یہ اسکو مرتبہ حاصل ہی اسکے پاس چلکر ذرا دریافت تو کرو مگر صورت دیکھ کر
دم نکل گیا ہی یہ خیال ہوتا ہی کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی گستاخی ہو جائے اور یہ کچھ اذیت پہونچائے ہر مرتبہ
قریب جانے کا قصد کرتا ہی پھر تھم جاتا ہی اُدھر خواجہ نے جو اس ساحر کو دیکھا قیافہ سے پہچان
لیا کہ یہ تم سے خوف کرتا ہی اے خواجہ اسکو اپنے قریب بلاؤ اسکا حال دریافت کرو شاید اس سے
کچھ پتہ و نشان طلسم کا ملے کیونکہ یہ ساحر ہی اُدھر وہ یہ خیال کر رہا تھا کہ ضرور یہ کوئی بزرگوار ہین جو
اس صحرا مین یون بے خوف بیٹھے ہوئے ہین نہ شیر کا خوف نہ اور کسی جانور گزندہ و درندہ کا ڈر ہی
اکیلے بیٹھے ہوئے ہین کہ خواجہ نے پکار کر کہا کہ اے مسافر تو وہان کھڑا ہوا کیا دیکھ رہا ہی یہان
قریب آ مین تیرے حال سے آگاہ ہو گیا ہون تو پانی کی تلاش مین ادھر آیا ہی مجکو دیکھ کر تو
خوف کرتا ہی اور پانی لینے کو نہین آتا ہی تو شوق سے آ کر پانی لے اور اپنی عطش کو برطرف کر مین
تجکو اذیت نہین دونگا ہم لوگون کا یہ کام نہین ہی کہ کسی کو بدون حکم کے تکلیف دین ہان
جب حکم صادر ہوتا ہی کہ فلان کو ہمارے پاس لے آؤ تو ہم اُسکو آ کر لے جاتے ہین پھر نہین
چھوڑتے ہین چاہے اُسکے عزیز روئین چاہے باپ مان بیٹا بیٹی مگر ہم لیجا ئینگے ابھی تو تیرے
جانے مین بہت زمانہ باقی ہی تو بیکار ہم سے خوف کرتا ہی ہم یہان آتے کب ہین اسوقت
ایک ضرورت سے یہان آئے تھے یہ مقام اچھا معلوم ہوا ٹھہر گئے تھوڑی دیر ٹھہر کے چلے
جائینگے یہ جو پکار کر کہا وہ ساحر واقعی پیاسا تھا اتنوا اُسکا اعتقاد اور زیادہ ہو گیا اُس نے
دل مین کہا کہ ضرور یہ کوئی نہ کوئی خاص اور مقرب بندہ ہی یہ تو میرے حال سے آگاہ ہو گیا
چل اسکی خدمت مین عجب کیا ہی کہ تو جس مطلب کے لیے بحکم بادشاہ نکلا ہی وہ مطلب
اسکی کمک و مدد سے حاصل ہو اور تو اپنی مراد کو پہونچے یہ خیال کر کے اور اپنے ہاتھ
باندھ کر قریب خواجہ کے آیا بہت ادب سے جھک کر سلام کیا اور قصد کیا کہ قدمو ن پر
سر رکھوں خواجہ نے منع کیا اُسنے دونون ہاتھ آنکھون سے لگائے آپ نے فرمایا
کہ پہلے پانی تو پی لے پھر باتین کرنا اُسنے کہا کہ مجکو معلوم ہوا کہ آپ ضرور بندہ خاص
خداوندیا صاحب خداوند ہین واقعی مین بہت پیاسا تھا اور ہون بڑی دور سے پانی
کی تلاش مین پھرتا ہون صبح سے اپنے مکان سے چلا ہون کوسون کی راہ طی کی ہے

بسبب راہ طی کرنے کے پیاس نے غلبہ کیا پھر بھوسے پانی کی تلاش کر رہا ہون اتفاق سے یہ دریا دکھائی دیا اور جو آیا تو آپ کو یہان تشریف فرما پایا آپ کی صورت مبارک دیکھتے ہی میرے اندام مین خود بخود رعشہ پڑ گیا باوجودیکہ مین ساحر ہون اور طلسم زعفران زار کا رہنے والا ہون ہزارہا ساحر و صور تین ایسی دیکھین ہین کہ جنکو اگر رستم دیکھ لے تو ڈر جاے اور کانپ کر گر کر غش آجائے مگر میری یہ حالت کبھی نہین ہوئی جو آپ کی صورت دیکھکر ہوئی مین نے خیال کیا اپنے دل مین کہ یا تو یہ کوئی بندۂ مقرب درگاہ خداوندی ہین کہ جنکی عزت و بزرگی کے سبب سے مجھ پر رعب طاری ہوا یہ میری حالت ہوئی یا کوئی فرشتہ قدرت ہین کہ جنکے رعب کے سبب سے میری یہ حالت ہوئی ہی بدون اجازت کے جاکر پانی پینا خلاف ہی ایسا نہ ہو کہ کوئی گستاخی یا بے ادبی ہو کہ جو کہ سبب ناراضی ہو پس مین اُسی مقام پر ٹھہر گیا اور فکر کرنے لگا کہ کیا تدبیر کرون جو خدمت عالی مین پہونچون کہ آپ نے یاد فرمایا مین بہت خوش ہوا اور حاضر خدمت ہوا کیونکہ میری مراد برآئی خواجہ نے فرمایا کہ پھر باتین بنانا پہلے پانی پی لو اور اپنے دل مین کہا کہ وہ مارا جو مجکو گمان تھا وہ پورا ہوا خدا نے میرے حال پر رحم کیا اُدھر اُس ساحر نے دریا سے پانی پیا اب قریب آیا خواجہ کے روبرو بہت ادب سے بیٹھا اور ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ یہ فرمایئے کہ آپ کون بزرگوار ہین اور اس جنگل مین کہ جہان بوے امرانات نہین ہی کوسون تک انسان کا نشان نہین ہی سواے صحرا کے آپ کیون تشریف فرما ہین خواجہ نے فرمایا کہ تجکو ہمارے نام سے کیا کام ہی اور اس دریافت کرنے سے کیا مطلب ہی لے تو پانی پی چکا اپنی راہ لے میری اوقات مین فرق آتا ہی مجکو ابھی بڑی دور جانا ہی اُسنے عرض کیا کہ آپ کی بڑی مہربانی ہو گی جو آپ اپنے اسم نامی سے آگاہ فرمایئے گا اور مقام سکونت سے فرمایا کہ پہلے تو یہ بتا کہ تو کون ہی اور تیرا کیا نام ہی اور کہان کا رہنے والا ہی اور کس ضرورت سے ادھر کو آیا ہی گو ہم سب تیرے حال سے آگاہ ہین مگر تیرے زبانی سُننے کے بہت مشتاق ہین ہم ہر ایک کے دل کے حال سے آگاہ رہتے ہین اور ہم کو یہ بخوبی معلوم ہی کہ اسقدر

بندے دنیا پر ہین سب کے نام ہمارے دل پر لکھے ہوتے ہین مگر ہم تیری زبان سے سننے
کا شوق رکھتے ہین اُسنے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ مین ابھی ابھی عرض کرتا ہون مگر اسقدر آپکی
خدمت مین گذارش ہی کہ میرے حق مین دعا فرمایئے کہ مین اپنی مراد دلی سے کامیاب ہون
جس غرض سے نکلا ہون وہ کام میرا پورا ہوا ور مین اپنی مراد کو پہونچون جو حکم بادشاہ نے
فرمایا ہی وہ مین بجالاؤن تاکہ انعام کثیر پاؤن پندرہ دن سے پریشان پھر رہا ہون فرمایا
کہ سب تیرے مطلب پورے ہونگے تو بیان تو کر ہم سنین تو سہی اُسنے عرض کیا
کہ بہت خوب یہ کہکر یون بیان کرنے لگا کہ مجکو انصرام جادو کہتے ہین اس غلام کا
نام انصرام ہی مین رہنے والا ہون طلسم زعفران زار سلیمانی کا اور ملازم ہون بادشاہ طلسم
شہنشاہ شندکال جادو کا آج کل تھوڑا زمانہ ہوا ہی کہ کسی طرف سے چند خدا پرست حد
طلسم پر آ گئے ہین اُن مین ایک طلسم کشا بھی ہی اُسکا عیار جو ہی کہ جسکا نام خواجہ عمرو
ہی وہ بلا کا ہی اُسنے لاکھون شہر ساحرون کے و ہزارون ملک جادوگرون کے تباہ و غارت
کئے ہین اور لاکھون ساحرون کو قتل کیا اسی سبب سے اُسکا لقب سر بریدہ ساحران
مشہور ہوا اُسکے بارے مین سامری و جمشید لکھ گئے ہین کہ اُسکی موت کسی ساحر کے
ہاتھ سے نہین ہی وہ سب ساحرون کا قاتل ہی دوسرے اُسکا خون جس زمین پر گرے گا وہ
زمین کبھی آباد نہ ہوگی اُسکا مالک جو حمزہ ہی اُسنے ہزارون خدائیان مٹا دی ہین وہ دونون
مالک و خادم اس طلسم پر بھی آ گئے ہین چنانچہ چند ملازم خاص بادشاہ کے اُن لوگون سے
مل گئے کئی معرکہ پڑے وہی لوگ غالب رہے اُس عیار یعنے خواجہ عمرو نے کئی مرتبہ
آکر عیاری کی اور بہت کچھ زک دے کر چلا گیا اُسکا کوئی کچھ نہ کر سکا چنانچہ بادشاہ
نے مجھ سے فرمایا کہ ای انصرام مین نے کتاب مین دیکھا ہی کہ عیار طلسم کشا لشکر سے
نکلا ہی کوہ و صحرا مین تباہ پھر رہا ہی تو جا کر اسیر کر لا تو مین تجکو بہت کچھ انعام دونگا اور
تیرا مرتبہ اعلی کر دونگا کہ ہر ایک کو رشک و حسد ہوگا اگر تو اسیر کر لائے تو مین اُسکو
قتل کر ڈالون بس تمام قصہ مٹ جائے میرے شامت اعمال انعام کثیر کو سُن کے
لالچ آیا طلسم سے اُسکی تلاش مین اپنے عزیزون یگانون کو چھوڑ کر راحت و آرام سے

منھ موڑ کر چل کھڑا ہوا آج پندرہ دن سے کوہ و صحرا مین سرگردان و حیران ہون کہین اُسکا پتہ نہین چلتا ہی نہ پانی میسر ہوکر ملتا ہی نہ کھانا ملتا ہی رات ہوئی اس درخت کے سایہ مین پڑ رہا اُس کوہ پر سو رہا اسی طور سے رات و دن بسر کرتا ہون مگر گوہر مقصود کسی طور سے ہاتھ نہین آتا ہی لاکھو لاکھو دریاے فکر مین غوطے لگاتا ہون سواے سنگ ندامت کے کوئی دوسری چیز ہاتھ نہین آتی ہی خالی ہاتھ جاتے ہوئے بھی شرم آتی ہی کیونکہ بہت حتمی وعدہ کر آیا تھا اب خالی ہاتھ جا کر کیا کہون اور کیا اپنا روے سیاہ دکھاؤن لوگون سے مجکو اور زیادہ تر حجاب ہوگا جو کہ منع کرتے تھے اور مین نے انکا کہنا نہ سُنا اور ولولہ دل اور امید انعام کثیر مین چلا آیا ہون یہ خیال کرتا ہون کہ اسیطور سے ٹکرا ٹکرا کر مر جاؤنگا گوشت و پوست درندے جنگل کے کھا جائینگے ایک نہ ایک دن کسی صحرائی جانور کا لقمہ ہونگا میری یہ امید ہی کہ آپ دعا فرمایئے کہ وہ زرد باریک ناعیار میرے ہاتھ آجائے مین اپنی مراد کو پہونچون یہ جو اُسنے کہا خواجہ نے دل مین اپنے کہا کہ واہ کیا خوب یہ تو تمھاری تلاش مین نکلا ہی تمھارا دشمن ہی خبر اب یہ جاتا کہان ہی اسکی قضا لائی ہی اب معلوم ہوا کہ یہ ہماری ہی تلاش کو نکلا ہی یہ دل سے باتین کرکے اُسکے ناعیار و زرد باریک کہنے پر بہت غصہ آیا فرمایا کہ او انصرام تو کیسا بے ادب ہی کہ اُس مرد بزرگ کا یون بے ادبی سے نام لیتا ہی کیا تو آگاہ نہین ہی کہ وہ خداوند کا بندۂ خاص ہی گو آج کل خداوند اُس سے ناخوش ہین مگر پھر بھی ایسا نہ ہو کہ تیری اس گستاخی کے ساتھ نام لینے سے تجھ پر عذاب نہ نازل کرین ای انصرام آگاہ ہو کہ خواجہ عمرو مقرب بندے ہین کہ جنکا اسوقت مثل و نظیر نہین ہی آگاہ ہو کہ خداوند سامری و جمشید و لقا و زمرد ثانی و جمشید ثانی و فرعون ثانی و نمرود ثانی ساحر شمشش و دبامہ جادو و افراسیاب بادشاہ طلسم ہوشربا کو اپنا نائب کرکے دنیا پر بھیجا یہ سب یہان آکر خدا بن بیٹھے خدائی کرنے لگے خداوند نے برہم ہو کر حمزہ اور خواجہ کو پیدا کیا حمزہ کو صاحبقران کیا اور انکو اور اُنکی اولاد و سردارون و اہل لشکر و ملازمون کو قوت و طاقت عطا فرمائی کہ کوئی اُنکو زیر نہ کر سکے اور اُنپر ساحرہ سحر اثر نہ کر سکے خواجہ عمرو کو عیار بنایا ایسا عیار کہ کوئی اسکی عیاری کا جواب نہ دے سکے

وہ شاہزادہ ولایت اول ہے اُسکا بڑا مرتبہ ہے بس ان دونون نے بموجب حکم خداوندی کے ان سب کو غارت کیا اور انکی آلایش سے دنیا کو پاک کیا خداوند بہت خوش ہوئے اور مرتبہ زیادہ کیا اب یہ لوگ بھی مغرور ہوگئے اور غرور کرنے لگے اب ان لوگون نے خداوند کی عبادت ترک کر کے خدائے نادیدہ کی جو کہ کہتے ہین کہ آسمان پر ہے بندگی کرنا شروع کی اور اُن بندون کو پریشان کرنا شروع کیا جو کہ خاص خداوند کے بندے ہین اور خداوند اُن سے الفت و محبت کرتے ہین چنانچہ اُسی حالت غرور ہین اس طلسم پر بھی آئے اور قصد کیا کہ اس طلسم کو فتح کرین اور یہان کے بادشاہ **شنکال جادو** سے کہ جنکا تو ملازم ہے مقابلہ پر آمادہ ہوئے **شنکال** وہ بندہ خاص خداوندی ہے کہ خداوند اکثر **شنکال** کا ذکر فرمایا کرتے ہین بلکہ ایک تصویر **شنکال** کی ہر وقت خداوند کے روبرو رہتی ہے خداوند فرماتے ہین یہ میرا خاص بندہ ہے مین اس سے بہت محبت رکھتا ہون خداوند عجائب کا یہ حال ہے کہ ہر وقت باشندگان طلسم زعفران زار کی تعریف فرماتے ہین اور فرماتے ہین کہ یہ سب میرے خاص بندے ہین مین انسے بہت خوش ہون یہ مجکو خوب مانتے ہین اور میری عبادت کرتے ہین اگر انپر کوئی بلا بھی نازل ہوگی تو مین رد کردونگا چنانچہ خداوند کو جب علم خدائی سے ثابت ہوا کہ آج کل میرے بندۂ خاص **شنکال** پر اُن میرے بندون نے لشکر کشی کی ہے جو کہ مجھ سے پھر گئے ہین اور خدائے نادیدہ کو ماننے لگے ہین بس خداوند کو غصہ آیا اور دریائے قہر خداوندی موجزن ہوا مجھ سے فرمایا کہ ای ملک الموت قدرت تو سب بندون سے آگاہ ہے اور ہر ایک کی صورت و شکل و نام سے واقف ہے اُن بندون نے کہ جنکو مین نے خلق کیا تھا برائے تنبیہ و تادیب اپنے نائبون کے اُن مین اپنا زور و قدرت بھر دیا ہے اب اُنھون نے سر اُٹھایا ہے مجکو بھول گئے ہین یہ امر تو میرے رحم دلی اور امر خدائی کے خلاف ہے کہ مین اُن سے وہ زور و طاقت لے لون اور ہر ایک سے اُنکو ذلیل کراؤن لہذا تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ اُن مین خواجہ عمرو جو بندہ ہے وہ بہت مغرور ہوگیا ہے اور میرے اُن خاص بندون کے درپی آزار ہے جو کہ طلسم زعفران زار مین رہتے ہین اور حمزہ مع اپنے چند سردارون و چند عیارون کے اُس طلسم پر آیا ہے اور کئی مرتبہ میرا خاص بندہ

حمزہ سے لڑا ہی مگر چونکہ مین اُن سب کا ستارہ زبردست ہر ایک پر کر چکا ہون اس سبب
سے میرے خاص بندے شنکال نے شکست کھائی حمزہ کے عیار نے کئی مرتبہ ذلیل بھی
کیا میرے خاص بندے کو اور قصد کیا کہ قتل کرون چنانچہ مین اُسکا محافظ تھا اس سبب سے
وہ قتل تو نہ کر سکا مگر ذلیل کر کے چلا گیا سبب اسکا یہ ہی جو پوچھو تو ان لوگون کو ادھر آنے کی
جرائت کیونکر ہوئی یہ وجہ ہی کہ چند بندے میرے جو کہ طلسم مین رہتے تھے مگر اعتقاد اُنکے
کمزور تھے حمزہ سے مل گئے اور حمزہ کو ترغیب دی کہ تم اس طلسم پر بھی لشکر کشی کرو چنانچہ
ایسا ہوا اب میرا خاص بندہ ایک لڑکے کو حمزہ کے کہ جسکا نام جہانگیر ہی مع اپنے ایک
ملازم خاص ملکہ سیمائے مہر جمال کی جو کہ پسر حمزہ پر عاشق ہو کر میرے بندہ خاص شنکال
سے منحرف ہو گئی تھی پکڑ لایا ہی اُسکی رہائی کی فکر مین عمرو عیار نکلا ہی اور یہی قصد ہی کہ میرے
بندہ خاص شنکال کو زک دے تم کو مین حکم دیتا ہون کہ تم جا کر اُسکو پکڑ لاؤ تا کہ مین اُسکو سزا
دون اس امر کا بھی خیال رہے کہ میرے خاص بندہ شنکال نے بھی اپنا ایک ملازم
برائے تلاش عمرو روانہ کیا ہی وہ اُسکو تلاش کر رہا ہی تم جاؤ فلان صحرا مین عمرو پھر رہا ہی
اُسکو پکڑ لاؤ اور جب عمر کو پکڑ چکنا تو طلسم مین میرے خاص بندہ شنکال کے پاس جانا
اُسکو ہماری طرف سے سلام کہنا اور کہنا کہ تم گھبراؤ نہین یہ تمھارا طلسم برباد نہ ہوگا ہم
اسکو زیادہ آباد کر دینگے حمزہ کو ہم غارت کیے دیتے ہین جس سے زیادہ تر خوف تھا یعنے
عمر سے ہم نے اُسکو تو اسیر کرا لیا ہی اپنے ملک الموت قدرت کو روانہ کر کے اور اُسکو عمر کو
دکھا بھی دینا اور کہنا کہ جو قیدی خدا پرست تمھارے پاس قید ہون اُنکو بھی میرے
پاس بھیجدو تا کہ مین اُنکو مع عمر کے جہنم مین ڈالدون اور جو تمھارے ملازم ہین اور حمزہ سے
مل گئے ہین اُنکو بھی اسیر کر کے بھیجدو مین اُنکے قلب پلٹ دون کہ وہ پھر تمھاری اطاعت
کرین اگر وہ اس امر پر راضی ہو تو جو قیدی ہون اُنکو لیتے آنا چنانچہ مین بموجب حکم
خداوند اس جنگل مین آیا عمرو یہان مارا مارا پھر رہا تھا مین نے آتے ہی اُسکو اسیر کیا
یہان آکر بیٹھا کہ اب طلسم مین جاؤن شنکال سے ملون خداوند کا پیام دون اگر وہ تا بعہ کی
مرحمت کرین تو لے جا کر خداوند کے حوالے کرون اُنکو دوزخ مین ڈالدین خداوند نے

چند فرشتہ مقرر کیے ہین کہ جو خدا پرستون کی تلاش مین پھر رہے ہین ایک بہت بڑا فرشتہ مقرر
فرمایا ہی اور خلق کیا ہی اُسکو حکم دیا ہی کہ تو حمزہ کو اُٹھا لا چنانچہ وہ حمزہ کے لینے کو گیا ہی
یقین ہی کہ حمزہ بھی آگیا ہوگا اور سب خدا پرست جو کہ اس مقام پر آگئے ہین خداوند کے
پاس پہونچ گئے ہونگے صرف عمر اور پسر حمزہ جو کہ شِشندکال کے پاس قید ہی ان دونون کی
کمی ہوگی چنانچہ عمر کو تو مین نے اسیر کر لیا ہی میرے پاس ہی پسر حمزہ کو شِشندکال سے جا کر لیتا
ہون اور اُن دونون کو لے جا کر خداوند کے حوالے کرون وہ انکو بھی مع اُن سب کے جہنم مین الدین
اور جو ملازم شِشندکال کے ہین اُنکے دلون کو پھیر دین تاکہ وہ پھر شِشندکال کی اطاعت کرین اور
جو اثر اُن مین ان خدا پرستون کی صحبت کا ہی وہ بھی برطرف ہو جائے کیونکہ اب دریاے قہر
خداوندی جوش زن ہوا ہی اور اب خداوند کو اپنے بندون کی طرف توجہ ہوئی ہی عمر میرے
پاس موجود ہی یہ جو خواجہ نے بیان کیا خواجہ کی تقریر نے کچھ ایسا انصرام کے دل پر اثر کیا
کہ بالکل اُسکو یقین ہو گیا اور بہت خوش ہوا کہا کہ ای ملک الموت قدرت کیا عمر آپ کے
پاس ہی خواجہ نے کہا کہ ہان میرے پاس ہی ای انصرام اسی سبب سے تو عمر تم کو ملا نہین
کہ مین اسیر کر چکا تھا تم تمام عمر تلاش کرتے اُسپر بھی نہ پاتے خوب ہوا کہ تم سے اور مجھ سے
ملاقات ہو گئی نہ مین یہان ٹھہرتا نہ تم سے ملاقات ہوتی اب تم جاؤ مین بھی آؤنگا میرے
آنے کی خبر شِشندکال کو کرو انصرام نے ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ ای ملک الموت قدرت
اگر آپ خفا نہ ہون تو مین اس امر مین آپ سے عرض کرون جواب دیا کہ بیان کرو بھلا ہم
تم سے ناخوش ہو سکتے ہین کیونکہ تم تو خاص بندہ خداوند کے ہو اگر ہم تم سے ناخوش ہون
تو خداوند ہم سے ناراض ہو جائین تب انصرام نے عرض کیا کہ پہلے خواہش میری یہ ہی کہ
جب خداوند آپ سے میری روح کے قبض کرنے کا حکم فرمائین تو میری سفارش کر کے میری
عمر زیادہ کرا دیجیے گا مین آپ کا بہت ممنون ہونگا دوسرے خواہش یہ ہی کہ خواجہ عمر کو
مجکو ایک نظر دکھا دیجیے تاکہ مین بھی دیکھون کہ اُنکی صورت کیا ہی اور جو تصویر شِشندکال
نے مجکو دی ہی اُسکے مطابق ہی یا نہین تیسری خواہش یہ ہی کہ آپ میرے ہمراہ
تشریف لے چلین مین بادشاہ سے عرض کرونگا کہ یہ ملک الموت قدرت ہین انھون نے

میری بہت مقام پر کمک فرمائی اور یہ خواجہ کو اسیر کر کے لیے جاتے تھے مین آپ سے
پاس لایا ہون فرماتے تھے کہ مین خواجہ کو خداوند کے پاس پہونچا آؤن تو پھر شندکال کے
پاس آؤنگا مگر مین منت و سماجت کر کے لایا ہون اس امر سے یہ ہوگا کہ میری وقعت روبرو
بادشاہ و اہل دربار کے زیادہ ہوگی سب میری قدر کرینگے بادشاہ میرا مرتبہ زیادہ کر دینگے
آپ کے قدمون اور مہربانی کے سبب سے میری عزت ہو جائے گی آپ خود فرماتے ہین
کہ مین شندکال کے پاس جاؤنگا بس مین بھی ہمراہ ہون خواجہ نے جواب دیا کہ تم اطمینان
رکھو مین خداوند سے کہکر تمھاری عمر زیادہ کرا دونگا اور اسقدر زر زیادہ کرا دونگا کہ تا بہ قیامت
تم نہ مروگے یہ سُننا تھا کہ انصرام خواجہ کے قدم پر گر پڑا خواجہ نے اُسکا سر اُٹھا کر سینہ
سے لگا یا اور فرمایا کہ تو بہت لایق اور خلیق ہی یہ فرما کر خواجہ نے فرمایا کہ عمر کو دیکھے گا
مین سمجھ گیا تو میرا امتحان کرتا ہی اور میرے کہنے کو جھوٹ جانتا ہی لے دیکھ لے تا کہ تجکو یقین
آجائے اُسنے ہاتھ باندھ کر اور گڑگڑا کر عرض کیا کہ میری بھی یہ مجال ہی کہ مین آپ کے فرمانے
کو جھوٹ خیال کرون اگر ایسا خیال دل مین بھی لاؤن اُسیوقت سنگ سیاہ ہو جاؤن
اب مین نہ دیکھونگا آپ میرے اس کلام سے ناخوش ہوئے خواجہ نے جواب دیا کہ نہین
مین ناخوش نہین ہوا تم دیکھو یہ کہکر زنبیل پر ہاتھ رکھا اور ایک مرتبہ ہاتھ کھینچکر سامنے
ڈالدیا انصرام نے جو دیکھا تو خواجہ کو بیہوش پایا خواجہ نقلی سامنے انصرام کے بیہوش
پڑا ہوا تھا انصرام نے جھولی سے تصویر نکال کر جو ملائی تو سر مو فرق نہ پایا راوی بیان
کرتا ہی کہ خواجہ جب صورت بدل کر برائے رہائی فکر جہانگیر چلے تھے تو ایک شہد سے
کو اپنی صورت سے مشابہ بنا کر زنبیل مین رکھ لیا تھا اُسی کو نکال کر ڈالدیا انصرام نے
جو خواجہ کو پایا اتنا اور زیادہ تر یقین ہو گیا اتنا بالکل باور ہو گیا پھر قدم چومے ہاتھ
آنکھون سے لگائے عرض کیا کہ اسکو رکھ لیجیے جہان یہ تھا خواجہ نے اُٹھا کر نذر
زنبیل کیا فرمایا کہ تیسری تیری یہ خواہش ہی کہ تیرے ہمراہ چلون شندکال کے پاس
خیر مین نے یہ بھی قبول کیا گو اس امر مین سراسر میری قباحت ہی مگر خیر تو بہ منت
کہتا ہی جو کچھ ہو یہ سُنکے انصرام بہت خوش ہوا سامنے مؤدب بیٹھ گیا خواجہ

سنے فرمایا کہ انصرام ٹھہر جاؤ مین جلتا ہون چند بندون کی روح قبض کرلون کیونکہ خداوند نے
بھی ابھی فرمایا ہی کہ فلان فلان ملک مین چند بندہ مجھ سے منحرف ہوگئے ہین مجکو منظور
ہی کہ وہ زندہ نرہین تم انکی روح قبض کرلو چنانچہ مین روح قبض کرنے جاتا ہون تم اسی مقام پر بیٹھے رہو
یہ کہکر اور گلیم اوڑھکر غائب ہوگئے اُسنے دیکھا کہ یا تو ملک الموت قدرت میرے سامنے
بیٹھے ہوئے تھے یا یکایک غائب ہوگئے اِسکو اور زیادہ تر حیرت ہوئی اب تو یقین واثق ہوگیا
کہ ضرور یہ ملک الموت قدرت ہین چندہی منٹ گذرے تھے کہ پھر خواجہ ظاہر ہوئے
گلیم اُتار ڈالی انصرام نے جو دیکھا کہ خود بخود غائب ہوگئے اور پھر خود ہی ظاہر ہوئے انصرام
نے خواجہ کے ہاتھ مین ایک شیشہ دیکھا کہ اُسمین کئی تتلیان اُڑ رہی ہین شیشہ کا مُنھ
بند ہی خواجہ نے وہ شیشہ دکھاکر کہا کہ اے انصرام تو نے دیکھا کہ مین کسقدر جلد روحین قبض
کرکے واپس آیا دیکھو اس شیشہ مین یہ سب روحین ہین جو کہ مین نے قبض کی ہین انصرام نے
دیکھا کہ سب پھڑک رہی ہین یہ دیکھکر کانپ گیا ہاتھ باندھکر عرض کرنے لگا کہ ہمیشہ میرے
حال پر مہربانی فرماتے رہیے گا مین آپ کا ایک ادنیٰ غلام ہون انصرام سے فرمایا کہ پریشان
نہو مین تمھاری سفارش ضرور کرونگا یقین ہی کہ خداوند تمھاری عمر زیادہ کردین راوی بیان
کرتا ہی کہ خواجہ بیٹھے ہوئے انصرام سے یہ باتین کررہے تھے اتفاق سے وہ ساحر جو کہ نامہ
لے کر عنطاق کج کلاہ کا طرف طلسم کے چلا تھا اُڑتا ہوا چلا جاتا تھا کہ اسکو پیاس
معلوم ہوئی اِسنے طرف زمین کے دیکھا اسکو دریا نظر آیا یہ دریا کو دیکھکر ہوا پر سے طرف زمین
کے مائل ہوا جب قریب پہونچا اِسنے دیکھا کہ ایک چبوترہ ہی اسپر ایک شخص عجیب الخلقت
بیٹھا ہوا ہی کہ بہت بڑا سر ہی کئی آنکھین ہین سر پر ایک بڑا سا عمامہ بندھا ہوا ہی جو
لباس پہنے ہوئے ہی ہزار ہا رنگ بدل رہا ہی دو پر دونون شانون پر ہین اور ایک ساحر
سامنے رہنے والا طلسم زعفران زار کا بیٹھا ہوا ہی ہاتھ جوڑ جوڑ کر باتین کررہا ہی یہ دیکھکر اسنے
اپنے دل مین کہا کہ ضرور یہ کوئی نہ کوئی بندۂ خاص ہی جو کہ اس صورت سے بیٹھا ہوا ہی یا
تو یہ کوئی فرشتہ ہی خوب ہوا جو اس ساحر سے ملاقات ہوئی مین اور یہ دونون ملکر طرف طلسم
کے روانہ ہونگے چلکر پانی بھی پی لو اور یہ دریافت بھی کرو کہ یہ کون ہی اور یہ ساحر کیون

اسطور سے باتین کر رہا ہی یہ خیال کرتا ہوا زمین پر آیا ایسا کچھ رعب و داب پیدا ہوا دور کھڑا ہوکر
دیکھنے لگا اسقدر جرأت نہ ہوئی کہ کلام کرے ساکت کھڑا ہوا دیکھ رہا ہی خواجہ کی نگاہ اُس
ساحر پر پڑی انصرام کی اُسکی طرف پشت تھی خواجہ نے انصرام سے فرمایا کہ ای انصرام
دیکھو یہ کون ساحر ہی جو تمھاری پشت کی طرف دور کھڑا ہوا دیکھ رہا ہی نہ آتا ہی نہ کچھ کلام کرتا ہی
انصرام نے پلٹ کر دیکھا پہچانا کہ یہ تو ملازم ہی رموز جادو برادر غنطاق کج کلاہ کا کیونکہ
جب کبھی رموز آیا ہی یہ سب اُسکے ہمراہ آئے ہین تمام اہل طلسم ان سب کو پہچانتے ہین بس
انصرام نے پکار کر کہا کہ ای حریص جادو تم کیا کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہو یہان آؤ
ملک الموت قدرت کی زیارت کرو انسے عرض کرو یہ تمھاری بھی سفارش کرکے خداوند
سے تمھاری عمر زیادہ کرا دینگے یہ فرشتۂ قدرت ہین ان لوگون سے ملاقات کہان نصیب ہوتی
ہی مقدر جب بکار ہوتا ہی اُس سے ملاقات و زیارت ہوتی ہی میری اور تمھاری قسمت اچھی
تھی جو انسے ملاقات ہوئی اور انکی زیارت ہوئی بھائی آؤ قدمبوسی حاصل کرو اور یہ بیان کرو کہ
کہان جاتے ہو اِدھر آنے کا کیونکر اتفاق ہوا تم سے تو آج بہت دن کے بعد ملاقات ہوئی
جو آرزو تم کو ہو وہ بیان کرو ملک الموت قدرت اُسکو پورا کر دینگے یہ جو انصرام نے پکار کر
کہا اب حریص کو جرأت ہوئی کانپتا ہوا قریب آیا آتے ہی جھک کر سلام کیا ہاتھ باندھ کر
کھڑا ہو گیا خواجہ نے انصرام سے کہا کہ انسے کہدو کہ بیٹھ جایئے انصرام نے کہا کہ ای حریص
ملک الموت قدرت فرماتے ہین بیٹھ جاؤ حریص جادو سلام کرکے دست بستہ مؤدب
بیٹھ گیا جب وہ بیٹھ چکا اُسوقت خواجہ نے انصرام سے پوچھا کہ ای انصرام یہ کون ہی
گو اسکا نام میرے پاس تحریر ہی مین اسکی صورت سے آگاہ ہون چونکہ زمین پر اسوقت
آیا ہون بس میری بھی حالت مثل تم لوگون کے ہی کہ ہر امر کو مجکو لازم ہی کہ مثل تم لوگون
کے دریافت کرون انصرام نے کہا کہ ای ملک الموت قدرت یہ ملازم ہی رموز جادو
برادر غنطاق کج کلاہ کا جو کہ بادشاہ ہی ملک غنطاقیہ کا اسکا نام حریص جادو ہی یہ کہکر
حریص سے کہا کہ ای بھائی انکے قدم چومو اور ہاتھ آنکھون سے لگاؤ یہ ملک الموت قدرت
ہین انھین کے قبضہ مین سب کی روحین ہین یہی قابض ارواح ہین انسے عرض کرو خدا

سے سفارش کرکے تمھاری عمر زیادہ کرادین ای بھائی حریص تمھارا ادھر کیونکر آنا ہوا کچھ بیان تو
کرو اور کہان جاتے ہو حریص جادو نے جواب دیا کہ بیان کرتا ہون یہ کہکر خواجہ کے قدمونکو
بوسہ دیا ہاتھ آنکھون سے لگائے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ میری سفارش خداوند سے کرکے میری
عمر زیادہ کرادیجیے گا خواجہ نے تیوری بدل کر کہا کہ تم لوگون سے خداوند بہت ناخوش ہین
کیونکہ تم لوگ خداوند کی بندگی اچھی طور سے نہین کرتے ہو خداوند فرماتے تھے کہ گو کہ مین
نے باشندگان غنطاقیہ و عنطاق کج کلاہ و اوسکے ملازمون و عزیزون و رموز جادو و
اوسکے ملازمون یگانون کی عمر زیادہ خلق کی ہے مگر یہ لوگ بندگی و اطاعت مین کوتاہی کرتے
ہین مین ان سب کو بہت جلد غارت کرونگا چند دن اور دیکھتا ہون اگر یہ لوگ راہ پر آگئے
تو خیر ورنہ ایک مرتبہ سب کی روحین قبض کرا لونگا بس جب کہ خداوند تم لوگون سے
ناخوش ہین تو مین کیونکر سفارش کرونگا مجھ سے بھی ناخوش ہونگے ہان تم لوگ خداوند
کی بندگی خوب اچھی طور سے کرو تاکہ خداوند خوش ہون بس جب خوش ہونگے خود ہی
عمر زیادہ کردینگے جیسے طلسم زعفران زار کے باشندون سے خوش ہین اور عمرین زیادہ
کردی ہین یہ سنُنا تھا کہ حریص جادو کانپ گیا اور قدم پر سر رکھدیا اور عرض کرنے
لگا کہ مین اب خداوند کی بندگی ترک نہ کرونگا اور بندگی و عبادت مین مصروف رہونگا
آپ میری سفارش فرمائین مجھ سے اقرار کرین تب مین قدم سر پر سے اوٹھاؤنگا عجز
و منت کرنے لگا راوی بیان کرتا ہے کہ کچھ ایسا اصرار تے بیان کیا کہ حریص کو بھی
یقین آگیا کہ یہ ضرور ملک الموت قدرت ہین انکی خدمت کرنا اور انسے سفارش
کرنے کی گذارش کرنا بہت اچھی بات ہے جب حریص نے زیادہ تر عجز و انکسار کیا اوسوقت
خواجہ نے حریص سے کہا کہ مین تیری سفارش ضرور کرونگا تو پریشان نہ ہو جب خواجہ
نے یہ کہا اوسوقت حریص نے سر اوٹھایا اور انصرام سے کہنے لگا کہ بھائی تمھاری
مہربانی و عنایت کا کہان تک شکر ادا کرون مین تمھارا تمام عمر ممنون رہونگا کہ تم نے
ایسے بزرگ کی زیارت کرائی ورنہ مین دور سے دیکھا کرتا اور چلا جاتا میری یہ جرأت
نہین ہوتی تھی کہ قریب آکر دریافت کرون جب تم نے پکارا تب میری جرأت ہوئی

خیر میری کیفیت سنو کہ مین کہان جاتا ہون اور کس ضرورت سے جاتا ہون بھائی مین نامہ
لے کر جاتا ہون رموز جادو و عنطاق کج کلاہ کا پاس شندکال شاہ حاکم طلسم کے جسکے تم
ملازم ہو ایک نامہ شندکال کو عنطاق وغیرہ نے اس مضمون کا تحریر کیا ہی کہ عنطاق نے
پسر حمزہ کہ جسکا نام علمشاہ ہی مع ملکہ آہو چشم دختر ملکہ غزالہ کے اسیر کیا ہی اس نامے مین تحریر
کیا ہی بادشاہ کو یہ اسکے دونون مجرم ہین مین انکو قتل نہین کر سکتا ہون انکے بارے مین جیسا
حکم ہو مین بجا لاؤن اگر حکم ہو تو سر کاٹ کر روانہ کرون اگر حکم ہو تو زندہ روانہ کر دون اور جو میرے
مجرم ہین انکا مجکو اختیار ہی یہ بھی اس سبب سے تحریر کیا کہ میرے آپ کے ملاقات ہی دوسرے
مین آپ کی سلطنت و طلسم کی حد مین حکومت کرتا ہون گو مین خود صاحب اختیار و شہنشاہ
ہون مگر آپ کو خداوند عجایب نگار نے بڑا مرتبہ دیا ہی حاکم طلسم بنایا ہی اس سبب سے یہ
گذارش کیا گیا ورنہ جو میری راے مین آتا وہ کرتا یہ نامہ عنطاق نے و رموز نے تحریر کیا ہی اُسی نامہ
کو لے کر جاتا ہون مجکو پیاس معلوم ہوئی اوڑا ہوا جاتا ہون یہ دریا نظر آیا بس زمین پر آیا
آپ لوگون کو دیکھ کر حیران ہوا آپکو تو پہچانا نہ مگر فرشتہ قدرت کو دیکھ کر مجکو خیال ہوا کہ یہ ضرور
کوئی نہ کوئی فرشتہ یا مرد بزرگ ہی بس آپ نے بلایا مین حاضر ہوا اب پانی پیکر طلسم کیطرف
چلا جاؤنگا راوی بیان کرتا ہی کہ جیسے حریص نے یہ بیان کیا کہ علمشاہ و آہو چشم کو عنطاق
نے اسیر کر لیا ہی اُنکے قتل کے بارے مین نامہ لکھا ہی ایک چوٹ قلب پر لگی گھبرا گئے
مگر ضبط کیا دل مین کہا کہ اس سے حال گرفتاری دریافت کرنا چاہیے اور چلکر ان دونون کو
بھی رہا کرنا چاہیے یہ سوچ کر خود حریص سے کہا کہ وہ علمشاہ کہ جس پر آہو چشم
نے عاشق ہوکر شندکال کی ملازمت ترک کی مع اپنی ماں کے شریک خدا پرستان
ہو گئی ہی یہ کیونکر دونون اسیر ہوئے کیونکہ خداوند نے دو فرشتون سے فرمایا تھا کہ تم
لشکر حمزہ مین جاؤ اور وہان سے آہو چشم و علمشاہ کو اُٹھا لاؤ کیونکہ آہو چشم نے
بڑی بُری حرکت کی ہی پسر حمزہ پر عاشق ہوکر مسلمان ہو گئی ہی اُسکو سزا دی جائے او
پسر حمزہ کو جلا دیا جاے وہ فرشتہ روانہ ہوئے تھے اُنکے جانے کے بعد خداوند نے
فرمایا تھا کہ علمشاہ و آہو چشم دونون لشکر سے نکل گئے ہین مگر جائینگے کہان فرشتے

انکو جہان وہ جا ئینگے پکڑ لا ئینگے یہ دونون عنطاق کے ملک مین کیونکر پہونچے اور
کیونکر اسیر ہوئے تب حریص نے اول سے آخر تک حال بیان کیا علمشاہ کا مع قمری
کے آنا اور فساد ہونا قمری پر اور علمشاہ کا سرداروں کو قتل کرنا سب کا ملکر اسیر کرنا
اور قید کرنا عنطاق کے بھانجے دیوانے کا اگر رہا کر لیجانا عنطاق کا خبر پاکر افغان کو روانہ
کرنا لشکر افغان کا شکست کھانا افغان کا شریک علمشاہ ہونا خود عنطاق کا
لشکر کشی کرنا سب اپنے باج گذاروں کو طلب کرنا اندر و لوا نا مضراب کج کلاہ
کا مع لشکر کے آنا اور بگڑ کر چلے جانا لشکر لے کر الگ اترنا مقابلہ ہونا علمشاہ سے اور
رموز سے سب کا رموز کے ہاتھ سے اسیر ہونا رموز کا لشکروں کو تباہ کرنا آہو چشم کا
آکر مقابلہ کرنا آہو چشم کا بھی اسیر ہونا رموز کا قلعہ کو بھی تباہ کرنا عنطاق کا سب
قیدیوں کو طرف زندان کے روانہ کرنا اور نامہ شندکال کو لکھنا اور خود طرف شہر کے
جانا اور اپنا نامہ لے کر طرف طلسم کے روانہ ہونا حرف بحرف بیان کیا تب خواجہ
نے جواب دیا کہ خوب اب ضرور خداوند عنطاق وغیرہ سے خوش ہونگے کیونکہ ان لوگون
نے بڑا کام کیا یقین ہی کہ اب عمر بن زیادہ کردین بین اسوقت بہت خوش ہوا کہ پسر
حمزہ اسیر ہوگیا اُسکی بھی روح مین ہی قبض کرونگا یہ کہتے کہتے غائب ہوگئے راوی کہتا ہی
کہ خواجہ نے پھر گلیم اوڑھ لی حریص نے جو یہ دیکھا کہ یا تو ملک الموت قدرت
سامنے بیٹھے ہوئے تھے یا غائب ہوگئے یہ کیا واقعہ ہی انصرام سے دریافت کیا
انصرام نے سب حال جو کچھ خواجہ نے بیان کیا تھا بیان کیا اور کہا ایک مرتبہ اور
غائب ہوئے تھے کچھ لوگون کی روحین قبض کرنے کہ گئے تھے جب وہان سے آئے
ظاہر ہوئے پھر کسی ضرورت سے گئے ہونگے فرشتہ قدرت مین سب طرح کا اختیار ہی
خواجہ عمرا نکے پاس اسیر ہین اب مین انکو شندکال کے پاس لیے جاتا ہون تم
بھی ٹھہر جاؤ ہم اور تم اور ملک الموت قدرت سب ایک ہی مرتبہ طلسم مین
چلینگے حریص نے کہا کہ اچھا یہ کہہ ہی رہا تھا کہ خواجہ ظاہر ہوئے انصرام نے کہا کہ
آپ کہان تشریف لے گئے تھے جواب دیا کہ ابھی خداوند کا حکم آیا کہ تم لشکر حمزہ

نے

مین جاکر لندھور جانشین حمزہ و ملکہ گوہر آرا و ملکہ غزالہ کو پکڑ لاؤ بس مین بموجب حکم گیا اور
پکڑ لایا دیکھو یہ موجود ہین یہ کہکر لندھور وغیرہ کو بغل سے نکال کر سامنے حریص و انصرام
کے رکھدیا حریص نے ملکہ گوہر آرا و غزالہ کو پہچانا مگر لندھور کو اسنے نہین دیکھا تھا
نہین پہچانا مگر انصرام نے لندھور کو پہچان لیا تھا کیونکہ یہ لندھور کو دیکھ چکا تھا
جب کہ لندھور اسیر ہوکر آئے تھے اور مالک و لندھور مبتلاے سحر ہوکر حمزہ
صاحبقران سے لڑنے کو گئے تھے اُس زمانہ مین دیکھ چکا تھا پہچان لیا اور حریص
کی طرف دیکھ کر کہا کہ تم نے کرامت دیکھی اُسنے جواب دیا کہ آمنا و صدقنا یہ ضرور
ملک الموت قدرت ہین انکو ہر طرح کا اختیار ہی انصرام نے خواجہ سے عرض
کیا کہ حریص کی یہ خواہش ہی کہ مین بھی خواجہ عمرو کو دیکھون مین نے تصویر تو دیکھی ہی مگر
اصلی صورت نہین دیکھی ہی اصلی صورت دیکھنے کا بہت اشتیاق ہی مین بھی آپ کے
صدقہ مین دیکھ لونگا اُسیوقت خواجہ نے نکال کر پھر خواجہ نقلی کو دکھا دیا مگر خواجہ
بھی بیہوش تھے اور لندھور وغیرہ بھی سب بیہوش تھے کوئی ہوش مین نہ تھا
جب حریص دیکھ چکا خواجہ نے کہا کہ دیکھا تیری خواہش پوری ہوئی اُسنے کہا کہ جی
ہان بس خواجہ نے اُن سب کو ندر زنبیل کیا اور حریص و انصرام سے کہا کہ لے چلو طلسم
مین مین شندکال سے بھی مل لون اور اُن قیدیون کو شندکال سے لے لون اور جاکر خداوند
کو دون و علمشاہ وغیرہ کا حال بیان کرون تاکہ خداوند اُنکو بھی عنطاق کے پاس سے
طلب کرین انصرام نے کہا کہ بہت خوب انصرام انتظار کرنے لگا اور یہ خیال کرنے
لگا کہ مین بھلا انکے روبرو کیا سحر کرون میری بھی یہ لیاقت ہی کہ انکی موجودگی مین سحر کرون
ایسا نہ ہو کہ ناخوش ہون کہ ہم کو اپنا کمال دکھایا یہ خود سحر کرکے ہم سب کو طلسم مین
لے جائینگے خواجہ اُسکے بشرہ سے سمجھ گئے فرمایا کہ اے انصرام و حریص تم دونون
تخت سحر تیار کرو اُسپر ہم سوار ہون اور تم بھی بیٹھو اور طرف طلسم کے چلو ہم اسوقت
سحر نہ کرینگے کیونکہ ابھی ابھی ہم بڑی دور ہو آئے ہین تھک گئے ہین اگر ہم سحر کرکے
چلینگے تو اور زیادہ پریشان ہونگے ہم کو آسمان پر بھی خداوند کے پاس جانا ہی کیونکہ

عرصہ بہت ہوا ہی ہم کو آئے ہوئے اکثر کام خدا کے خراب پڑے ہونگے جو کہ میرے ذمہ ہین
بس عرصہ نہ کرو انصرام نے جواب دیا کہ مین آپ کے روبرو سحر کر سکتا ہون بھلا میری
یہ لیاقت ہی خواجہ نے جواب دیا کہ جب کہ ہم اجازت دیتے ہین تو پھر تم کو کیا ہوا سحر
کرنے کو انصرام نے جواب دیا کہ خوشی آپ کی یہ کہکر انصرام و حریص نے تخت سحر تیار
کیا اُسپر خواجہ بیٹھے ایک طرف ہاتھ باندھکر انصرام بیٹھا ایک سمت حریص بس
سحر کیا تخت اُڑکر طرف طلسم کے چلا چنانچہ انصرام خواجہ کو لے کر داخل طلسم ہوا یہان
اندرون طلسم دربار شندکال کا آراستہ ہی کیسے کیسے زبردست ساحر اپنے دنگلون پر
بیٹھے ہوئے ہین شکلین مہیب ہاتھ پاؤن منھ آنکھون سے شعلہ نکلتے ہوئے سمور تین
سیاہ سانپ لپٹے ہوئے جھولیان کاندھون پر سب کے سب بلاے جہان آفت
روزگار اپنے عہد کے سامری و جمشید شندکال تخت پر متمکن پس پشت وزیر بگس رانی
کر رہے ہین دربار مین ذکر انصرام جادو کا ہو رہا ہی کہ کئی دن ہوئے انصرام کو گئے
ہوئے براے اسیری عمر ابھی تک نہین آیا نہ معلوم اُسپر کیا گذری یہی ذکر تھا کہ
ایک برق کوندی سب نے اُس برق کی طرف دیکھا کیا دکھائی دیا کہ ایک تخت
چلا آتا ہی اُسپر تین ساحر بیٹھے ہوئے ہین چونکہ وہ تخت بلند تھا اس سبب سے
اچھی طور سے کوئی پہچان نہ سکا کہ کون ہی اب سب اُسی طرف دیکھنے لگے کہ جب وہ
تخت نیچا ہوا اب سب نے دیکھا کہ اُن مین ایک تو انصرام جادو ہی جسکا ابھی ذکر
ہو رہا تھا دوسرا ساحر جو ہی وہ بیرون طلسم کا رہنے والا ہی ملازمان رموز جادو سے
ہی تیسرا جو شخص ہی وہ نیا ہی کبھی اسکو ہم نے نہین دیکھا ہی نہ ان اطراف کا رہنے
والا ہی نہ یہان کے ساحرون سے مشابہ ہی کوئی بہت بڑا بزرگ ہی کہ انصرام وغیرہ
اُسکے روبرو ہاتھ باندھے ہوئے بیٹھے ہین یہ دیکھکر شندکال سے عرض کیا حضور
ملاحظہ فرمائین کہ ابھی خداوندا انصرام کا ذکر فرما رہے تھے دیکھیے تخت پر سوار
انصرام مع دو اور ساحرون کے آتا ہی ایک ساحر کو تو ہم غلامون نے پہچانا کہ
بیرون طلسم کا رہنے والا ہی رموز جادو کا ملازم ہی مگر یہ دوسرا ساحر جو کہ بیچ مین

بیٹھا ہی جسکے روبرو انصرام و ملازم رموز جادو ہاتھ باندھے ہوئے بیٹھے ہین کون ہی ہم نے نہین پہچانا کیونکہ ہم نے آجتک اس وضع و طرح کا کوئی ساحر اس اطراف بھر مین نہین دیکھا یا تو یہ کوئی دیوتا ہین یا اور کسی اقلیم کے رہنے والے ہین یا پرانے ساحرون مین سے ہین یہ انصرام کو کہان مل گئے جو انصرام انکو لے کر یہان آیا اور انکے آنے کا کیا سبب ہی ہم کو تو بڑا عجب ہی شنکال نے یہ تقریر اہل دربار کی سُنکے سر اُٹھا کر دیکھا اور دیکھکر کہا کہ مین نے بھی نہین پہچانا کہ یہ کون ہی ضرور کوئی اگلا ساحر ہی نہ معلوم یہان کس ضرورت سے آیا ہی یہ باتین ہو رہین تھین کہ وہ تخت صحن مین آکر اُترا سب اسی طرف متوجہ ہین کہ جب تخت زمین پر آیا انصرام نے ملک الموت قدرت سے کہا کہ آپ تشریف رکھین مین بادشاہ سے آپ کی تشریف آوری کی خبر کرتا ہون تاکہ وہ آگاہ ہوکر آپ کے استقبال کو آئین آپ کی عزت کرین ملک الموت نے کہا کہ جاؤ بس انصرام حریص جادو کو ہمراہ لے کر ایوان مین آیا انصرام و حریص نے مجراگاہ پر سے شنکال کو مجرا کیا شنکال نے انصرام کی طرف دیکھ کر کہا کہ اے انصرام تم نے تو بڑا عرصہ کیا کہان تھے خواجہ عمر کو پکڑ لائے اور یہ حریص جادو ملازم رموز جادو تم کو کہان مل گیا جو اسکو ہمراہ لائے انصرام نے جواب دیا کہ کیا عرض کرون حضور کیا تشریف فرما ہین خوش ہو جیے کہ آپ کے مقدر نے یاوری کی اور ہم سب کے نصیب جاگ گئے کہ ملک الموت قدرت حضور کے پاس تشریف لائے ہین وہ سامنے تخت پر جلوہ فرما ہین اُٹھیے اور اُنکو دربار مین لائیے شنکال نے کہا کہ وہ کہان ہین اور تمھارے ہمراہ کیونکر آگئے اور تم سے کہان ملاقات ہوئی انصرام نے عرض کیا کہ مین یہ سب واقعہ عرض کرونگا پہلے آپ اُنکو لے تو آئیے مین کیا کرامت عرض کرون حریص موجود ہین انسے دریافت کر لیجیے اگر میرے کہنے کا باور نہ ہوا انھون نے بھی تو کرامت ملک الموت قدرت کی دیکھی ہی ادنی سی تو یہ کرامت ہی کہ بیٹھے بیٹھے غائب ہو گئے اور جسکو چاہا پکڑ لائے یا جسکی چاہا روح قبض کر لائے ایسا دیر ہو گیا عرصہ ہونے کے سبب سے ناخوش ہون اور سب اہل دربار کی روحین قبض کر لین مالک

ارواح وقابض ارواح یہی ہین یہ جوانصرام نے کہا کسی قدر شندکال واہل دربار کو خیال ہوا شندکال نے دل مین خیال کیا کہ کیا نقصان ہی ضرور کوئی مرد بزرگ ہین اور مقرب بارگاہ خداوندی ہین انکے استقبال مین کیا ہرج ہی یہ خیال کرکے اہل دربار سے کہا کہ چلو استقبال کرین انصرام بہت تعریف کرتا ہی شاید ایسا ہی ہو جو اپنے گھر مین آئے اُسکی عزت لازم ہی بس شندکال تخت پر سے اُٹھ کر صحن مین آیا ملک الموت کو سلام کیا مع اہل دربار کے خواجہ نے سب کو سلام کا جواب دیا شندکال نے بڑھکر خواجہ سے کہا کہ ایوان مین تشریف لے چلیے اپنے حال و اسم مبارک سے آگاہ فرمائیے ہم آپ کی صورت دیکھکر آپ کے حالات سننے کے بہت مشتاق ہین انصرام نے بہت کچھ آپکی تعریف کی ہی یہ سُنکے خواجہ تخت پر سے اُٹھکر ہمراہ شندکال ایوان مین آئے شندکال نے تخت پر بٹھایا خود سامنے بیٹھا بڑی عزت وآبرو سے پیش آیا بہت حرمت کی صرف صورت ہی دیکھکر اور انصرام کے کہنے پر یہ عزت کی جب سب بیٹھ چکے انصرام اپنے مقام پر بیٹھا حریص جادو کو کرسی مرحمت ہوئی وہ اُس پر بیٹھا سلام کرکے اب شندکال نے خواجہ سے دریافت کیا کہ آپ اپنے حال سے آگاہ فرمائیے اور اسم مبارک سے آگاہ فرمائیے ملک الموت نقلی نے کہا کہ انصرام سے دریافت کرو وہ تم سے سب حال بیان کرے گا مین اُسکو آگاہ کرچکا ہون تب شندکال نے انصرام سے پوچھا انصرام نے عرض کیا کہ جب مین آپ سے رخصت ہوکر برائے تلاش عمر چلا آجتک جنگلون مین تباہ پھرا کہین پتہ نہ ملا آج مین صبح کو جو تلاش مین چلا پیاس شدت سے معلوم ہوئی دریا کے کنارے پر پہونچا وہان آپکو تشریف فرما دیکھا قریب گیا سلام کیا آپ نے جب مہربانی فرمائی سامنے بیٹھ گیا حال دریافت کیا آپ نے اپنی سب حالت بیان کی یہ کہکر کل تقریر خواجہ کے روبرو شندکال و اہل دربار کی حرف بحرف و خواجہ کا غائب ہونا و عمر نقلی کا دکھانا حریص کا آنا اور اُسکا حال بیان کرنا کہ مین نامہ لے کر آیا ہون طلسم کو جاتا ہون اپنا خواہش کرنا کہ میری سفارش کیجیے سب بیان کیا کچھ باقی نہ رکھا جب انصرام بیان کرچکا اب

سب کو کسی قدر انصرام کے کہنے کا یقین ہوا مگر شنشکال کو تو بالکل یقین ہو گیا پلٹ کر جو
ملک الموت قدرت کی طرف دیکھا تو تخت پر نہ پایا شنشکال و اہل دربار گھبرا گھبرا کر دیکھنے
لگے کہ کہان چلے گئے انصرام نے کہا کہ آپ پریشان نہ ہون کسی ضرورت سے گئے ہونگے
تشریف لاتے ہونگے یہ ذکر تھا کہ آپ ظاہر ہوئے سب نے دیکھا کہ اسی مقام پر بیٹھے ہوئے
ہین اب تو سب کو یقین واثق ہو گیا کہ ضرور یہ ملک الموت قدرت ہین اب تو سب اہل دربار
نے اُٹھ کر شنشکال کے حکم سے قدمبوسی حاصل کی ہاتھون کو آنکھون سے لگایا شنشکال
نے بھی قدم چومے ہاتھون کو بوسہ دیا ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ آپ نے بڑی مہربانی کی
اور عنایت فرمائی کہ اپنی زیارت سے مشرف فرمایا آپ کی کیا زیارت ہوئی گویا خداوند کی
زیارت ہوئی ہم سب کی خداوند سے سفارش فرمایئے گا ہم لوگ خداوند کے نام پر جان و
دل سے نثار ہین اور ہماری طرف سے عرض فرمایئے گا کہ ہم لوگون کو خدا پرستون نے
بہت پریشان کیا ہی لہذا اُنکے شر سے ہم کو بچایئے اُنپر اپنا عذاب نازل فرمایئے یہ تو فرمایئے
کہ آپ اسوقت بیٹھے بیٹھے کہان تشریف لے گئے تھے خواجہ یعنی ملک الموت قدرت
نقلی نے جواب دیا کہ ابھی ابھی حکم خداوند آیا کہ تو جاکر شہر عنطاقیہ سے علمشاہ و آہو چشم
کو لے آ اُن دونون کو عنطاق نے اسیر کر لیا ہی اور جو اُسنے اپنے عزیزون کو اسیر کیا ہی
جو کہ علمشاہ سے مل گئے تھے اُنکو چھوڑ آ ہم اُنکے قلب کی حالت کو پلٹ دینگے وہ
پھر عنطاق کی اطاعت کرینگے بس ہین وہان گیا تھا اُن دونون کو لے آیا میرے پاس
موجود ہین اے شنشکال آگاہ ہو کہ اب خداوند کو تم سب کے اوپر رحم آیا اور یہ خیال پیدا ہوا
ہی کہ خدا پرستون نے بہت سر اُٹھایا ہی لہذا وہ ان سب کے تباہ کرنے کی فکر مین ہین
چنانچہ بہت سے فرشتہ مقرر کیے ہین کہ وہ خدا پرستون کو اسیر کر کے لائین مجکو بھی اسی
کام کے لیے زمین پر بھیجا تھا کہ تم جاکر عمر عیار کو پکڑ لاؤ چنانچہ مین نے آکر عمر عیار کو اسیر
کر لیا اور یہ بھی حکم دیا تھا کہ شنشکال کے پاس جانا اُسکے پاس سیمائے مہر جمال و
پسر حمزہ جہانگیر اسیر ہی ان دونون کو بھی لے آنا تاکہ مین سب خدا پرستون کو داخل
دوزخ کرون و سیمائے مہر جمال کے قلب کو صاف کر کے شنشکال کے پاس بھیجدون

مین طلسم مین آنے والا تھا کہ تمھارے ملازم الصرام سے ملاقات ہوئی وہ عمر کی تلاش مین
پھر رہا تھا کہ مین نے اسکو دیکھا اُسکے حال سے اپنے علم کے زور سے آگاہ ہوا اُسکو اپنے
قریب بلا یا سب حال اُس سے دریافت کیا اپنا حال بیان کیا جو کہ اُسنے تمھارے روبرو
بیان کیا ہی اسی عرصہ مین چند روحون کے قبض کرنے کا حکم ملا مین روحین قبض کرنے چلا
گیا وہان سے جو آیا تو حریص جادو نامہ بر عنطاق کا اُس دریا پر پہونچا اسنے اپنا حال
بیان کیا میری کیفیت سُنی پس مین بموجب حکم خداوند مہمان آنے والا تھا ان دونو نکو
ہمراہ لے کر آیا یہ کہکر کہا کہ ای شندکال خداوند تم سے بہت خوش ہین اور تم کو بہت
عزیز رکھتے ہین اور مہمان کے تمام باشندون کو اور مین بھی تمھاری سفارش کرونگا اے
شندکال خداوند نے حکم دیا ہی کہ تم جہانگیر و سیمائے مہر جمال کو میرے پاس بھیجدو
ای شندکال پس اُنکو طلب کر کے میرے حوالے کرو تاکہ مین خداوند کے پاس لے جاؤن
لو دیکھو لو خواجہ بھی میرے پاس موجود ہین اور رلندھور بھی اور گوہر آرا و غزالہ و گلشاہ
و آہو چشم جنکو مین ابھی ابھی اسیر کر کے لایا ہون یہ کہکر سب کو زنبیل سے نکال کر
دکھا دیا سب نے عمر وغیرہ کو دیکھا اور پہچانا تو بالکل یقین ہو گیا ذرا شک نہ رہا
اب تو ہر ایک اپنی خواہش ظاہر کرنے لگا کہ میری طرف سے خداوند سے عرض کیجیے کہ
کوئی اولاد کے لیے کہتا ہی کوئی زیادتی عمر کی خواہش کرتا ہی خواجہ نے اعتقاد زیادہ
کرنے کے لیے وہ شیشہ جس مین چند رنگ برنگ کی تتلیان بند تھین دکھایا اور
کہا کہ یہ روحین ہین اُن لوگون کی کہ جنکے قبض کرنے کا حکم ہوا تھا اب اُنکو آسمان پر
لے جا کر ایک شیشہ کے مکان مین چھوڑ دونگا یہ وہان بند رہین گی اے
شندکال آگاہ ہو کہ آسمان پر ایک درخت ہی کہ اُسکے پتون پر تمام بندگان خداوند
کے نام و خدا پرستون کے نام تحریر ہین پس جسکے نام کا پتہ خشک ہو کر گرتا ہی
اُسکی روح کے قبض کرنے کا حکم ہوتا ہی اگر باور نہ ہو دیکھو لو جن جن لوگون کی روحین
مین نے قبض کی ہین اُنکے نام کے پتے میرے پاس موجود ہین یہ کہکر بہت سے
خشک پتے نکالکر سامنے ڈالدیے سب نے دیکھا کسی پر لقا کا نام تھا کسی پر

زمرد ثانی و فرعون ثانی و دیگر ساحرون کا نام تحریر تھا یہ دیکھ کر اُنکو سب کے حواس جاتے
رہے ہر ایک منت و سماجت کرنے لگا کہ ہم پر مہربانی فرمایئے گا ہماری روح نہ
قبض فرمایئے گا خواجہ نے دیکھا کہ رنگ جم گیا اور زیادہ تر کرامتین دکھائین رنگ
اسی امر پر جم گیا تھا کہ جب عمرو وغیرہ کو اسیر دکھایا تھا حریص حیران بیٹھا ہوا
تھا کہ مین علمشاہ وغیرہ کو تو غنطاقیہ مین قید چھوڑ آیا تھا یہ کیونکر یہ آگئے پھر خیال
آیا کہ ملک الموت ہین جہان چاہین چلے جائین انکو کون منع کر سکتا ہی شندکال
نے بھی ان سب کو پہچانا کیونکہ دیکھ چکا تھا اُنکو حواس جاتے رہے ہر ایک خوشامد
کر رہا ہی خواجہ بیٹھے ہوئے ہین کہ بیٹھے بیٹھے خواجہ نے کہا کہ ای شندکال پھر کیا
کہتا ہی جہانگیر و سیمائے مہر جمال کے بارے مین مین کیا خداوند سے کہون آیا دیگا
یا نہین شندکال نے کہا کہ وہ حاضر ہین مین ابھی بلائے دیتا ہون آپ اپنے ہمراہ لے
جایئے خداوند کو اختیار ہی مین خداوند کے حکم سے سرتابی کر سکتا ہون میری اتنی بھی
مجال ہی راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ نے وہ اپنا رنگ جمایا اور ایسی عمدہ عیاری کی
کہ سب کی مارے خوف کے جان پر بنی ہوئی تھی میان شندکال سحر وغیرہ سے دریافت
کرنا بھول گئے انصرام نے کچھ اسطور سے اُس تقریر کو بیان کیا جو کہ خواجہ نے
انصرام سے کی تھی کہ سب کو یقین آگیا بڑی عزت کی گئی ہر ایک ہاتھ باندھے
ہوئے مثل غلامون کے بیٹھا ہی یہی حال شندکال کا ہی کہ سر جھکائے بیٹھا ہی یہ خوف ہی
کہ اگر مین نے سر اُٹھایا اور ذرا بھی کسی امر سے انکار کیا انھون نے روح قبض کر لی مین
کیا کر سکون گا سامنے موجود ہون بھاگ بھی نہین سکتا ہون سوا بجا اور درست
کے دوسری لفظ زبان پر نہین ہی خواجہ فرما رہے ہین کہ خداوند تم سے بہت خوش
ہین فرماتے تھے کہ مین ایک مرتبہ شندکال کو اپنے پاس طلب کرونگا اور خود
بھی اُسکے پاس جاؤنگا وہ میرا بندہ خاص ہی اُسکی خاطر سے ان خداپرستونکو غارت
کر دونگا کیونکہ میرے بندۂ خاص کے تکلیف دینے کے درپے ہوئے ہین شندکال
و اہل دربار کہتے ہین کہ پھر انکو نہ سب کا خیال ہوگا تو اور کسکو ہوگا ہم سب اُن کے

بندے ہین وہ ہمارے خداوند ہین خواجہ نے کہا کہ ای شندکال پھر جہانگیر و مہر جمال
کو طلب کرو تاکہ ہین جاؤن وہان آسمان پر میرا خداوند کو انتظار ہوگا شندکال نے ہاتھ
جوڑ کر عرض کیا کہ مین ایک امر کا امیدوار ہون آج حضور تشریف رکھین دعوت کر لون
جو نان و نمک میسر ہو اُسکو نوش فرمالین تب تشریف لے جائین کیونکہ میری سعادت
و نیک نامی کا سبب ہوگا اور باعث برکت ہوگا کہ آپ ایسا فرشتہ مقرب میرا مہمان
ہو جواب دیا کہ ای شندکال ہین ٹھہر نہین سکتا ہون چند امور خدائی و انتظام دنیا و کار
خانہ دنیا میرے تعلق ہین اگر ہین نہ جاؤنگا وہ خراب ہونگے جب وہ خراب ہوئے
تو خداوند مجھسے ناخوش ہونگے جب خداوند ناخوش ہونگے تو میرے لیے خرابی ہوگی
بس ہین ٹھہر نہین سکتا ہون دعوت کو جو تم نے کہا تو اسکا جواب یہ ہے کہ جب ہین ٹھہر
نہین سکتا ہون نہ ہین دعوت کا کھانا کھا سکتا ہون کیونکہ ہین فرشتہ ہون اور فرشتے
نہ کھاتے ہین نہ پیتے ہین دنیا کے کھانون سے ہم لوگ بری ہین جو اشیا آسمان پر بہشت
ہین پیدا ہوتے ہین وہ ہم کھاتے ہین دنیا کے اشیا سے ہم کو سروکار نہین ہے بس
جب ہم کھا نہین سکتے ہین تو پھر کیا ضرورت ہے کہ ہین یہان ٹھہرون تم قیدیون کو
طلب کرو ابھی مجکو عنطاق کے قیدیون کا بھی انتظام کرنا ہے یہ سُنکے شندکال نے
اُسیوقت حکم دیا کہ جہانگیر و سیمائے مہر جمال کو بہت جلد حاضر کرو کیونکہ ان دونونکو
خداوند نے طلب فرمایا ہے یہ حکم دیکر شندکال نے حریص سے کہا کہ ای حریص تم
کس ضرورت سے آئے ہو حریص نے جواب دیا کہ ہین نامہ لیکر آیا ہون رموز جادو
و عنطاق کج کلاہ کا آپ کے پاس شندکال نے کہا کہ ای حریص وہ نامہ لاؤ ہین
دیکھون حریص نے نامہ جھولی سے نکال کر شندکال کو دیا شندکال نے نامہ لیکر
دبیر کو دیا دبیر نے نامہ پڑھا سب اہل دربار و شندکال و ملک الموت قدرت
نے سُنا مضمون نامہ سے سب آگاہ ہوئے جب دبیر نامہ پڑھ چکا اُسوقت شندکال
نے ملک الموت قدرت سے کہا کہ اسکا جواب کیا تحریر کیا جائے جو آپ
فرمائین وہ تحریر کیا جائے جواب دیا کہ یہ جواب تحریر کردو کہ خداوند نے ملک الموت قدرت

کو بھیجکر علمشاہ و آہو چشم کو قید خانہ سے منگالیا ہی اپنے پاس وہ علمشاہ کو تو جہنم مین ڈالدینگے اور آہو چشم کے قلب کو صاف کرکے میرے پاس بھیجدینگے رہئے تمھارے عزیز و اقارب جو کہ علمشاہ کے شریک ہوگئے تھے اور تم نے اُنکو اسیر کرلیا ہی اُنکے بھی قلب کو پلٹ دینگے کہ وہ تمھاری اطاعت کرینگے اس امر سے اطمینان رکھو اور اُن سبکو قید رکھو اب خداوند کو خیال آگیا ہی وہ سب خدا پرستون کو غارت کردینگے باقی خیریت ہی تم پریشان نہ ہونا کیونکہ علمشاہ و آہو چشم کو اُنھون نے طلب کرلیا ہی یہ لکھوادو جو کہ مین نے بیان کیا ہی بس شنکال نے جو کچھ ملک الموت قدرت نے کہا جواب مین نامہ عنطاق کے لکھوادیا ادھر تو نامہ تیار ہونے لگا اُدھر داروغہ زندان خانہ جہانگیر و سیماے مہر جمال کو لیکر حاضر ہوا جب یہ دونون قیدی حاضر ہوئے پیش کیے گئے بس شنکال نے ملک الموت قدرت سے کہا کہ لیجیے یہ دونون قیدی حاضر ہین بس یہ کہنا تھا کہ ملک الموت قدرت نے کہا کہ انکو سامنے لاؤ جب جہانگیر و سیماے مہر جمال سامنے ملک الموت قدرت کے آئے ملک الموت قدرت نے جہانگیر کا ہاتھ پکڑکر اپنے سامنے کھینچا وہ جیسے سامنے آئے ہاتھ جو اُٹھایا ہاتھ کا اُٹھنا تھا کہ جہانگیر اُسی حالت قید مین بیہوش ہوکر گرپڑے اسی طور سے ہاتھ اُٹھاکر جہانگیر کو بھی اسی طرح سیماے مہر جمال کو بھی بیہوش کیا جب یہ بیہوش ہوکر گرے کہا کہ انکی قید دفع کردو قید دفع کی گئی بس ملک الموت قدرت نے جہانگیر و سیماے مہر جمال کو اُٹھاکر نذر زنبیل کیا خواجہ وغیرہ بھی پڑے ہوئے تھے سامنے اُنکو بھی اُٹھاکر نذر زنبیل کیا راوی بیان کرتا ہی کہ جب جہانگیر دربار مین شنکال کے آئے تھے اُسی حالت قید مین سلام کیا تھا کہ سلام میرا اوپر اُس شخص کے جو خدا کو برحق جانتا ہو اس سلام کے کرنے سے اہل دربار نے تاؤ پیچ کھایا تھا مگر ملک الموت قدرت نے منع کیا کہ جو شخص جسکو مانتا ہو اُسکو وہ اپنے مذہب کے طریقہ سے سلام کرتا ہی اسکا بُرا ماننا بیکار ہی دوسرے یہ قیدی ہی اسکے کسی بات کا بُرا نہ مانو سب ساکت ہوکر رہ گئے تھے بھلا اب کس کی مجال تھی جو کچھ کلام کرسکے کیونکہ سب ملک الموت قدرت

کے خوف سے ساکت ہوگئے تھے راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ نے حباب مار کر جہانگیر و
سیمائے مہر جمال کو بیہوش کیا تھا یہ سبب تھا کہ جو بیہوش ہو کر گرے تھے مگر خواجہ
نے اس چالاکی سے حباب مارے تھے کہ کسی نے نہ دیکھا اور نہ کسی پر ثابت ہوا سب یہ
سمجھے کہ ملک الموت کے ہاتھ مین یہ تاثیر تھی کہ یہ بیہوش ہوگئے جب خواجہ اُن سبکو
نذر زنبیل کر چکے تھے اطمینان ہوگیا کہ ان دونون پر قبضہ تو ہوگیا اگر اب ظاہر بھی ہوجائیگا
تو کچھ پرواہ نہین ہے اُدھر دبیر نے نامہ طیار کیا اور شنکال کے روبرو پیش کیا اور عرض کیا
کہ یہ نامہ موجود ہے شنکال نے وہ نامہ لے کر حریص کو دیا کہ یہ جواب نامہ بھی لے جاؤ اور
اپنے بادشاہ کو دیدینا حریص نے تو نامہ لیکر جھولی مین رکھا اور قصد کیا کہ سلام کر کے
رخصت ہون کہ ملک الموت قدرت نے کہا کہ اے حریص مین تیرے قصد سے آگاہ
ہوگیا ہون کہ تو اب شنکال سے رخصت ہو کر اور جواب نامہ لے کر جائے گا لہذا ابھی
ابھی خداوند کا میرے نام حکم آیا ہے خداوند نے فرمایا ہے کہ اے فرشتہ من ہم تم کو حکم دیتے
ہین کہ تم عنطاق کے پاس بھی جاؤ کیونکہ اُسنے یہ بہت بڑا کام کیا ہے کہ خداپرستون کو
اسیر کیا ہے ہم اُس سے بہت خوش ہوئے ہین اور نہایت خوشنود ہین گو ہم اُس سے ناراض
تھے مگر اُسکے اس کام سے خوش ہوگئے ہین لہذا تم جا کر اُسکا اطمینان کرآؤ اور کہدو کہ
علمشاہ و آہو چشم کو ہم نے طلب کرلیا ہے اور ان سب کو قید رکھو ابھی ہم بروز جشن نوروزی
سب کی قلب ماہیت کر دینگے اور اُسکو دکھا بھی دینا کہ یہ دونون میرے پاس موجود
ہین اگر تم کو یقین نہ ہو قیدخانہ مین کھلوالو بس مین بھی چلتا ہون تو میرے ہمراہ چلنا یہ جو
ملک الموت قدرت نے کہا حریص نے عرض کیا بہت خوب اب خواجہ یعنی
ملک الموت قدرت نے شنکال سے کہا کہ اب مین جاتا ہون اب تم اطمینان رکھو
کہ خداوند سب خداپرستون کا خاتمہ کرا دینگے ایک کو زندہ نرکھین گے اُنکو اب اسطرف
توجہ ہوئی ہے شنکال نے عرض کیا کہ مین کچھ عرض نہین کرسکتا ہون دعوت سے آپ نے
انکار فرمایا خیر اگر خلاف مرضی نہ ہو تو مین کچھ زر سرخ و سفید حاضر کرون اُنکو قبول فرمائیے
جواب دیا کہ ہم کو اسکی بھی ضرورت نہین ہے خیر تم دیتے ہو ہم یہ روپیہ تم سب کا اُن بندون

تقسیم کرو ینگے کہ جو کہ بالکل محتاج ہین اور خدا سے ڈرتے ہین لاؤ یہ جو کہا شندکال نے اور سب
اہل دربار نے اپنی اپنی لیاقت کے موافق روپیہ منگا کر انبار لگا دیا خواجہ نے جال الیاسی
مار کر سب روپیہ نذر زنبیل کر لیا جب روپیہ نذر زنبیل کر چکے اُسوقت شندکال سے
کہا کہ لے اب جاتا ہون خداوند سے بہت کچھ تمھاری طرف سے کہدونگا اور تم سبکی
از حد تعریف کرونگا تم اطمینان رکھو مگر اس امر کا خیال رہے کہ جہانتک ہوسکے خداوند
کی عبادت کیے جانا اُس مین فرق نہ ہو خداوند بہت خوش ہونگے اب مین عنطاق
کے پاس جاؤنگا وہان سے آسمان پر جاؤنگا کیونکہ حکم خداوند ہوا تو خداوند عنطاق سے
خوش ہوئے ہین یہ جو کہا تو ہاتھ باندھکر شندکال نے عرض کیا کہ یا ملک الموت قدرت
میری ایک عرض قبول فرمائیے مین یقین کرتا ہون کہ یہ میری عرض حال ضرور قبول ہوگی
نا امید نہ فرمایئے گا جواب دیا کہ بیان کرو کہا کہ میری خواہش یہ ہی کہ آپ عنطاق کج کلاہ
کے دربار مین یون اکیلے نہ تشریف لے جائین بلکہ جاہ و حشم کے ساتھ تاکہ وہ بھی خیال
کرے اور سمجھے کہ یہ ملک الموت قدرت ہین اُسکی نگاہون مین وقعت ہو اور اس
طور سے جانے مین وقعت نہ ہوگی سبب یہ ہی کہ جب دنیا پر آئے تو موافق دستور
دنیا کے کام کرے اہل دنیا وقعت اُس وقت تک نہین کرتے ہین جب تک کسی
قسم کی شان و شوکت نہین دیکھتے ہین خصوصاً بادشاہ لوگ کسی کی بدون شان و شوکت
دیکھے ہوئے عزت و آبرو نہین کرتے ہین بس میری خواہش یہ ہی کہ سامان شوکت آپکے
ہمراہ کرون تاکہ آپ کی عزت و آبرو عنطاق کرے جواب دیا کہ ہم فرشتے ہین ہمکو شان و
شوکت کی ضرورت نہین ہی ایک ہماری صورت دیکھکر عزت و حرمت کرینگے اور
ساتھ حرمت کے پیش آئینگے ہمکو تزک و حشم دنیا سے کیا کام ہی شندکال نے جواب دیا
کہ یہ ضرور ہی مگر میرا تو یہ جی چاہتا ہی کہ آپ عنطاق کے پاس جو جائین تو شان و شوکت
سے جائین تاکہ میرا بھی نام ہو اور آپ کی عزت ہو راوی کہتا ہی کہ خواجہ نے دیکھا کہ
شندکال نہ مانے گا بدون شان و شوکت ہمراہ کیے ہوئے اور یہ اس قصد سے چلے
تھے کہ عنطاق کے پاس چلکر تیاری کرکے عملشاہ وغیرہ کو رہا کرین اور سب پر

اپنا قبضہ کرین اگر بن پڑے تو عنطاق کو قتل کرین جب شندکال سے یہ تقریر سُنی تو اب
گھبرائے خیال کیا دل مین کہ یہ تو بڑی خرابی ہوئی اس حالت مین یہ غیر ممکن ہی کہ عیاری
کرسکون فکر کرنے لگے فکر کرکے یہ امر خیال مین آیا کہ اسکو دھوکا دون اسکے کہنے پر بھی
عمل کرون اور اپنا کام بھی ہو بس شندکال سے کہا کہ کیا سامان شوکت ہمراہ کروگے
اُسنے عرض کیا کہ جلوس سواری وغیرہ جواب دیا کہ ای شندکال جلوس سواری کی
کچھ ضرورت نہین ہی تم صرف چند سردار میرے ہمراہ کردو مین جب قریب ملک عنطاقیہ
پہونچونگا سب سامان شوکت خود بخود موجود ہوجائے گا ہان یہ سردار تمھارے
جنکو بموجب تمھاری خواہش کے ہمراہ لیتا ہون یہ میری وہان تعریف کرین اور
جو جو کرامات مجھسے ظاہر ہوئی ہی وہ بیان کرین تاکہ عنطاق کو یقین آجاے دوسرے
ان سردارون کو مین اپنے ہمراہ آسمان پر لے جاؤنگا خداوند کی خدمت مین پہونچاؤنگا
اور یہ عرض کرونگا کہ یہ بندے آپ کے آپ کی زیارت کو حاضر ہوئے ہین اور شندکال
کا پیام لائے ہین تمھاری جو خواہش ہی وہ انسے بیان کرادونگا اور انکو سیر بہشت کرادونگا
یہ امر ضرور ہی کہ خداوند بہت خوش ہونگے اور یہ اُنکو خیال ہوگا کہ شندکال میرا بندہ
خاص ہی اُسنے اپنے سردار میرے پاس بھیجے ہین یقین ہی کہ وہ پھر ہم کو بھی طلب کرین
اور تمھاری زیادہ عزت کرین اور ان سردارون کو زیارت خداوندی نصیب ہوا اور سیر
بہشت بھی شندکال نے جواب دیا کہ جب یہ امر ہی تو مین بھی ہمراہ چلون جواب دیا
کہ تمھارا چلنا ابھی مناسب نہین ہی جیسے تم کہتے ہو کہ آپ بدون شان و شوکت
کے عنطاق کے پاس نہ جائیے عزت نہ ہوگی تو ای شندکال بدون بلائے ہوئے
جانے مین عزت کم ہوتی ہی جو کہ بلائے ہوئے مین ہوتی ہی بس تم اطمینان رکھو
اور خاطر جمع رکھو مین خداوند سے کہکر طلب کرونگا تمھاری عزت و آبرو سب اہل
آسمان کرینگے فرشتے حورین و غلمان تمھارے استقبال کو آئینگے اور عزت سے
خداوند کی خدمت مین لے جائینگے وہان بھی بہت عزت ہوگی اور سب آبرو کرینگے
کہ یہ بندہ خداوند کا ہی دنیا کا بادشاہ ہی بس اسطور سے جانا مناسب نہین ہی یہ جو کہا

شندکال نے جواب دیا کہ جو آپ کی مرضی جن سرداروں کو تجویز فرمائیے وہ آپکے ہمراہ ہوں
راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ نے یہ جو کہا کہ چند سردار میرے ہمراہ کردو اور شندکال کو ہمراہ نہ لیا انکار
کیا اسکا سبب یہ ہی کہ خواجہ نے خیال کیا تھا دل مین کہ یہ سردار جو ہمراہ ہونگے انکو راہ مین
دھوکا دے کر عیاری کر کے قتل کر ڈالونگا اور نامہ بر کو غنطاق کے نذر زنبیل کر کے اُس کی
صورت بنکر جاؤنگا عیاری کر کے علمشاہ وغیرہ کو رہا کر لونگا اگر شندکال ہمراہ ہوگا یہ
بادشاہ طلسم ہی سحر بند ہو گا بس اسکا قتل ہونا بدون طلسم کشا کے غیر ممکن ہی جب
یہ امر ہی تو یہ قتل نہ ہو گا سب کام بگڑ جائے گا اگر یہ امر خیال کرو کہ بیہوش کر کے نذر زنبیل
کر لوں تو پھر موکل اسکی حفاظت کے لیے ضرور مقرر ہونگے وہ دست رس نہ ہونے دینگے بس
اسکو ہمراہ لینا اچھا نہین ہی اس سبب سے خواجہ نے یہ فقرہ شندکال کو دیا جب
شندکال نے یہ کہا کہ آپکا جسکو جی چاہے ہمراہ لے جائیے اُسوقت ملک الموت قدرت
نے پکار کر کہا کہ جن لوگوں کو جیتے جی آسمان پر جانا ہو اور خداوند کی زیارت کا شوق ہو وہ
میرے ہمراہ چلین یہ ضرور خیال کر لین کہ سوائے خداوند کے اور حوروں و غلمان و فرشتوں
کے کوئی زندہ آسمان پر نہین گیا ہی سوائے مجھ کے جانے کے مین زندہ لے جاتا ہوں
مین ملک الموت قدرت ہوں مجکو سب طور کا اختیار ہی اگر کوئی بے ادبی و گستاخی
کسی سے سرزد ہوگی فوراً روح قبض کر لونگا یہ جو پکار کر کہا پہلے تو سب اہل دربار
نے قصد کیا تھا کہ ہم کہین کہ ہم سب آپ کے ہمراہ چلین گے ہم سب کو زیارت
خداوند کا شوق ہی جب یہ کہا کہ آج تک کوئی زندہ آسمان پر انسان مین سے نہین
گیا ہی بدون مرے ہوئے سب نے کہا اپنے دل مین کہ یہ نیا جملہ ہی کہ بدون مرے
کوئی نہین گیا ہی ایسا نہ ہو کہ یہ روح قبض کر لین یا کوئی سہواً خطا ہو جائے یہ ناخوش
ہو کر روح کو قبض کر لین انکے ہمراہ جانے مین جان کا ضرر ہی اور گویا اپنے ہاتھ سے اپنی
موت کی خواہش کرنا اور اپنے پاؤں سے وہاں اجل مین گرنا ہی ایسی زیارت و سیر
سے باز آئے سب یہ امر اپنے اپنے دل مین خیال کر کے اپنے مقام پر بیٹھے رہے
سوائے انصرام و سولہ اور سرداروں کے کہ ساحر زبردست تھے اور بڑے سیاہ

قلب تھے انکی قضا ہی آگئی تھی اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہا کہ ہم آپ کے ہمراہ چلینگے
ہم بہت مشتاق ہین زیارت خداوند و سیر بہشت و تماشاے فلک کے یہ سترہ ساحر
اُٹھ کھڑے ہوئے اُسوقت شندکال سے ملک الموت نے کہا کہ مین ان کو
ہمراہ لیے جاتا ہون بعد تھوڑے عرصہ کے انکو زیارت خداوند و سیر بہشت کرا کے مع
چند تحفہ جات بہشت کے آپ کے پاس بھیجدونگا اور جو کچھ خداوند فرماینگے وہ پیام بھی
بھیجدونگا شندکال نے عرض کیا بہت خوب بعد اسکے ملک الموت نے اُن سردارون
سے فرمایا کہ آپ لوگ خدمت خداوند مین جانے کے لیے تیار ہین لباس نفیس سے
آراستہ ہو جیسے جواہرات سے اپنے کو مزین فرمایئے تاکہ سب اہل آسمان دیکھ کر حیرت
کرین کہ دنیا پر بھی ایسے ایسے لوگ ہین اور سب یہ خیال کرین کہ شندکال بہت بڑا
بادشاہ ہے کہ جسکے سردار ایسے لباس سے آراستہ ہین بادشاہ کیسا ہوگا اور اُسکے پوشاک
کیسی نفیس و پُرتکلف ہوگی تمھارے بادشاہ کا نام آسمان پر ہوگا اور کچھ جواہرات و
اشرفی براے نذر خداوند و دیگر فرشتگان مقرب لے لینا کہ نذر دینا ہوگی وہ تمھارا کہین
جائے گا نہین تم کو اور زیادہ ہو کر واپس ملے گا جواہرات آسمانی اُس مین زیادہ ہوگا ایسا
جواہرات ہوگا جو بڑے بڑے بادشاہون نے نہین دیکھا ہے یہان اُسکی کوئی قیمت
نہ دے سکے گا یہ تقریر سُنکے ہر ایک نے کہا کہ بہت بہتر اور ہر ایک اپنے مکان پر
آیا عمدہ سی عمدہ پوشاک سے آراستہ ہوا جواہرات بیش قیمت اپنے پاس
رکھا اور دربار مین آیا یہان ملک الموت انتظار کر رہے تھے جب سب آچکے
اُسوقت فرمایا کہ تخت سحر تیار کرو اُنھون نے تخت سحر تیار کیا فرمایا کہ یہ نہ خیال کرنا
کہ مین تخت سحر نہین تیار کر سکتا ہون یہ دنیا ہے اور تم لوگ اہل دنیا ہو تم میرے سحر
کی برداشت نہین کر سکتے ہو مین جو سحر کرون تو ابھی تمام عالم مین آگ لگ جائے
سارے انسان جل جائین تم لوگ بیہوش ہو جاؤ ہان جب طرف آسمان کے چلینگے
تو ہم اپنا سحر کرینگے سب نے جواب دیا کہ ہماری کیا مجال جو ہم ایسا خیال کر سکین یہ
کہکر ہر ایک نے سحر کرکے تخت تیار کیا جب تخت تیار ہو چکا اسوقت ملک الموت

اُٹھے سب اہل دربار اُٹھ کھڑے ہوئے شندکال ہمراہ ہوا ملک الموت قریب تخت آئے تخت پر قدم رکھا ہر ایک نے بڑھ کر ہاتھون کو بوسہ دیا اور کہا کہ ہم کو فراموش نہ فرمایئے گا یہ جواب دیتے ہین کہ نہین ہین تم سب کے نام سے آگاہ ہون بیچ مین ملک الموت بیٹھے اور گرد و پیش سترہ سردار شندکال کے اور ایک نامہ بر عنطاق کا اٹھارہ ساحر تھے شندکال و کل اہل دربار نے بہت جھک کر سلام کیا ملک الموت نے اشارہ کیا ساحرونکو اُنھون نے سحر کیا تخت اُڑ چلا ایک چشم زدن مین ان سب کے نظرون سے پوشیدہ ہو گیا جب ملک الموت جا چکے شندکال آکر تخت پر بیٹھا سب حاضرین دربار آکر اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ذکر ہونے لگا کہ کیا ہم لوگ خوش تقدیر ہین کہ ملک الموت حضرت سے ملاقات ہو گئی اُنکی زیارت نصیب ہوئی اب ہماری روح قبض نہ کرینگے خداوند سے کہکر عمر کو زیادہ کرا دینگے دیکھین یہ لوگ جو زیارت خداوند کو گئے ہین وہان سے کیا لاتے ہین اور خداوند انکے ہمراہ کیونکر پیش آتے ہین اور کب خداوند ہمارے بادشاہ کو یاد فرماتے ہین جب بادشاہ تشریف لے جائینگے تو ہم بھی ضرور ہمراہ چلین گے اہل آسمان دعوت کرینگے وہ دعوتین کھائینگے شندکال نے کہا کہ ہین تم سب کو ضرور ہمراہ لے جاؤنگا اطمینان رکھو گھبراؤ نہین آج ہین اُسوقت تک دربار برخاست نہ کرونگا جب تک یہ میرے سردار نہ آلین گے کیونکہ مجکو حالات آسمان و دربار خداوند کے سُننے کا بہت اشتیاق ہے ملک الموت نے بہت تعریف کی ہی خداوند ایسا کرین کہ عنطاق بھی بہت عزت و حرمت کرے ملک الموت عنطاق سے بھی خوش ہون اہل دربار نے کہا کہ چاہے عزت و حرمت کرے چاہے نہ کرے ہم کو کیا ہم سے جو ہو سکا ہم نے خدمت کی یہان یہ ذکر ہو رہا ہی ملک الموت کی بہت تعریف ہو رہی ہی ہر ایک انصرام کی بھی بہت تعریف کرتا ہی کہ یہ انصرام کی بدولت ہم کو دن نصیب ہوا شندکال کہہ رہا ہی کہ مین انصرام کا بڑا مرتبہ کرونگا اُسنے بہت اچھا کام کیا اِنکو تو اس گفتگو مین مصروف رکھا جاتا ہی اُدھر وہ ساحر مع خواجہ کے تخت کو اڑاتے

اُڑاتے ہوئے تھوڑے عرصہ مین طلسم سے باہر چلے آئے راوی نازک خیال بیان کرتا ہی کہ پہلے اس طلسم کا یہ طریقہ تھا کہ جسکا جی چاہے چلا آئے خواہ ساحر ہو خواہ غیر ساحر جیسا کہ کئی مرتبہ خواجہ و دیگر عیارون نے طلسم مین جاکر شتنکال پر عیاریان کین اور نکل آئے اُسدن سے شتنکال نے راستہ طلسم کا بند کردیا ہی سوائے ساحر کے غیر ساحر نہین جاسکتا ہی یہ امر خواجہ کو معلوم تھا اسکی سبب سے تو انصرام کے ہمراہ گئے تھے اور شتنکال پر عیاری نہین کی اس خیال سے کہ جب یہ امر ظاہر ہوجائے گا کو مین جہانگیر وغیرہ کو اپنے قبضہ مین کرچکا ہون تو ہر طرف سے میرے اوپر یورش ہوگا طلسم سے نکل نہ سکونگا جب تک یہ طلسم فتح نہ ہوگا صاحبقران میرے انتظار مین ہین چلیمہ کے کہانتک مہمان رہینگے میرا یہان آنا و جہانگیر وغیرہ کو رہا کرنا بیکار ہوگا اس سے عیاری شتنکال پر نہ کرو اور یہان سے نکل چلو اسی خیال سے تو نامہ بر کو ٹھہرایا تھا کہ اسکے ہمراہ نکل چلونگا یہ ساحر ہی سحر سے نکال لے چلے گا کہ اسی عرصہ مین یہ تدبیر ہوگئی کہ اور سترہ ساحر ہمراہ ہوگئے اب کون روک سکتا ہی یہ مع اُن ساحرون کے اُنکی مدد سے بیرون طلسم نکل آئے جب حد طلسم تمام ہوئی ساحرون نے عرض کیا کہ یا ملک الموت قدرت طلسم سے تو نکل آئے اب یہان سے حد غیر طلسم ہی یہ فرمائیے کہ عنطاقیہ کی دو راہین ہین ایک تو جنگلون کی طرف سے وہ جنگل بالکل ویران ہین اور راہ بھی دور ہی کہ ہم ساحر دو دن مین اُسکو طی کرتے ہین جب رات دن چلے جائین اور ایک راہ پہاڑون سے ہی اور یہ راہ گو آباد نہین ہی مگر قریب ہی اور صحرا سے پُر بہار ملتے ہین جدھر سے فرمائیے اُدھر سے چلین پہاڑون کی طرف کی راہ سے تھوڑی دیر مین پہونچ جائینگے جواب دیا کہ پہاڑون کی طرف سے چلو خواجہ نے دل مین تجویز کرلیا تھا کہ کسی پہاڑ پر اُتر کر ان سب کو بیہوش کرکے قتل کرونگا انکا سب مال و اسباب لے لونگا اور جاکر عنطاق پر عیاری کرونگا علمشاہ وغیرہ کو رہا کرلونگا اس سبب سے خواجہ نے کہا کہ پہاڑون کی راہ سے چلو یہ خیال کیا کہ جب انکو قتل کرڈالونگا تو راہ کون بتائے گا یہ کہتے ہین کہ یہ راہ قریب ہی بس مین تلاش کرلونگا دوسرے انکا یہی قول ہی کہ وہ بالکل ویران ہی ادھر

کچھ گاؤن وغیرہ آباد ہین اُن گاؤن مین جاکر کچھ پیسہ دو پیسے کا روزگار بھی کرونگا کچھ تو مہاجنون کو دون تاکہ اُنکے قرضہ سے جان بچے جب سے یہان آیا ہون ایک خرمہرہ نہین نصیب ہوا خدا ایسے مقام پر کسی کو نہ لائے ایسے ایسے خیال دل مین کرکے خواجہ نے اس طرف کی راہ کی اجازت دی تھی راوی بیان کرتا ہی کہ تخت اُڑا ہوا چلا جاتا تھا کہ ایک صحرائے پُر بہار خواجہ کو نظر آیا اور ایک چھوٹی سی پہاڑی بھی اُس صحرا مین تھی خواجہ نے جو اُس صحرا کو دیکھا خیال کیا کہ یہ مقام بہت عمدہ ہی اگر بن پڑے تو ان سب کا اسی جنگل مین خاتمہ کر دو یہ سوچ کر ان سب سے کہا کہ یہ صحرا ہم کو بہت پسند آیا چند منٹ کے لیے یہان قیام کرو تاکہ ہم سیر کر لین کیونکہ یہ جنگل بہت مشابہ ہی آسمان کے باغون سے ہم کو اسکی سیر کا اشتیاق ہوا ہی چند منٹ سیر کرکے یہان سے چلین گے یہ بتاؤ کہ اب شہر عنطاقیہ یہان سے کتنے فاصلہ پر ہی گو آسمان سے سب ملک دکھائی دیتے ہین اور سب ملک میرے روبرو رہتے ہین مگر یہ دنیا ہی یہان کے اور طریقے اور قاعدہ ہین بس مین نہین جان سکتا ہون کہ کتنا فاصلہ ہی اُن سب نے عرض کیا کہ اب بہت قریب ہی صرف دو گاؤن اور ایک جنگل ملے گا اُسکے بعد ملک عنطاقیہ ہی خواجہ نے کہا کہ پھر ٹھہر جاؤ اس جنگل مین یہ جو کہا وہ ساحر تخت کو سحر کرکے زمین پر لائے خواجہ نے اُس پہاڑی کی طرف اشارہ کیا پہاڑی پر اُتارا ساحرون نے سحر کیا سب سامان فرش وغیرہ سحر کرکے موجود کیا فرش بچھایا مسند لگائی اُس پر ملک الموت قدرت کو بٹھلایا سب گے سب سامنے بیٹھے ملک الموت قدرت جنگل کی سیر کرنے لگے سامنے سبزہ لہلہا رہا تھا گلون کے درخت لگے ہوئے تھے پھول کھلے ہوئے تھے خوشبو آرہی تھی دماغ معطر ہوا جاتا تھا سب وہان کے پھولون کی خوشبو سے مست ہو رہے تھے کہ یکایک ملک الموت قدرت نے بغل سے ایک شیشی چھوٹی سی شراب کی نکالی اور ایک چھوٹا سا گیلاس اور ایک طباق نکالا کہ جس مین گرما گرم تر حلوا تھا وہ شیشی اور طباق سامنے رکھا ان سب نے جو یہ سامان دیکھا ہر ایک نے دوسرے سے کہا کہ دیکھو کیا عمدہ شراب ہی ای بھائی کیا ہی عمدہ تازہ حلوا ہی اگر ہم کو یہ شراب و حلوا

ملے تو کیا لطف ہو یہ جنگل اور یہ پہاڑ یہ جی چاہتا ہی کہ یہان شراب خواری ہو دوسرے
نے کہا کہ بھائی جی تو ہی چاہتا ہی مگر کیا کرین ناچار ہین بھلا ہماری یہ تقدیر کہان کہ یہ شراب
ہم کو ملے انصرام نے کہا کہ مین دیکھو ملک الموت سے پوچھتا ہون کہ یہ کیا چیز ہی نادان
بنکر وہ آپ ہی بیان کرینگے یقین ہی کہ صلاح بھی کرین سب نے کہا کہ ہان دریافت کرو تم
زیادہ گستاخ ہو تم کو مانتے بھی بہت ہین بس انصرام نے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ اے
ملک الموت قدرت اس شیشی مین کیا ہی اور یہ طباق کیسا ہی ہم کو بھی اس حال سے
آگاہ فرمایئے اور یہ کہان سے آیا جواب دیا کہ مین تم سے کیا بیان کرون یہ سب خداوند کی
عنایت ہی یہ وقت میری اور خداوند کی شرابخواری کا ہی بس وہان بالاے آسمان خداوند
شغل شرابخواری فرمارہے ہین میرا خیال آیا اُسی وقت اپنے پینے کی شراب اور
اپنے کھانے کا موہن بھوگ بطور پرشاد کے مجکو بھیجدیا ایک حور آکر ابھی ابھی مجکو دے
گئی ہی یہ شراب بہشت اور یہ پرشاد ہی اس شراب کی یہ خاصیت ہی کہ جو کوئی اسکو
پی لے تو تمام عمر اُسکو پھر شراب کی خواہش نہ ہو اور شراب کا خیال کرے نشہ ہو جائے
دوسرے عمر بھی زیادہ ہو جاتی ہی اگر کسی کی عمر ہزار برس کی ہی تو بارہ سو برس کی ہو جائے
کیونکہ یہ شراب خداوند کی نوش فرمانے کی ہی مگر تیز بہت ہی کوئی اسکو پی نہین سکتا ہی
اور اس حلوے کا اثر یہ ہی کہ جو کوئی اسکو کھالے تمام عمر بھوک نہ لگے جب خیال کرے کہ
ہم فلان طعام کھایئن اُسکا ذائقہ زبان پر آجائے جسقدر خزانے زمین مین سب سامنے
نظر آیئن یہ حلوا خاص خداوند کے نوش فرمانے کا ہی مجکو بھیجا ہی خداوند مجھ سے بہت محبت
فرماتے ہین یہ سُنکے انصرام نے عرض کیا کہ اگر حضور نہ خفا ہون تو ہم کچھ عرض کرین جواب دیا
کہ مین تم سب کے دل کے حال سے آگاہ ہو گیا تم یہ عرض کروگے کہ اس شراب و حلوے
مین سے ہم کو بھی مرحمت فرمایئے تاکہ ہم بھی شراب پیئین اور حلوا کھایئن اے انصرام
تم لوگ اس شراب کی گرمی کی تاب نہ لاسکوگے نہ حلوے کی یہ بہت گرم ہی کیونکہ
بہشت مین بنائی گئی ہی اور حلوا حورون نے پکایا ہی مین تم کو دے کر تمھاری جان پر
بناؤن یہ مجھ سے کبھی نہ ہوگا انصرام نے عرض کیا کہ آپ اس امر سے بالکل بیخوف

ہو چاہیے ہم لوگ بڑے شرابخوار ہین ہمکو یہ شراب گرمی نہ کرے گی بہت اصرار کیا اور کہا
کہ ہم لوگ آپ کے صدقہ ہین شراب بہشت و حلوائے بہشت کے ذائقہ سے بہرہ مند
ہونگے آپ کے تمام عمر احسانمند رہینگے جب بہت اصرار کیا تب خواجہ نے دل مین کہا کہ
وہ مارا اگر منھ بنا کر کہا کہ ہم یہان آکر اور تم لوگون سے ملکر بہت پریشان ہوئے ہم ایسا
جانتے تو کبھی نہ آتے خیر ابتو ہم بر سر علم تھوڑا سا پانی لاؤ تاکہ تم سب کو اس شراب
کے ذائقہ سے آگاہ کرون یہ کہنا تھا کہ انصرالم ایک چشمہ اُس صحرا مین تھا اُس سے پانی
جا کر لے آیا کیونکہ انکے ساتھ سب سامان تھا پس خواجہ نے اُس ظرف آب مین نصف
شیشی ڈالدی اور کہا کہ اسکو ملا کر ایک ایک جام سب پی لین اگر گرمی نہ کرے تو اور پینا
یہ کہکر وہ طباق اُنکے آگے رکھدیا اور کہا کہ شراب پی کر حلوا کھانا تب شراب و حلوے
کا ذائقہ پاؤ گے یہ خواجہ کا کہنا تھا کہ سب خوش ہو گئے ایک دوسرے پر سبقت
کرنے لگا یہان تک کہ خواجہ نے کہا تھا کہ ایک ایک جام پینا وہ سب کے سب
سب پی گئے اور سب حلوا کھا گئے خواجہ خاموش بیٹھے ہوئے دیکھا کیے ہر ایک کی
زبان پر یہ تھا کہ نہ ہم نے آجتک اس ذائقہ کی شراب پی نہ اس ذائقہ کا حلوا کھایا یہ
نعمت ہم کو آپ کے صدقہ سے نصیب ہوئی راوی بیان کرتا ہے کہ ناظرین آگاہ ہون
کہ وہ شیشی بیہوشی کی تھی جو کہ خواجہ نے پانی مین ملائی تھی شراب بہشت کہکر
اُسکا ایک جام سب کو کافی تھا کیونکہ سم قاتل تھی جو کوئی اُسکو پی لیتا پھر اُل کر
پانی نہ مانگتا نہ کہ تین تین جام اُسپر سے طرہ یہ کہ وہ حلوا بھی بیہوشی آمیز تھا ایک تو
وہ بیہوشی آمیز پانی سب نے پیا دوسرے حلوا کھایا اب کب ہوش مین رہتے ہین
بہکی بہکی باتین کرنے لگے کوئی بولا خداوند آسمان پر سے تشریف لاتے ہین اُنکے
ہمراہ بہت سے فرشتے ہین کوئی بولا کہ دریا سامنے لہرین مار رہا ہے کوئی بولا کیسے بے ادب
ہو کہ سامنے سے بادشاہ تشریف لاتے ہین اور تم بیٹھے ہوئے ہو اُٹھکر استقبال
کرو جو زیادہ بے خود ہوا تھا وہ بولا کہ تو دیکھو وہ سامنے سور نی کتے سے جوڑا کھا رہی
ہے کیا زمانے کا رنگ ہے ایک نے دوسرے کو دیکھکر کہا کہ اے بھائی تمھارے سر پر

کو ابیٹھا ہی ذرا اُسکو ہکا دو اُسنے کہا کہ ای بھائی تم بیٹھے ہوئے دیکھ رہے ہو اور ہنہ نکلنے
نہین ہوا سطور کی ہر ایک تقریر کر رہا ہی ایک جو زیادہ از خود رفتہ ہوکے پکار اُٹھے
کہ او حرافزادے مین نے دیکھا کیا یہی دوستی اور ملاقات کا نتیجہ ہی کہ تم نے اُس شخص
کی جورو کے ساتھ فعل بد میرے سامنے کر رہے ہو اور یہ فاحشہ بھی راضی ہو گئی اور
سامنے میرے لیٹ کر کرانے لگی میرا خوف بھی نہ کیا رہ تو جاؤ مین تم دونون کو سزا دیتا ہون
یہ کہکر تلوار پکڑ کر اُٹھے اور اُسکے روکنے کو اُٹھے بیہوشی تو اپنا اثر کر چکی تھی اُٹھنا تھا کہ
دھم دھم گرنے لگے جو اُٹھا جہان سے اُٹھا راوی بیان کرتا ہی کہ وہ اٹھارہ کے اٹھارہ
ساحر بیہوش ہو کر گرے جب خواجہ نے دیکھا کہ سب بیہوش ہو کر گرے اب خواجہ
نے نعرہ کیا نعرہ خواجہ نعرہ عمرم کہ کلاہ از سر قیصر ببرم + رنگ از رخ بخشک بداختر
ببرم + در محفل خسروان جو گردم ساقی + جام و قدح و سبو و ساغر ببرم + یہ نعرہ کرکے اور
خنجر پکڑ کر چلے راوی انکو تو خنجر پکڑے سب کی طرف روان رکھتا ہی اور اب کچھ حال دربار
شندکال و افغانہ جادو نانی شندکال کا تحریر کرتا ہی تاکہ ناظرین کو لطف ملے راوی
بیان کرتا ہی کہ شندکال کے ایک نانی ہی اُسکا نام افغانہ جادو ہی وہ بلاے بد و
آفت روزگار علامہ دہر ہی بہت بڑی ساحرہ ہی اُسکے سحر کا کوئی جواب نہین دے
سکتا ہی عمر اُس لکاتہ کی دو ہزار برس کی ہی مگر اپنے کو وہ کم سن خیال کرتی ہی شہوت
پرست ایسی ہی کہ رات دن سواے فعل بد کے دوسرا کام نہین ہی رات دن منھ کالا
کرایا کرتی ہی نانی تو ہی مگر نواسے پر عاشق ہی اُس سے بھی حسرت دل نکال لیا کرتی
ہی نازنین کی صورت سحر سے بنکر جاتی ہی مزے اُڑاتی ہی گو شندکال اس امر سے آگاہ
ہی کہ یہ اُس شخص کی نانی ہی اور مین نواسہ ہون مگر ایسی صورت بنکر وہ جاتی ہی کہ وہ
راضی ہو جاتا ہی اور ان لوگون مین ہر ایک مرد پر ہر عورت حلال ہی کوئی حرام و حلال
کا خیال بھی نہین مان فرزند سے بھائی بہن سے نانی نواسے سے نواسی ماما سے
اپنی ہواے نفسانی کی خواہش فرو کراتے ہین کوئی کسی سے بند نہین جب باپ
بیٹی کو اپنے مصرف مین لاتا ہی اور ماں کو فرزند تو اور کیا چیز ہین آمدم بر سر قصہ کہ

افغانہ جادو نانی شندکال کی شندکال پر عاشق ہی دو پہرے تیسرے شب بھر کے لیے آیا کرتی
ہی پندرہ دن سے بسبب اسکے کہ بیمار تھی نہین آئی تھی نہ اُسکو کچھ کیفیت شندکال کی معلوم ہوئی
تھی اور اسنے زمین مین ایک قصر بنایا ہی اُسمین رہتی ہی یکایک اسکو خیال آیا کہ کئی روز سے
کچھ شندکال کا حال نہین معلوم ہوا کہ میرا فرزند کیسا ہی کیونکہ خدا پرستون نے اُس پر لشکر کشی
کی تھی اور طلسم کشا بھی آگیا ہی نہ معلوم اُن لوگون سے کیونکر مقابلہ ہوا اور کس طور سے معرکہ
پڑا اور کیا گذری بہ سبب علالت کے نہ مین گئی نہ مین نے کچھ حال دریافت کیا اسوقت
دریافت کرنا چاہیے یہ دل مین خیال کر کے اسنے اوراق پریشان جس سے اسکو سب
حال ظاہر ہوتا ہی اور اسنے اپنے سحر سے بنائے ہین اُٹھائے اور دیکھنا شروع کیا اسپر
ظاہر ہوا کہ شندکال تو اچھی طرح ہی دربار آراستہ ہی اب اسنے خیال کیا لشکر اسلام
کہان ہی ظاہر ہوا کہ لشکر اسلام بیرون طلسم اُترا ہوا ہی طلسم کشا یعنے صاحبقران حکیم
استقلینوس کے مہمان ہین خواجہ کو جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ دربار شندکال
مین ملک الموت قدرت کی صورت بنے ہوئے بیٹھے ہین اور جہانگیر وغیرہ کو طلب
کر رہے ہین شندکال دھوکے مین آگیا ہی خواجہ کی پوری عیاری ہو گئی ہی خواجہ اس
فکر مین ہین کہ شندکال وغیرہ کو قتل کر کے یہان سے چلا جاؤن یہ دیکھنا تھا اور اس پر
ثابت ہونا تھا کہ ہائے افسوس کہکر زانو پر ہاتھ مارا اور کہا کہ بڑا غضب ہوا اسکی
خواصون نے جو کہ اسکے پاس حاضر تھین عرض کیا کہ خداوندگیا غضب ہوا افغانہ
نے کچھ جواب نہ دیا اُن اوراق کو اُٹھا کر اور لپیٹ کر جھولی مین رکھا دستک دینی ستک
کا دینا تھا کہ زمین شق ہو گئی یہ فوراً پاؤن مار کر اور غرق زمین ہو کر اس قصد سے چلی کہ
دربار شندکال مین پہونچکر خواجہ کو اسیر کر لون شندکال وغیرہ کو قتل سے بچاؤن
اسقدر تیز چلی کہ راہ مین کئی مقام پر گر پڑی چوٹ بھی لگی مگر اُسنے کچھ بھی خیال نہ کیا
رو بہ زمین چلی جاتی ہی مشعل سحر ہاتھ مین روشن ہی اُسکی روشنی مین یہان تک کہ یہ قریب
پہونچ گئی اسنے سحر سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ مین آ پہونچی ہون سحر کیا طبقہ
ٹوٹا یہ اُسوقت آکر پہونچی کہ جسوقت خواجہ جہانگیر وغیرہ کو لے کر اور اُن ساحرونکو

ہمراہ لیے گر دربار سے جا چکے تھے بلکہ طلسم کے باہر نکل گئے تھے یہاں شندکال بیٹھا ہوا اہل
دربار سے تعریف و توصیف کر رہا تھا کہ یہ طبقہ توڑ کر زمین کا سامنے تخت شندکال کے
نکلی نکلتے ہی اسنے سحر کیا جسقدر اہل دربار دربار میں بیٹھے ہوئے تھے مع شندکال کے
ہر ایک اپنے مقام پر بے حس و حرکت ہو کر رہ گیا کسی میں یہ طاقت نہ تھی کہ اپنے مقام پر
سے اٹھ سکے ہر ایک حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہے کہ ہم سب کی طاقت جاتی رہی کہ افغانہ
ظاہر ہوئی اب سب کو یقین ہوا کہ یہ سحر ملکہ افغانہ کا ہے نہ معلوم اسکا سبب کیا ہے کہ
جو ملکہ نے ہم پر سحر کیا اُدھر افغانہ نے ظاہر ہو کر شندکال کے قریب آکر کہا کہ او چھوکرے
تو کس قدر نادان و احمق ہے ایک مرتبہ دھوکا کھایا پھر بھی ہوشیار نہ ہوا دوسری مرتبہ
اُس سے زیادہ فریب میں مبتلا ہوا پھر ہوش نہ آیا اب پھر مکر میں مبتلا ہو گیا ساحر ہو کر
ایسا غافل جو جس نے کہا وہ مان لیا بڑا احمق ہے کجا ملک الموت قدرت اور کجا تو وہ
فرشتے تو انسان انکو کیا غرض ہے کہ وہ آسمان پر سے یہاں آئیں اور تم لوگوں سے ملیں تو نے
یہ بھی نہ خیال کیا دھوکے میں آگیا ارے احمق وہ ملک الموت قدرت نہیں ہے بلکہ
خواجہ عمر ہے عیاری کرنے آیا ہے تیرے قتل کی فکر میں ہے اور اس فکر میں ہے کہ جہانگیر و
سیماے مہر جمال کو تیری قید سے رہا کر لوں اور لے جاؤں ارے نادان یہ جو کہ تیرے
دربار میں ہے یہ عمر ہے ملک الموت قدرت نہیں ہے شندکال و اہل دربار حیران ہیں کہ
یہ ملکہ افغانہ کہہ کیا رہی ہیں ادھر افغانہ نے یہ کہکر اہل دربار کی طرف دیکھا اور نگاہ
سحر آلود ڈالی کہ جو کہ صورت روغن عیاری سے تبدیل کیے ہوئے ہو وہ روغن اُڑ جائے
اصلی صورت نکل آئے اور دریافت کیا کہ انمیں خواجہ کون ہے نہ تو بہ سبب نگاہ سحر کے
کسی کی صورت تبدیل ہوئی کیوں ہوتی کیونکہ سب کی صورت اصلی تھی اسکو سحر سے
معلوم ہوا کہ انمیں کوئی خواجہ نہیں ہے سب شندکال کے سردار ہیں جب یہ معلوم ہوا
اسنے سحر اُن سب پر سے اُتار لیا ادھر شندکال نے حکم دیا کہ لاؤ ثانی اماں کے لیے کرسی
خادم نے لا کر کرسی بچھا دی افغانہ اُس پر بیٹھ گئی شندکال سے کہا کہ وہ ملک الموت قدرت
کہاں گئے جلد اُنکو بلاؤ ایسا نہ ہو کہ وہ خبر پا کر کہ افغانہ جادو پر راز ظاہر ہو گیا

وہ اسیر کرنے کو آئی ہو بھاگ نہ جائے شندکال نے یہ سنکے کہا کہ ای نانی امان یہ آپ کیا فرماتی ہین وہ ملک الموت قدرت تھے بڑے مشکلون سے تشریف لائے تھے اُنکے پاس عمر عیار جانشین حمزہ لندھور و دیگر خدا پرست اسیر تھے بلکہ عنطاق نے پسر حمزہ اور آہو چشم کو اسیر کیا تھا میرے پاس نامہ لکھا تھا کہ انکو کیا کرون وہ ملک الموت قدرت جاکر اُن دونون کو بھی قیدخانہ سے شہر عنطاقیہ کے میرے روبرو لے آئے مجھ سے انھون نے جہانگیر و سیمائے مہر جمال کو طلب کیا مین نے دے دیا وہ اُن سب کو لے کر اور چند سردارون کو میرے ہمراہ لے کر شہر عنطاقیہ کو گئے ہین وہان سے آسمان پر تشریف لے جائینگے میرے سردارون کو زیارت خداوند سے مشرف کرائینگے اُسکے بعد مجھکو بھی طلب فرمائینگے کیسا عمر آپ یہ کیا فرماتی ہین ایسے بزرگ کو عیار بناتی ہین وہ یہان کہان آ سکتا ہی ملک الموت کے پاس قید ہی وہ مرے مین نے راہ طلسم کی مدد کر دی ہی کوئی غیر ساحر بدون میری اجازت کے نہین آ سکتا ہی اُسکو راہ بھی نہ ملے گی جب راہ نہ ملے گی تو غیر ساحر کیونکر آ سکے گا عمر عیار تو آ بھی نہین سکتا ہی آپ کا خیال بالکل غلط ہی افغانہ نے جواب دیا کہ او نادان میرے سحر نے مجھکو خبر دی ہی وہ ملک الموت کی صورت بنکر انصرام کے ہمراہ طلسم مین آیا اور تیرے دربار مین اُسکو سحر کی کیا ضرورت تھی اُسکو تو ساحر لایا وہ ہی کہان اُسکا واقعہ تو بیان کر تب شندکال نے کل حال بیان کیا افغانہ نے حال سُنکے زانو پر ہاتھ مارا اور کہا کہ غضب ہو گیا وہ مفت ہاتھ سے نکل گیا اور جہانگیر وغیرہ کو بھی لے گیا اور وہ جو سردار اُسکے ہمراہ گئے ہین واپس زندہ نہ آئینگے اُن سب کو عمر قتل کڑوا لے گا ای شندکال وہ ملک الموت نہ تھا عمر عیار تھا عیاری کر کے اپنے سردار کو رہا کر کے لے گیا وہ تمھارے قتل کی فکر مین آیا تھا مگر اُسکا داؤن نہ چلا اس سبب سے وہ واپس چلا گیا اسی امر کو غنیمت جان اُسنے خیال کیا اور اپنے سردارون کو لے کر چلا گیا اور تمھارے سردارون کو اس سبب سے ہمراہ لے گیا کہ تاکہ طلسم سے نکل جاؤن اور کہکر اپنا اوراق مین دیکھنا اور یہ امر ظاہر ہونا سب افغانہ نے بیان کیا شندکال نے جواب دیا کہ نانی امان مین کیونکر یقین کرون جب کہ مین خود